۷۸۶

احادیث

اصطلاحات

صرف و نحو

ضرب الامثال

تعلیلات

گلدستۂ عربی

عربی سیکھو، قرآن سمجھو اور اس پر عمل کرو

مرتبہ: سیّد فضل الرحمن

ادارۂ مجدّدیہ، ۲/۵، ایچ، ناظم آباد ۳، کراچی ۱۸

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گلدستہ عربی

جس میں عربی اصطلاحات، قواعد صرف ونحو، ماضی واقسام ماضی، مضارع واقسام مضارع اوران کی گردانیں، اسماء مشتقہ، اسم عدد، ضمائر اور حروف، تعلیلات، احادیث، ضرب الامثال وغیرہ کو نہایت آسان اور عام فہم انداز میں مرتب کیا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ عربی سیکھ کر قرآن کریم کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا آسان ہوجائے۔

مرتبہ

سید فضل الرحمٰن

خلف الرشید

حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ صاحب علیہ الرحمۃ

سنہ ۱۴۰۶ھ

باھتمام: محمد اعلیٰ قریشی

۱۹۸۶ء

ادارۂ مجددیہ، ۲/۵، ایچ، ناظم آباد ۳ کراچی ۱۸

مطبوعہ احمد برادرز پرنٹرس۔ ناظم آباد ۲ کراچی

قیمت ۱۰/-

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
پیش لفظ: از حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب مدظلہ	۴
مقدمہ: از مؤلف	۵
اصطلاحات	۷
قواعد صرف ونحو	۱۹
اقسام کلمہ	″
اقسام اسم	۲۰
اقسام اسم نکرہ	″
اقسام اسم معرفہ	۲۱
وحدت وتثنیہ	۲۴
جمع واقسام جمع	۲۷
اقسام جمع سالم	۲۷
جمع مکسر	۲۸
جمع مکسر کے مشہور اوزان	۲۹
تذکیر وتانیث	۳۲
مرکبات	۳۴
مرکب توصیفی	۳۴
مرکب اضافی	۳۷
اسمائے اشارہ	۴۰
اسمائے موصولات	۴۲
مصدر یا اسم مصدر	۴۴
اسماء المشتقہ	۴۵
اسم فاعل	۴۵
اسم مفعول	۴۷
اسم ظرف	۴۹
اسم آلہ	۵۱
اسم تفضیل	۵۲
اسم مبالغہ	۵۴
صفت مشبہ	۵۶
جملہ اسمیہ	۵۸
اسمائے عدد	۶۰
عدد اصلی	۶۰
چند قاعدے	″
اعداد کی تذکیر وتانیث	۶۱
معرب ومبنی اعداد	″
اعداد	۶۳
ایک سے ایک کروڑ تک	۶۵
عدد ترتیبی یا وصفی	۶۸
عدد کے کسور (حصے)	۶۹
دن، تاریخ اور مہینے	۷۲
عیسوی یا شمسی مہینوں کے نام	۷۳
گھڑی کا وقت	″
وقت بتانے کا طریقہ	۷۴
ماضی معروف	۷۵
ماضی معروف کی گردان	″
ماضی مجہول	۷۷
ماضی مجہول کی گردان	۷۷
اقسام ماضی	۷۹
ماضی قریب	″
ماضی قریب کی گردان	″
ماضی بعید	۸۱
ماضی بعید کی گردان	″
ماضی استمراری	″
ماضی استمراری کی گردان	۸۳
ماضی احتمالی یا ماضی شکیہ	۸۴
ماضی شرطیہ	″
ماضی تمنائی	″
فعل لازم ومتعدی	۸۵
اقسام متعدی	″
مضارع معروف	۸۷
مضارع معروف کی گردان	″
فعل مضارع مجہول	۸۹
مضارع مجہول کی گردان	″
مضارع منفی معروف	″
مضارع منفی مجہول	۹۰
فعل حال	۹۱
فعل حال کی گردان	۹۱
فعل مستقبل قریب	″
فعل مستقبل بعید	″

Marfat.com

فعل مستقبل (نفی تاکید بلن) معروف	۹۳
" کی گردان	"
فعل مستقبل نفی تاکید بلن مجہول کی گردان	"
فعل مضارع نفی جحد بلم معروف	۹۵
" " کی گردان	"
فعل مضارع مجہول نفی جحد بلم کی گردان	۹۶
مضارع معروف مع لام تاکید و نون تاکید	۹۷
گردان مضارع مع نون ثقیلہ و نون خفیفہ	"
فعل امر	۹۹
امر حاضر مجہول	۱۰۰
امر غائب و متکلم	"
گردان امر غائب و متکلم	"
امر معروف و مجہول با نون ثقیلہ و نون خفیفہ اور اس کی گردان	۱۰۱
فعل نہی	۱۰۴
گردان نہی معروف و مجہول	"
گردان نہی معروف با نون ثقیلہ و نون خفیفہ	۱۰۵
گردان نہی مجہول " " "	"
جملہ فعلیہ	۱۰۷
جملہ انشائیہ	۱۰۸
ضمائر	۱۰۹
گردان ضمیر منفصل مرفوع	"
ضمائر متصل	"
ضمائر متصل منصوب مفعولی	۱۱۰
ضمائر متصل مجرور اضافی	۱۱۰
گردان ضمیر متصل مجرور بحرف	۱۱۱
ضمیر شان ۔ ضمیر فاصل	"
حروف	۱۱۳
حروف مشبہ بفعل	۱۱۵
حروف النہی	۱۱۶
حروف ندا	"
نفی جنس ۔	۱۱۷
حروف ناصبہ ۔ حروف جازمہ	"
حروف غیر عاملہ	"
حروف ایجاب ۔ حروف نہی ۔	۱۱۸
حروف مصدر ۔ حروف تحضیض	"
حروف شرط ۔ حروف تقریب	"
حروف تاکید ۔ حروف تفسیر	"
حروف زائد	۱۱۹
ہفت اقسام فعل	۱۲۰
صحیح، مہموز، معتل، مضاعف	۱۲۱
تصرفات	۱۲۲
تخفیف کے قاعدے	"
ادغام کے قاعدے	۱۲۳
تعلیل کے قاعدے	۱۲۴
چند تعلیلات	۱۲۷
ابواب کے معنوی خواص	۱۳۹
باب نَصَرَ کی خاصیت	"
باب ضَرَبَ کی خاصیت	"
باب سَمِعَ کی خاصیت	۱۳۹
باب فَتَحَ کی خاصیت	"
باب کَرُمَ کی خاصیت	۱۴۰
باب حَسِبَ کی خاصیت	"
باب افعال کے معنوی خواص	"
تفعیل کے معنوی خواص	۱۴۱
مفاعلۃ کے معنوی خواص	۱۴۲
تَفَعُّل کے معنوی خواص	۱۴۳
تفاعل کے معنوی خواص	۱۴۴
افتعال کے " "	۱۴۵
استفعال کے " "	۱۴۶
انفعال کے " "	۱۴۷
افعلال کے " "	۱۴۸
اِفعیعال کے " "	"
اِفعیلال کے " "	"
اِفعوّال کے " "	"
رباعی کے ابواب	"
فَعْلَلَۃٌ (رباعی مجرد) کے خواص	۱۴۹
تَفَعْلُل کے معنوی خواص	"
اِفعِنلال کے معنوی خواص	"
اِفعِلّال کے معنوی خواص	۱۵۰
چند احادیث	۱۵۱
ضرب الامثال	۱۵۴
کنایات	۱۶۰

تمت

Marfat.com

پیش لفظ

ازمخدومی حضرت قبلہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب مدظلہ العالی
سابق صدر شعبۂ اردو، سندھ یونی ورسٹی، حیدرآباد۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن پاک کا پڑھنا پڑھانا، لکھنا لکھانا، سمجھنا سمجھانا، بلکہ اس کا ہر مخلصانہ تعلق موجبِ ثواب وفلاح ہے۔ اسی لئے ہر زمانے میں ہمارے علماء نے ان مقاصد کے لئے سعیِ بلیغ فرمائی ہے۔ مخدوم زادہ حافظ فضل الرحمٰن صاحب مدمجدہ نے جب اپنی فاضلانہ کتاب معجم القرآن مرتب فرمائی تو عربی صرف ونحو سے متعلق بھی لکھنا ضروری سمجھا، تاکہ کم سے کم وقت میں یہ علوم بھی حاصل ہوسکیں، اوران کے ذریعے قرآن پاک تک قرب اور رسائی آسان ہوسکے۔ ماشاء اللہ انھوں نے اس مقصد میں خاصی کامیابی حاصل فرمائی ہے اور آسان سے آسان طریقے پر بیان کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ شروع میں ان علوم کی خاص اصطلاحات بھی بیان کردی ہیں، پھر تمام ضروری قواعد بتادیے ہیں۔ اللہ پاک ان کی سعی کو مشکور فرمائے اور قارئین کو زیادہ سے زیادہ مستفیض فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

احقر غلام مصطفیٰ خاں

۲۳ رجب المرجب ۱۴۰۶ھ
۱۹۸۶ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امّا بعد حق سبحانہ وتعالیٰ قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے :۔
اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ (سورۂ یوسف آیت ۲) (ہم نے قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا تاکہ تم سمجھ سکو)۔ اس آیتِ مبارکہ سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں، ایک عربی زبان کی فضیلت، دوسرے اس کو سمجھنے کی اہمیت۔ لہٰذا اس آیۂ مبارکہ کی رو سے ہر مسلمان پر قرآن کریم کو پڑھنا اور سمجھنا لازمی، اور اس کو سمجھنے کے لئے عربی زبان کا سیکھنا اور جاننا ضروری ہوا۔

اس میں شک نہیں کہ عربی سیکھنے اور سکھانے کا ہر دور میں خاصا چرچا رہا ہے اور اپنے اپنے دور میں ضرورت کے مطابق علماء نے اس موضوع پر بکثرت رسائل مرتب فرمائے ہیں اور اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق آسان زبان میں عربی قواعد کو پیش کیا ہے۔ اسی چیز کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ہم نے بھی پیشِ نظر رسالہ کو مزید آسان اور سہل ترین زبان میں نئے انداز سے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ چونکہ رسالۂ ہٰذا کئی مفید عنوانات پر مشتمل ہے اسلئے اس کا نام "**گلدستۂ عربی**" تجویز کیا گیا ہے۔

دراصل معجم القرآن کی تالیف کے دوران خیال آیا تھا کہ اس کے شروع میں عربی قواعد صرف ونحو مختصر طور پر شامل کردیئے جائیں تاکہ قارئینِ کرام کو عربی زبان میں کچھ سوجھ بوجھ ہوسکے چنانچہ اس کا کچھ حصہ مرتب بھی کرلیا گیا لیکن معجم القرآن کی تکمیل پر چونکہ عربی قواعد

Marfat.com

صرف ونحو والا حصہ نامکمل تھا اس لئے "معجم القرآن" کے دوسرے ایڈیشن کی اشاعت پر اس میں شامل کرنے کے خیال سے اس کو مؤخر کر کے "معجم القرآن" کو شائع کر دیا گیا۔

بعد ازاں جب عربی قواعد صرف ونحو کو تکمیل کرنے کی غرض سے کام شروع کیا تو بہتر اور آسان بنانے کے خیال سے اس میں مزید اضافوں کا سلسلہ شروع ہو گیا حتیٰ کہ پیش نظر شکل میں ڈیڑھ سو سے زائد صفحات پر مشتمل رسالہ بن گیا۔ فالحمد للہ والمنۃ۔

رسالۂ ہٰذا کی تکمیل کے بعد عربی طلبہ کی سہولت کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا کہ رسالۂ ہٰذا "گلدستۂ عربی" کو علیحدہ ہی شائع کیا جائے تاکہ طلبہ کو بھی حاصل کرنے میں سہولت رہے اور قارئین "معجم القرآن" میں سے بھی جو حضرات چاہیں اس کو حاصل کر کے استفادہ کر سکیں۔

عاجز نے اپنی فہم ناقص کے مطابق ممکن درجہ کوشش کی ہے کہ پیش نظر رسالہ "گلدستۂ عربی" عربی سے ذوق رکھنے والے حضرات اور طلبہ کے لئے آسان سے آسان تر اور قابلِ فہم ہو، اور اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہو کہ اس کے ذریعے قرآن مجید کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

آخر میں یہ عاجز حق سبحانہ وتعالیٰ کے حضور میں دست بدعا ہے کہ ہم سب کو قرآن مجید پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیقِ رفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نیز قارئینِ کرام سے درخواست ہے کہ جہاں کہیں کوئی غلطی نظر آئے یا عبارت قابلِ اصلاح ہو اس سے مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی جائے۔

احقر فضل الرحمٰن

۲۷ رجب ۱۴۰۶ھ
۷ اپریل ۱۹۸۶ء

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اصطلاحات

ابتداء: ثلاثی مزید کے کسی باب کا نئے معنی میں استعمال ہونا جو مجرد کے معنی سے بالکل مختلف ہوں جیسے اَشۡفَقَ زَیۡدٌ (زید ڈرا)۔ مجرد میں شَفِقَ مہربانی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

ابدال: ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا جیسے قَوَلَ سے قَالَ۔ یہاں "و" کو "الف" سے بدل دیا۔

اتخاذ: ماخذ بنانا۔ جیسے تَبَوَّبَ۔ دروازہ بنانا۔

ادغام: ایک چیز کو دوسری میں داخل کرنے اور چھپادینے کو ادغام کہتے ہیں، یا ایک جنس کے دو حرفوں کو باہم ملا کر پڑھنا جیسے مَدَّ، یہ اصل میں مَدَدَ تھا۔

اسکان: کسی حرف سے حرکت (زبر، زیر، پیش) کو حذف کر دینا، جیسے یَدۡعُوُ سے یَدۡعُوۡ میں "و" کو ساکن کر دیا۔

اسم: اسم نام کو کہتے ہیں، یہ اپنے معنی بتانے میں دوسرے کلمہ کا محتاج نہیں اور نہ ہی اس میں کوئی زمانہ (ماضی، حال، مستقبل) پایا جاتا ہے جیسے رَجُلٌ (مرد)، جَبَلٌ (پہاڑ)، فَرَسٌ (گھوڑا) مَکَّۃُ (مکہ)

اسم تفضیل: وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات کو بتائے جس میں کوئی صفت دوسروں کی نسبت زیادہ پائی جائے جیسے اَحۡسَنُ (زیادہ حسین)، اَکۡبَرُ (زیادہ بڑا)۔ اس کو افعل التفضیل بھی کہتے ہیں۔

اسم جامد: وہ اسم جس سے کوئی کلمہ نہ نکلے اور نہ وہ کسی مصدر یا کلمہ سے نکلا ہو، جیسے فَرَسٌ (گھوڑا)۔

اسم جمع: وہ اسم جو بظاہر واحد (مفرد) ہو مگر ایک جماعت پر بولا جائے جیسے قَوۡمٌ (قوم)، جَیۡشٌ (لشکر)۔

اسم جنس: وہ اسم جو واحد مذکر استعمال ہوتے ہیں اور ان سے پوری جنس مراد ہوتی ہے جیسے حَجَرٌ (پتھر)۔

اسم ذات: وہ اسم جو جاندار یا بے جان چیزوں کی ذات کا نام ہو جیسے اِنۡسَانٌ (انسان) ثَمَرٌ (پھل)۔

اسم صفت: وہ اسم جو کسی شے کی صفت بیان کرے جیسے حَسَنٌ (خوبصورت) فَاسِقٌ (بدکار)۔

اسم ظرف: وہ اسم مشتق جو کسی فعل کے وقوع پر دلالت کرے۔ اگر اس سے فعل واقع ہونے کا زمانہ ظاہر ہو تو اس کو اسم ظرف زماں کہتے ہیں اور اگر اس سے فعل واقع ہونے کی جگہ کا

Marfat.com

پتہ چلے تو اس کو اسم ظرف مکان کہتے ہیں جیسے مَطْلِعٌ (طلوع ہونے کا وقت یا جگہ)۔

اسم عام: یہ عام چیزوں کا نام ہوتا ہے جیسے رَجُلٌ (کوئی مرد)۔

اسم عدد: جو اسم عدد (تعداد) ظاہر کرتا ہو اس کو اسم عدد کہتے ہیں۔

اسم علم: وہ اسم جو کسی شخص، چیز یا جگہ کا نام ہو جیسے حَامِدٌ ایک خاص آدمی کا نام۔ مَکَّۃُ ایک خاص شہر کا نام۔

اسم فاعل: وہ اسم مشتق جو اس ذات پر دلالت کرے جس سے فعل صادر ہوا ہو (یعنی کام کرنے والے کو) جیسے سَامِعٌ (سننے والا)۔

اسم مبالغہ: وہ اسم مشتق جو ایسی ذات کو بتائے جس میں کوئی صفت زیادتی کے ساتھ پائی جائے مگر دوسروں سے مقابلہ کا لحاظ نہ ہو جیسے عَلَّامَۃٌ (بہت جاننے والا)۔ رَحِیْمٌ (بہت رحم کرنے والا)

اسم مبنی: وہ کلمہ جس کے آخری حرف کا اعراب (زبر، زیر، پیش) عاملوں کے اختلاف سے نہ بدلے۔

اسم مشتق: وہ اسم جو مصدر سے اس طرح نکلے کہ اس میں مصدر اور مادہ باقی رہے جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا) اس کا مصدر ضَرْبٌ ہے۔

اسم معرب: وہ کلمہ ہے جس کے آخری حرف کا اعراب (زبر، زیر، پیش) عاملوں کے اختلاف سے بدل جائے۔

اسم معرفہ: کسی خاص شخص، جگہ یا چیز کے نام کو اسم معرفہ یا اسم خاص کہتے ہیں جیسے مَحْمُوْدٌ۔ زَیْدٌ۔ مَکَّۃُ وغیرہ۔

اسم معرفہ باللام: وہ اسم جس کے ساتھ الف لام لگا ہوا ہو۔ جیسے رَجُلٌ (کوئی ایک مرد) اَلرَّجُلُ (ایک خاص مرد)۔ فَرَسٌ (کوئی ایک گھوڑا) سے اَلْفَرَسُ (ایک خاص گھوڑا)۔

اسم مفعول: وہ اسم مشتق جو اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ہو جیسے مَقْتُوْلٌ (قتل کیا ہوا)

اسم مقصور: وہ اسم معرب جس کے آخر میں الف ہو اور الف کے بعد ہمزہ نہ ہو جیسے عَصًا۔

اسم ممدود: وہ اسم معرب جس کے آخر میں الف اور ہمزہ زائد ہوں جیسے خَضْرَاءُ۔

اسم منادیٰ: وہ اسم جس کو پکارا جائے۔

اسم منقوص: وہ اسم معرب جس کے آخر میں "ی" اور ماقبل مکسور ہو جیسے قَاضِیْ۔

اسم موصول: وہ کلمہ جو اکیلا بات کو مکمل نہیں کرتا بلکہ بات کو پورا کرنے کے لئے اس کے ساتھ ایک اور جملہ لگایا جاتا ہے جسے صلہ کہتے ہیں جیسے اَللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ (اللہ وہ جس نے تمہارے لئے رات بنائی)۔

Marfat.com

اسم نکرہ: یہ عام چیزوں کا نام ہوتا ہے جیسے رَجُلٌ (کوئی ایک مرد) بَلَدٌ (شہر) وغیرہ۔

اسم آلہ: وہ اسم مشتق جو کام کرنے کی چیز پر دلالت کرے جیسے مِسْطَرٌ (پیمانہ) مِفْتَاحٌ (کنجی)۔ مِكْنَسَةٌ (جھاڑو) وغیرہ۔

اسم اشارہ: وہ اسم جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے جیسے ھٰذَا (یہ، اس) ذٰلِكَ (وہ، اس)

اعطاء: ماخذ کا دینا جیسے اَشْوَیْتُہٗ (میں نے اسے گوشت بھوننے کے لئے دیا)۔

اقتضاب: کسی فعل کی ابتدا اسی باب سے ہونا اور ثلاثی مجرد مطلقاً کسی باب سے نہ آنا۔ جیسے تَهَبْرَسَ (وہ ناز سے چلا)۔

الباس: کسی چیز کو ماخذ پہنانا، جیسے جَلَّلَ الْفَرَسَ (اس نے گھوڑے کو جھول پہنایا)۔

امر: جس فعل میں کام کرنے کا حکم پایا جائے اس کو فعل امر کہتے ہیں جیسے اِصْبِرْ (تو صبر کر)۔

بلوغ: فاعل کا ماخذ میں آنا یا پہنچنا جیسے اَعْرَقَ حَامِدٌ (حامد عراق میں پہنچا)۔ اَصْبَحَ زَيْدٌ (زید صبح کے وقت پہنچا)۔

تانیث: کسی اسم کا مؤنث ہونا یا اس کو مؤنث بنانا، جیسے اِبْنَةٌ۔ اُخْتٌ۔ صَالِحَةٌ وغیرہ

تائے وحدت: اسم جنس کے آخر میں ۃ لگا دینے سے مفرد کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں اس کو تائے وحدت کہتے ہیں جیسے شَجَرٌ سے شَجَرَةٌ۔

تثنیہ: وہ اسم جو دو پر دلالت کرے جیسے رَجُلَانِ (دو مرد)۔

تجنب: ماخذ سے بچنا جیسے تَاَثَّمَ زَيْدٌ (زید گناہ سے بچا)۔

تحوّل: کسی چیز کا عین ماخذ کی شکل ہونا جیسے تَنَصَّرَ زَيْدٌ (زید نصرانی ہو گیا)۔

تحویل: کسی چیز کو لوٹا کر ماخذ یا ماخذ کی مانند بنانا جیسے نَصَّرَ حَامِدٌ يَهُوْدِيًّا (حامد نے ایک یہودی کو نصرانی بنایا)۔

تخلیط: ماخذ سے کسی شے کو ملمع کرنا جیسے ذَهَّبْتُ السَّيْفَ (میں نے تلوار پر سونے کا ملمع کیا)۔

تخییر: فاعل کا مفعول کو اپنے لئے کرنا، جیسے اِكْتَالَ الشَّعِيْرَ (اس نے جو ناپے)۔

تخییل: فاعل کا اپنے آپ کو ماخذ سے (جو طبعاً ناپسند ہو) متصف ظاہر کرنا جیسے تَمَارَضَ حَامِدٌ (حامد نے دکھاوے کے لئے اپنے آپ کو بیمار بنایا)۔

Marfat.com

تدریج: کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا۔ تَجَرَّعَ زَیْدٌ (زید نے گھونٹ گھونٹ پانی پیا)۔
تَحَفَّظَ حَامِدٌ (حامد نے تھوڑا تھوڑا حفظ کیا)۔

تذکیر: کسی اسم کا مذکر ہونا یا اس کو مذکر بنانا۔ جیسے اِبْنٌ۔ اَخٌ۔ عَلَّامَۃٌ (بہت بڑا عالم)۔
خَلِیْفَۃٌ (مسلمانوں کا سربراہ)۔

تشدید: ایک طرح (ایک جنس) کے دو حرفوں کو ملا کر پڑھنا جیسے مَدَّ میں دال۔ اصل میں لفظ مَدَدَ تھا۔

تصرف: ماخذ کے حصول میں کوشش کرنا جیسے اِکْتَسَبَ (اس نے کسب میں کوشش کی)۔

تصییر: فاعل کا مفعول کو صاحب ماخذ کر دینا جیسے اَشْرَکْتُ النَّعْلَ (میں نے تسمہ والی جوتی بنائی)۔

تعدیہ: فعل لازم کو متعدی بنانا اور اگر فعل متعدی ہو تو ایک اور مفعول کا اضافہ کرنا، جیسے خَرَجَ زَیْدٌ (زید نکلا) سے اَخْرَجْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو نکالا)۔

تعریض: فاعل کا مفعول کو ماخذ کی جگہ لے جانا یا ماخذ کے لئے پیش کرنا جیسے اَبَعْتُ الْفَرَسَ (میں نے گھوڑے کو بیع کے لئے پیش کیا، یا میں گھوڑے کو بیع کی جگہ لے گیا)۔

تعریف: کسی عام اسم (نکرہ) کو خاص اسم (معرفہ) بنانا یا کسی اسم کا معرفہ ہونا جیسے حَامِدٌ۔ اَلرَّجُلُ۔

تعمل: ماخذ کو کام میں لانا جیسے تَدَهَّنَ زَیْدٌ (زید نے تیل ڈالا)۔

تکثیر: کثرت ظاہر کرنا جیسے قَطَّعْتُ الْحَبْلَ (میں نے رسی کے ٹکڑے کر دیئے)۔

تکلف: فاعل کا اپنے آپ کو بناوٹی طور پر ماخذ سے متصف ظاہر کرنا۔ یعنی کسی صفت کو اپنے اندر بتکلف پیدا کرنا جیسے تَشَجَّعَ (وہ بتکلف بہادر بنا)۔

تنکیر: کسی اسم کو نکرہ (عام اسم) بنانا یا کسی اسم کا نکرہ ہونا جیسے رَجُلٌ (مرد)۔ بَلَدٌ (شہر)۔

تنوین: دو زبر، دو زیر، دو پیش۔ ہر ایک کو تنوین کہتے ہیں۔

جر: زیر (ـِ) کو جر کہتے ہیں۔

جزم: حرکت نہ ہونے کو جزم یا سکون کہتے ہیں جیسے یَظْلِمُوْنَ میں ظ اور و۔

جمع: کسی لفظ کا ایسی حالت میں ہونا کہ اس سے دو سے زیادہ چیزیں یا عدد مراد لئے جائیں جیسے رِجَالٌ دو سے زیادہ مرد یا بہت سے مرد۔

جمع سالم: واحد سے جمع بنانے میں اگر صیغۂ واحد کے حروف کی ترتیب باقی رہے اور واحد کے آخر میں

Marfat.com

مزید حروف کا اضافہ ہو تو اس کو جمع سالم کہتے ہیں جیسے عَالِمٌ سے عَالِمُوْنَ۔

جمع مکسر: واحد سے جمع بنانے میں اگر صیغۂ واحد کے حروف کی ترتیب بدل جائے تو اسے جمع مکسر کہتے ہیں جیسے رَسُوْلٌ سے رُسُلٌ، رَجُلٌ سے رِجَالٌ، خَشَبٌ (لکڑی) سے خُشُبٌ۔

جملہ: اس کلام کو کہتے ہیں جو ایک سے زیادہ لفظوں کا مجموعہ ہو اور اس سے بات سمجھ میں آجائے جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ (زید خوبصورت ہے)۔

جملہ فعلیہ: جس جملے کا پہلا لفظ فعل ہو اس کو جملہ فعلیہ کہتے ہیں جیسے قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ۔ (داؤد نے جالوت کو قتل کیا)۔

جملہ اسمیہ: جس جملے میں مسند (جس کام کی نسبت کی جائے) اور مسند الیہ (جس کی طرف کام کی نسبت کی جائے) دونوں اسم ہوں جیسے اَللّٰہُ وَاحِدٌ (اللہ ایک ہے)۔

جملہ انشائیہ: جس جملے سے صرف حکم معلوم ہو اور کوئی خبر معلوم نہ ہو اس کو جملہ انشائیہ کہتے ہیں جیسے اِرْکَبْ عَلَی الْفَرَسِ (تو گھوڑے پر سوار ہو جا)۔

حاضر: جس سے بات کی جائے۔

حذف: حرف علت ساقط کر دینے کو حذف کہتے ہیں جیسے یَدْعُوْ سے یَدْعُ مضارع سے "و" حذف کر دیا۔

حرف: حرف اس کلمہ کو کہتے ہیں جس کے معنی اسم یا فعل کے ساتھ ملے بغیر سمجھ میں نہ آئیں جیسے مِنْ (سے)۔ اِلٰی (تک)۔ عَلٰی (پر)۔ فِیْ (میں)۔ یعنی ذَھَبَ زَیْدٌ مِنَ الْبَیْتِ اِلَی الْمَدْرَسَۃِ (زید گھر سے مدرسے تک گیا)۔

حرف تعریف: اَلْ حرف تعریف ہے اس کو لام تعریف بھی کہتے ہیں۔

حرف تنکیر: اسم نکرہ پر عموماً تنوین ہوتی ہے اس کو حرف تنکیر کہتے ہیں۔

حرکت: زبر، زیر، پیش۔ ہر ایک کو حرکت کہتے ہیں۔

حروف اصلی: وہ حروف جو وزن کرنے میں "ف"، "ع"، "ل" کی جگہ ہوں جیسے نَصَرَ میں "ق" کی جگہ "ن"، "ع" کی جگہ "ص" اور "ل" کی جگہ "ر" ہے۔ جو حرف "ف" کی جگہ ہو اس کو "فا کلمہ" کہتے ہیں، جو "ع" کی جگہ ہو اس کو "عین کلمہ"، اور جو "ل" کی جگہ ہو اس کو "لام کلمہ" کہتے ہیں۔ جیسے مذکورہ مثال میں فا کلمہ "ن" ہے عین کلمہ "ص" ہے اور لام کلمہ "ر" ہے۔

Marfat.com

حروفِ تہجی: الف، با، تا، ثا وغیرہ تمام حرف کو حروفِ تہجی کہتے ہیں۔

حروفِ زائد: وہ حروف جو وزن کرنے میں فا، عین، لام میں سے کسی کی جگہ نہ ہوں جیسے اِجْتَنَبَ اس میں "ج" "ف" کی جگہ، "ن" "ع" کی جگہ اور "ب" "ل" کی جگہ ہے۔ پس اِجْتَنَبَ میں "ج، ن، ب" حروفِ اصلی ہیں اور "ہمزہ و تا" حروفِ زائد ہیں۔

حروفِ صحیح: حروفِ علت (الف، واؤ، یا) کے سوا تمام حروفِ تہجی کو حروفِ صحیح کہتے ہیں۔

حروفِ علت: یہ تین ہیں: الف، واؤ اور یا۔ اور یہ تینوں حروف بالترتیب زبر، زیر اور پیش کو کھینچنے سے پیدا ہوتے ہیں۔

حروفِ مبانی: حروفِ ہجا کو حروفِ مبانی یا بنیادی حروف کہتے ہیں۔

حروفِ معانی: وہ حروف جو معانی رکھتے ہیں اور الفاظ کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

حُسبان: فاعل کا مفعول کو ماخذ کے ساتھ موصوف خیال کرنا جیسے اِسْتَحْسَنْتُہٗ (میں نے اس کو نیک گمان کیا۔

حینونت: فاعل کے لئے ماخذ کا وقت آجانا جیسے اَحْصَدَ الزَّرْعُ (کھیتی کاٹنے کا وقت آگیا)۔

خاصیت: علم صرف کی اصطلاح میں باب کی خاصیت سے وہ زائد معنیٰ مراد ہیں جو لغوی معنیٰ کے علاوہ ہوں۔

خبر: جملہ اسمیہ کے دوسرے جزو یعنی مسند کو خبر کہتے ہیں۔

رفع: پیش (ـُ) کو رفع کہتے ہیں۔

زمانہ: وقت کو زمانہ کہتے ہیں۔ زمانے تین ہیں:۔ (۱) ماضی، گذرا ہوا زمانہ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (۲) حال: موجودہ زمانہ۔ ۔ ۔ (۳) مستقبل: آنے والا زمانہ۔

ساکن: وہ حرف جس پر کوئی حرکت نہ ہو جیسے یَظْلِمُوْنَ میں ظ اور و۔

سلب: فاعل کا مفعول سے ماخذ کو دور کر دینا جیسے اَقْسَطَ زَیْدٌ (زید نے اپنے نفس سے ظلم کو دور کر دیا)۔ اَشْکَیْتُ زَیْدًا (میں نے زید کی شکایت دور کر دی)۔

سکون: حرکت نہ ہونے کو سکون کہتے ہیں جیسے یَدْعُ میں دال۔

شبہ جمع : وہ اسم جس کے اندر جمع کے معنی پائے جائیں نیز اس اسم (شبہ جمع) اور اس کے صیغہ واحد میں تا یا ی کا فرق ہو جیسے تَمْرَۃٌ (واحد) سے تَمْرٌ (شبہ جمع)، رُوْمِیٌّ (واحد) سے رُوْمٌ (شبہ جمع)۔

صحیح : وہ کلمہ جس کے اصل حرف میں ہمزہ یا حرف علت یا ایک جنس کے دو حروف نہ ہوں صحیح کلمہ کہلاتا ہے جیسے کَتَبَ (اس نے لکھا) ضَرَبَ (اس نے مارا)۔ ذَھَبَ (وہ گیا)۔

صرف : علم صرف وہ علم ہے جس میں کلموں کے بنانے اور ان میں تغیر کرنے کے طریقے بیان کئے جاتے ہیں۔ تاکہ کلمات کا تلفظ صحت کے ساتھ ادا کیا جا سکے اور غلطیوں کی اصلاح ہو سکے۔

صفت : جو لفظ کسی اسم کی اچھائی یا برائی بیان کرے اس کو صفت کہتے ہیں جیسے جَدِیْدٌ (نیا)

صفتِ مشبہ : وہ اسم مشتق جو کسی فعل لازم سے بنے اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں کوئی وصف فطری اور مستقل طور پر پایا جاتا ہو۔

اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق یہ ہے کہ اسم فاعل غیر فطری اور عارضی صفات کو ظاہر کرتا ہے اور صفت مشبہ فطری اور مستقل صفات کو۔ اسم فاعل لازم اور متعدی دونوں سے آتا ہے جبکہ صفتِ مشبہ صرف لازم سے آتی ہے اور عموماً ثلاثی مجرد سے آتی ہے۔

صیرورت : فاعل کا منصب ماخذ ہونا جیسے اَثْمَرَ الشَّجَرُ (درخت پھل دار ہوا)۔

صیغہ : کام کرنے والا کبھی صرف ایک شخص ہوتا ہے اور کبھی کئی اشخاص مرد بھی کام کرتے ہیں اور عورتیں بھی فاعل کبھی وہی شخص ہوتا ہے جو بات کر رہا ہے اور کبھی وہ شخص ہوتا ہے جس سے بات کی جا رہی ہے اور کبھی ان دونوں کے علاوہ ایک تیسرا شخص ہوتا ہے فعل کی ان سب شکلوں میں سے ہر ایک کو صیغہ کہتے ہیں۔

ضمہ : پیش (ـُـ) کو ضمہ کہتے ہیں۔

طلب : فاعل کا مفعول سے ماخذ کو طلب کرنا جیسے اِکْتَدَّ زَیْدٌ حَامِدًا (زید نے حامد سے مشقت (کد) طلب کی)۔

عرض : فاعل کا مفعول کو ماخذ کی جگہ لیجانا یا ماخذ کے لئے پیش کرنا جیسے اَبَعْتُ الْفَرَسَ (میں نے گھوڑے کو بیع کے لئے پیش کیا، یا میں گھوڑے کو بیع کی جگہ لے گیا)۔

علاج : فعل میں جوارح یعنی اعضا کے کام کا اثر پایا جانا جیسے اِنْقَطَعَ (وہ کٹ گیا)۔

Marfat.com

غائب : جو بات کرتے وقت موجود نہ ہو۔

فاعل : کام کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں۔ یہ ثلاثی مجرد سے فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے نَاصِرٌ (مدد کرنے والا)۔ سَامِعٌ (سننے والا)۔

فتحہ : زبر (ـَ) کو فتحہ کہتے ہیں۔

فعل : اس مفرد لفظ کو فعل کہتے ہیں جس کو اپنے معنی بتانے میں کسی دوسرے کلمہ کی ضرورت نہ ہو نیز اس میں ماضی، حال اور مستقبل میں سے کوئی ایک زمانہ پایا جاتا ہو جیسے اَکَلَ (اس نے کھایا)۔ یَاکُلُ (وہ کھاتا ہے یا کھائے گا)۔

فعل لازم : وہ فعل جس کو بات مکمل کرنے کے لئے صرف فاعل کی ضرورت ہو اس کو فعل لازم کہتے ہیں۔ اس میں مفعول نہیں آتا جیسے کَرُمَ زَیْدٌ (زید بزرگ ہوا)۔

فعل ماضی : جس فعل سے گذرا ہوا زمانہ معلوم ہو اس کو فعل ماضی کہتے ہیں۔ ماضی کا آخری حرف ہمیشہ مفتوح یعنی زبر والا ہوتا ہے جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا)۔

فعل متعدی : جس فعل کو بات مکمل کرنے کے لئے فاعل کے علاوہ مفعول کی بھی ضرورت ہو اس کو فعل متعدی کہتے ہیں جیسے اَکَلَ زَیْدٌ خُبْزًا (زید نے روٹی کھائی)۔

فعل مجہول : وہ فعل جس کا فاعل یا کرنے والا معلوم نہ ہو جیسے ضُرِبَ حَامِدٌ (حامد کو مارا گیا)

فعل مضارع : جس فعل سے کسی کام کا زمانہ حال یا زمانہ مستقبل میں ہونا یا کرنا معلوم ہو نیز مضارع کا آخر ہمیشہ مضموم یعنی پیش والا ہوتا ہے جیسے یَذْهَبُ (وہ جاتا ہے یا جائیگا)۔

فعل معروف : وہ فعل جس کا فاعل یا کام کرنے والا معلوم ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ (زید نے مارا)۔

فعل نہی : جس فعل میں کام نہ کرنے کا حکم پایا جائے جیسے لَاتَضْرِبْ (تو مت مار)۔ لَاتَقُلْ (تو مت کہہ)

فعل امر : جس فعل میں کام کرنے کا حکم پایا جائے جیسے اِضْرِبْ (تو مار)۔ قُلْ (تو کہہ)۔

قصر : اختصار کے لئے کسی مرکب سے ایک فعل مشتق کرنا جیسے سَبَّحَ (اس نے سبحان اللہ کہا)۔ هَلَّلَ (اس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہا)۔

کسرہ : زیر (ـِ) کو کسرہ کہتے ہیں۔

کلام : چند لفظوں کے مجموعہ کو کلام کہتے ہیں۔

Marfat.com

کلمہ : ہر بامعنی اور مفرد لفظ کو کلمہ کہتے ہیں۔

کلمہ صحیح : وہ کلمہ جس کے اصلی حروف میں ہمزہ یا حرف علت یا ایک جنس کے دو حروف نہ ہوں صحیح کلمہ کہلاتا ہے جیسے کَتَبَ (اس نے لکھا)۔ ضَرَبَ (اس نے مارا)۔ ذَهَبَ (وہ گیا)۔

گردان : چھ غائب کے، چھ حاضر کے اور دو متکلم کے۔ ان چودہ صیغوں کے مجموعہ کو گردان کہتے ہیں

لام تعریف : اَلْ۔ جو کسی عام اسم (نکرہ) کو خاص اسم (معرفہ) بنانے کے لئے لگایا جاتا ہے جیسے اَلْکِتَابُ (ایک خاص کتاب) میں اَلْ۔

لزوم : متعدی سے لازم کرنا۔ جیسے اَحْمَدَ زَیْدٌ (زید قابلِ تعریف ہوا)۔

لفیف : اگر کسی کلمہ میں دو حروف علت ہوں تو اس کو لفیف کہتے ہیں۔

لیاقت : کسی چیز کا ماخذ کے لائق ہونا۔ اَلَامَ الْفَرَدُ (مرد دار قابلِ ملامت ہوا)۔

لین : لین کے معنی نرمی کے ہیں اور یہ حروف (و، ی) سکون کی حالت میں نرمی سے ادا ہوتے ہیں اسی لئے ان کو لین کہتے ہیں۔

ماخذ : اس سے مراد وہ لفظ ہے جو مصدر نہ ہو بلکہ اسم جامد ہو اور اس سے کوئی فعل بنا لیا جائے جیسے عِرَاقٌ سے اَعْرَقَ (وہ عراق میں پہنچا)۔

ماضی مطلق : جس ماضی سے صرف گذشتہ زمانہ معلوم ہو اور قریب و بعید کا کوئی علم نہ ہو سکے اس کو ماضی مطلق کہتے ہیں جیسے فَعَلَ (اس نے کیا)۔ ضَرَبَ (اس نے مارا) قَدِمَ (وہ آیا) وغیرہ

مبالغہ : ماخذ کو کثرت مقدار یا کیفیت میں بیان کرنا جیسے اَثْمَرَ النَّخْلُ (کھجور کے درخت میں بہت پھل آیا)۔

مبتدا : جملہ اسمیہ کے پہلے جزو یعنی مسند الیہ کو مبتدا کہتے ہیں۔

متحرک : حرکت (زبر، زیر اور پیش) والے حرف کو متحرک کہتے ہیں۔

متعدی : جس فعل کو بات مکمل کرنے کے لئے فاعل کے علاوہ مفعول کی بھی ضرورت ہو اس کو فعل متعدی کہتے ہیں جیسے اَكَلَ زَيْدٌ خُبْزًا (زید نے روٹی کھائی)۔

متکلم : بات کرنے والا۔

مجرور : زیر والے حروف کو مجرور کہتے ہیں جیسے کِتَابٌ میں "ک"۔

مجزوم: وہ حرف جس پر کوئی حرکت نہ ہو جیسے یَظۡلِمُوۡن میں ظ اور و۔

مجہول: وہ فعل جس کا فاعل یا کرنے والا معلوم نہ ہو جیسے ضُرِبَ حَامِدٌ (حامد کو مارا گیا)۔

مدّہ: مَدٌّ کے معنی کھینچنے اور دراز کرنے کے ہیں اور مدہ چونکہ حروف علت کی حرکت کو کھینچنے سے پیدا ہوتا ہے اس لئے اس کو مدہ کہتے ہیں۔

مرفوع: پیش والے حرف کو مرفوع کہتے ہیں جیسے کِتَابٌ میں ب۔

مرکب: ایک سے زیادہ لفظوں کے مجموعے کو مرکب کہتے ہیں۔

مرکب تام: وہ مرکب جس میں دو یا زیادہ لفظوں کے ملنے سے بات پوری ہو جائے جیسے اَلرَّجُلُ حَسَنٌ (وہ مرد اچھا ہے)۔

مرکب توصیفی: صفت اور موصوف کے مجموعے کو مرکب توصیفی کہتے ہیں جیسے قَمِیۡصٌ جَدِیۡدٌ (نئی قمیص)۔ رَجُلٌ عَاقِلٌ (عقلمند آدمی)۔ مَلِكٌ صَالِحٌ (نیک بادشاہ) وغیرہ

مرکب ناقص: اگر دو یا دو سے زیادہ لفظوں کے ملنے سے بات پوری نہ ہو تو اس مجموعۂ الفاظ کو مرکب ناقص کہتے ہیں جیسے رَجُلٌ حَسَنٌ (ایک اچھا مرد)۔

مرکب اضافی: جس مرکب کے دونوں جزو اسم ہوں اور پہلا جزو دوسرے کی طرف منسوب ہو تو اسے مرکب اضافی کہتے ہیں جیسے قَوۡمُ نُوۡحٍ (نوحؑ کی قوم)۔

مسند: جملہ اسمیہ کے دوسرے جزو کو یعنی جس کام کی نسبت کی جائے مسند کہتے ہیں جیسے اَلرَّجُلُ صَادِقٌ (مرد سچا ہے) میں صَادِقٌ۔

مسند الیہ: جملہ اسمیہ کے پہلے جزو کو یعنی جس کی طرف کام کی نسبت کی جائے مسند الیہ کہتے ہیں جیسے اَلرَّجُلُ صَادِقٌ میں اَلرَّجُلُ۔

مشارکت: دو شخصوں کا اس طرح مل کر کام کرنا کہ ایک کا فعل دوسرے پر واقع ہو یعنی دونوں میں سے ہر ایک فاعل بھی ہو اور مفعول بھی مگر عبارت میں ایک کو فاعل اور دوسرے کو مفعول ظاہر کیا جائے جیسے قَاتَلَ حَامِدٌ مَحۡمُوۡدًا (حامد اور محمود نے باہم قتال کیا)۔ ضَارَبَ زَیۡدٌ حَامِدًا (زید نے حامد سے مار پیٹ کی)۔

مشارٌ الیہ: جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔

Marfat.com

مشتق: وہ اسم جو کسی مصدر سے بنے اس کو اسم مشتق کہتے ہیں۔

مشدّد: تشدید (ّ) والے حرف کو مشدّد کہتے ہیں جیسے ضَرًّا میں را، مَدًّا میں دال۔

مصدر: وہ اسم جس سے افعال و اسمائے مشتقہ نکلتے ہیں اور اس کے اردو ترجمے کے آخر میں لفظ "نا" ہوتا ہے جیسے طَلَبٌ طلب کرنا۔

مصدر مرّہ: وہ مصدر جو فعل کے ایک مرتبہ واقع ہونے کو ظاہر کرے جیسے جَلَسْتُ جَلْسَۃً (میں ایک مرتبہ بیٹھا)۔ ضَرْبَۃً۔ ایک مرتبہ مارنا۔

مصدر نوع: وہ مصدر جو فعل کی ہیئت و نوعیت کو ظاہر کرے جیسے وَقَفْتُ وِقْفَۃَ الْاَسَدِ (میں شیر کی طرح کھڑا ہوا)۔ جَلَسْتُ جِلْسَۃَ الْقَاضِیْ (میں قاضی کی طرح بیٹھا)۔

مصدر میمی: ثلاثی مجرد سے مصدر میمی مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَضْرَبٌ (مارنا) مَنْظَرٌ (دیکھنا) غیر ثلاثی مجرد سے مصدر میمی اس کے مفعول کے وزن پر آتا ہے جیسے مُجْتَنَبٌ (پرہیز کرنا)۔

مضارع: جس فعل سے کسی کام کا زمانہ حال یا مستقبل میں ہونا یا کرنا معلوم ہو اسے فعل مضارع کہتے ہیں یَشْرَبُ (وہ پیتا ہے)۔

مضاعف: جس کلمہ کے دو حروف اصلی ایک جنس (ایک جیسے) کے ہوں اس کو مضاعف کہتے ہیں جیسے مَدَّ، شَدَّ، فَرَّ، وغیرہ۔ مضاعف کے معنی دوگنا کے ہیں۔

مضموم: پیش والے حرف کو مضموم کہتے ہیں جیسے مَنْظَرٌ میں را۔

مطاوعت: کسی فعل کا اثر قبول کر لینا جیسے قَطَّعْتُہٗ فَتَقَطَّعَ (میں نے اس کو پارہ پارہ کیا پس وہ پارہ پارہ ہو گیا) عَلَّمْتُہُ الْکِتَابَ فَتَعَلَّمَ (میں نے اس کو کتاب پڑھائی پس وہ اسے پڑھ لی)۔

معتل: وہ کلمہ جس کے اصلی حروف میں کوئی حرف علت ہو جیسے وَعَدَ، قَالَ، رَمٰی، قَوِیَ وغیرہ۔

معرف باللام: وہ اسم جس کے ساتھ لام تعریف لگا ہوا ہو جیسے اَلْکِتَابُ۔

معروف: وہ فعل جس کا فاعل یا کام کرنے والا معلوم ہو جیسے شَرِبَ حَامِدٌ (حامد نے پیا)۔

مفتوح: زبر والے حرف کو مفتوح کہتے جیسے طَلَبٌ میں 'ط' اور 'ل'۔

مفرد: وہ اسم جو ایک پر دلالت کرے۔

Marfat.com

مفعول: جس پر کام کیا جائے اس کو مفعول کہتے ہیں یہ ثلاثی مجرد سے مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔
جیسے مَقْتُوْلٌ (قتل کیا ہوا)، مَفْتُوْحٌ (فتح کیا ہوا، یا کھولا ہوا)۔

مکسور: زیر والے حرف کو مکسور کہتے ہیں جیسے عِرَاقٌ میں "ع"۔

منصوب: زبر والے حرف کو منصوب کہتے ہیں جیسے ضَرَبَ میں "ض"، "ر" اور "ب"۔

موافقت مجرد: مجرد کے ہم معنی ہونا جیسے سَافَرَ حَامِدٌ (حامد نے سفر کیا)۔

موصوف: جس اسم کی اچھائی یا برائی بیان کی جائے اس کو موصوف کہتے ہیں۔

مہموز: وہ کلمہ جس کا کوئی اصلی حرف ہمزہ ہو جیسے أَمَرَ (اس نے حکم دیا) سَأَلَ (اس نے سوال کیا)۔ قَرَءَ (اس نے پڑھا)۔

نحو: یہ وہ علم ہے جس کے جاننے سے عبارت صحت کے ساتھ پڑھی جا سکتی ہے۔

نسبت: فاعل کا مفعول کو ماخذ کی طرف منسوب کرنا جیسے اَکْفَرْتُہٗ (میں نے اس کو کفر کی طرف منسوب کیا)۔

نصب: زبر (ـَـ) کو نصب کہتے ہیں۔

نون تنوین: دوزبر، دوزیر، اور دو پیش کے تلفظ میں جو نون کی آواز (اً، اَن، اٍ = اِن، اٌ، اُن) پیدا ہوتی ہے اس کو نون تنوین کہتے ہیں۔

نہی: جس فعل میں کام نہ کرنے کا حکم پایا جائے اس کو فعل نہی کہتے ہیں جیسے لَا تَضْرِبْ (تو مت مار)۔

واحد: وہ اسم جو ایک پر دلالت کرے۔

وجدان: فاعل کا مفعول کو ماخذ کے ساتھ متصف پانا جیسے اَبْخَلْتُہٗ (میں نے اس کو بخیل پایا)۔

وحدت: کسی لفظ کا ایسی حالت میں ہونا کہ اس سے صرف ایک چیز یا ایک عدد مراد ہو، جیسے رَجُلٌ (ایک مرد)۔

ہمزۃ الوصل: کسی لفظ کے شروع کا وہ ہمزہ جو ما قبل یعنی پہلے لفظ سے ملنے کی صورت میں تلفظ میں نہ آئے مگر لکھنے میں باقی رہے جیسے اَلْکِتَابُ کا ہمزہ وَرَقُ الْکِتَابِ میں تلفظ سے ساقط ہو گیا۔

Marfat.com

قواعدِ صرف ونحو

عربی زبان کو سمجھنے کے لئے صرف ونحو کا جاننا ضروری ہے۔ کسی نے کہا ہے "الصرف ام العلوم والنحو ابوھا" یعنی صرف علوم کی ماں ہے اور نحو باپ۔ لہذا اس کا مختصر بیان قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

صرف : یہ وہ علم ہے جس میں کلموں کے بنانے اور ان میں تغیر کرنے کے طریقے بیان کئے جاتے ہیں تاکہ کلمات کا تلفظ درست اور صحت کے ساتھ معلوم کیا جا سکے۔ علمِ صرف سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل ماضی ہے یا مضارع، امر ہے یا نہی، واحد ہے یا تثنیہ ہے یا جمع۔ نیز صیغہ غائب کا ہے یا حاضر یا متکلم کا۔

علمِ نحو : یہ وہ علم ہے جس کے جاننے سے عبارت درست اور صحت کے ساتھ پڑھی جا سکتی ہے نیز اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ جملہ اسمیہ ہے یا فعلیہ۔ اگر جملہ اسمیہ ہے تو کونسا لفظ مبتدا اور کونسا خبر ہے۔ جملہ فعلیہ ہے تو فعل کا فاعل کون ہے اور مفعول کون۔ مضاف و مضاف الیہ کون اور صفت و موصوف کون ہیں۔

اقسامِ کلمہ

کلمہ : ہر با معنی اور مفرد لفظ کو کلمہ کہتے ہیں۔

اقسامِ کلمہ : کلمہ تین[۳] قسم کا ہوتا ہے۔ اسم[۱]، فعل[۲] اور حرف[۳]۔

(۱) **اسم** : اسم اُس مفرد لفظ یا کلمہ کو کہتے ہیں جس کو اپنے معنی بتانے میں کسی دوسرے کلمہ کی ضرورت نہ ہو اور اس میں تینوں زمانوں (ماضی، حال اور مستقبل) میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے۔ بالفاظِ دیگر کسی شخص، جانور، جگہ یا چیز کے نام کو اسم کہتے ہیں۔ جیسے رَجُلٌ (مرد) خَالِدٌ (خاص نام) فَرَسٌ (گھوڑا) بَیْتٌ (گھر) جَبَلٌ (پہاڑ) کِتَابٌ (کتاب) ثَمَرٌ (پھل) وغیرہ۔

(۲) **فعل** : فعل، اُس مفرد لفظ یا کلمہ کو کہتے ہیں جس کو اپنے معنی بتانے میں کسی دوسرے

Marfat.com

کلمہ کی ضرورت نہ ہو اور اس میں تینوں زمانوں (ماضی، حال اور مستقبل) میں سے کوئی ایک زمانہ پایا جائے۔ بالفاظِ دیگر فعل وہ کلمہ ہے جس سے کسی خاص زمانے میں کسی کام کا کرنا یا ہونا معلوم ہو، جیسے ذَھَبَ (وہ گیا) یَذْھَبُ (وہ جاتا ہے یا وہ جائے گا) یَاْکُلُ (وہ کھاتا ہے یا کھائے گا)۔

نوٹ: اگر کسی کلمے سے کام کا کرنا معلوم ہو اور زمانے کا پتہ نہ چلے تو اس کو اسم ہی کہیں گے جیسے ضَرْبًا (مارنا) قَتْلاً (قتل کرنا) فَتْحًا (کھولنا)۔

(۳) حرف:- حرف وہ کلمہ ہے جس کے معنی اسم یا فعل کے ساتھ شامل ہوئے بغیر سمجھ میں نہ آئیں جیسے مِنْ (سے) اِلیٰ (تک) فِیْ (میں) عَلیٰ (پر) یعنی ذَھَبَ زَیْدٌ مِنَ الْبَیْتِ اِلَی الْمَدْرَسَۃِ (زید گھر سے مدرسے تک گیا)۔ جَلَسَ مَحْمُوْدٌ عَلَی الْکُرْسِیِّ (محمود کرسی پر بیٹھا) فِیْ اٰذَانِھِمْ (ان کے کانوں میں)، اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ (اگر تم شک میں ہو)۔

اقسامِ اسم

اسم دو قسم کا ہوتا ہے:-

(۱) اسم نکرہ یا اسم عام: یہ عام چیزوں کا نام ہوتا ہے جیسے رَجُلٌ (ایک یا کوئی مرد) اس سے کوئی خاص مرد مراد نہیں بلکہ یہ لفظ ہر ایک آدمی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ بَلَدٌ (شہر) یہ بھی نکرہ ہے یعنی اس سے کوئی خاص شہر مراد نہیں بلکہ ہر شہر کو بَلَدٌ کہہ سکتے ہیں۔

اقسام اسم نکرہ

اسم نکرہ کی کئی قسمیں ہیں۔ ان میں سے دو بڑی قسمیں یہ ہیں۔

(الف) اسمِ ذات: وہ اسم جو جاندار یا بے جان چیزوں کی ذات کا نام ہو جیسے اِنْسَانٌ (انسان) بَیْتٌ (گھر)، ثَمَرٌ (پھل)، خُبْزٌ (روٹی)۔ وغیرہ

(ب) اسمِ صفت: وہ اسم جو کسی شے کی صفت بیان کرے جیسے حَسَنٌ (خوبصورت) قَبِیْحٌ (بدصورت)، فَاسِقٌ (بدکار) وغیرہ۔

(۲) اسم معرفہ یا اسمِ خاص: یہ کسی خاص شخص، جگہ یا چیز کا نام ہوتا ہے جیسے حَامِدٌ (ایک خاص مرد کا نام)، مَکَّۃُ (ایک خاص شہر کا نام)، اَلرَّجُلُ (ایک خاص مرد۔ وغیرہ۔

Marfat.com

اقسام اسمِ معرفہ

اس کی سات قسمیں ہیں۔

(۱) اسمِ علم: وہ اسم جو کسی شخص، چیز یا جگہ کا نام ہو، جیسے حَامِدٌ (ایک خاص آدمی کا نام) مَکَّۃُ (ایک خاص شہر کا نام) وغیرہ۔

(۲) اسمِ معرفہ باللام: وہ اسم جس کے ساتھ "ال" لگا ہوا ہو، جیسے اَلرَّجُلُ (ایک خاص مرد) اَلْفَرَسُ (ایک خاص گھوڑا)

(۳) اسمِ ضمیر۔ جیسے ھُوَ (وہ) اَنْتَ (تو) اَنَا (میں) وغیرہ۔

(۴) اسمِ اشارہ۔ وہ اسم جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے جیسے ھٰذَا (یہ) ذٰلِکَ (وہ) وغیرہ۔

(۵) اسمِ موصول۔ جیسے اَلَّذِیْ (جو مذکر)، اَلَّتِیْ (جو مؤنث) اَلَّذِیْنَ (جن (مذکر) - وغیرہ

(۶) اسمِ منادیٰ: وہ اسم جس کو پکارا جائے۔ جیسے یَا رَجُلُ (اے مرد) یَا وَلَدُ (اے لڑکے) وغیرہ۔

(۷) وہ اسم جو اسمِ معرفہ کی مذکورہ بالا چھ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو جیسے کِتَابُ حَامِدٍ (حامد کی کتاب) کِتَابُہٗ (اس کی کتاب) وغیرہ۔

حرفِ تنکیر: اسمِ نکرہ پر عموماً تنوین (نون ساکن کے قائم مقام دو زبر، دو زیر، دو پیش) ہوتی ہے اسی کو حرفِ تنکیر کہتے ہیں۔ اس کا ترجمہ "ایک" یا "کوئی ایک" یا "کچھ" کیا جاتا ہے۔ جیسے رَجُلٌ (کوئی ایک مرد)، مَاءٌ (کچھ پانی)۔

نوٹ: اسمِ علم کے آخر میں کبھی کبھی تنوین آتی ہے اس کو حرفِ تنکیر نہیں سمجھنا چاہئے جیسے مُحَمَّدٌ، حَامِدٌ

حرفِ تعریف: "ال" حرفِ تعریف ہے۔ اس کو لامِ تعریف بھی کہتے ہیں۔ یہ لامِ تعریف جب کسی اسمِ نکرہ کے ساتھ لگتا ہے تو وہ معرفہ بن جاتا ہے اور اس کے آخر سے تنوین ساقط ہو جاتی ہے۔ ایسے اسمِ نکرہ کو جو لامِ تعریف کے ذریعہ معرفہ بنا ہو مُعَرَّفٌ باللام کہتے ہیں، جیسے کِتَابٌ (کوئی ایک کتاب) اسمِ نکرہ ہے اور اَلْکِتَابُ (ایک خاص کتاب) اسمِ معرفہ ہے۔ اسی طرح فَرَسٌ (کوئی ایک گھوڑا) اسمِ نکرہ ہے اور اَلْفَرَسُ (ایک خاص گھوڑا) اسمِ معرفہ ہے۔

(۱) اگر معرف باللام سے پہلے کوئی لفظ آئے تو اس کو "ال" کے لام میں ملا کر پڑھنا چاہیے۔ ہمزہ (جو لام سے پہلے ہے) پڑھنے میں نہیں آئے گا۔ ایسے ہمزہ کو جو ملا کر پڑھنے میں حذف

Marfat.com

ہوجائے ہمزۃ الوصل کہتے ہیں جیسے بَابُ الْبَیْتِ (گھر کا دروازہ)۔ اس کو بَابُ اَلْبَیْتِ پڑھنا غلط ہے۔

(۲) اگر لام تعریف سے پہلے حرف ساکن ہو تو اس کو عموماً زیر دے کر ملاتے ہیں جیسے عَنِ الْبَیْتِ (گھر سے) لیکن "مِنْ" کو زبر سے ملاتے ہیں جیسے مِنَ الْبَیْتِ (گھر سے)۔

(۳) اگر معرف باللام سے پہلے تنوین والا لفظ ہو تو نون تنوین کو زیر دے کر لام کے ساتھ ملاتے ہیں جیسے زَیْدُنِ الْعَالِمُ (علم والا زید)۔

نوٹ: **نون تنوین**۔ دو زبر، دو زیر اور دو پیش کے تلفظ میں جو نون کی آواز (اً۔ اَنْ، اٍ۔ اِنْ، اٌ۔ اُنْ) پیدا ہوتی ہے اس کو نون تنوین کہتے ہیں۔

(۴) اگر "ال" ایسے لفظ کے ساتھ لگایا جائے جس کا پہلا حرف شمسی ہو تو 'ل' کا حرف شمسی میں ادغام ہوجاتا ہے اور پڑھنے میں صرف حرف شمسی کا تلفظ ہوتا ہے۔ یعنی ایسی صورت میں 'ل' صرف لکھنے میں آتا ہے مگر پڑھنے میں نہیں آتا۔ نیز حرف شمسی پر تشدید لکھی جاتی ہے جیسے اَلشَّمْسُ (سورج)، اَلرَّجُلُ (مرد) وغیرہ۔

حروفِ شمسیہ: ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل اور ن۔ ہیں۔

حروفِ قمریہ: حروف شمسیہ کے علاوہ باقی حروف قمریہ ہیں جن کا مجموعہ اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِیْمَہٗ ہے۔ (یعنی ب ج ح خ ع غ ف ق ک م و ہ ء ی)

(۵) ۔ جن الفاظ کا پہلا حرف قمری ہو ان کے ساتھ "ال" لگانے سے 'ل' بھی پڑھا جاتا ہے جیسے اَلْقَمَرُ۔

(۶) ۔ پڑھنے میں ہمیشہ لفظ کے آخری حرف پر وقف کرنا چاہئے یعنی اس کے آخر میں کوئی حرکت (زبر زیر اور پیش) نہیں پڑھنی چاہئے۔

مشق ۱

دَرْسٌ (سبق) ۔۔۔ رِجْلٌ (ٹانگ) ۔۔۔ جَبَلٌ (پہاڑ) ۔۔۔ ثَوْبٌ (کپڑا) ۔۔۔

سَارِقٌ (چور) ۔۔۔ اَرْضٌ (زمین) ۔۔۔ غَفُوْرٌ (مغفرت کرنے والا، معاف کرنے والا) ۔۔۔

قَبَاءٌ (اچکن) ۔۔۔ اَبٌ (باپ) ۔۔۔ اُمٌّ (ماں) ۔۔۔ اِبْنٌ (بیٹا) ۔۔۔ اَخٌ (بھائی) ۔۔۔

اُخْتٌ (بہن) ۔۔۔ نَارٌ (آگ) ۔۔۔ حَبْلٌ (رسی) ۔۔۔ صِرَاطٌ (راستہ) ۔۔۔

Marfat.com

صِدْقٌ (سچ بولنا) — كِذْبٌ (جھوٹ بولنا) — أَمِيْنٌ (امانت دار) — وَاحِدٌ (ایک) —
عَبْدٌ (بندہ۔ غلام) — ذَهَبٌ (سونا) — رِدَاءٌ (چادر) — فِضَّةٌ (چاندی) —
بَعِيْرٌ (اونٹ) — حِمَارٌ (گدھا) — شَاةٌ (بکری) — هَرَبٌ (بھاگنا) —
دُخُوْلٌ (داخل ہونا) — خُرُوْجٌ (نکلنا) — صُوْفٌ (اون) — قَمِيْصٌ (کرتہ) —
رَبٌّ (پالنے والا) — خَاتَمٌ (انگوٹھی) — جَدِيْدٌ (نیا) — سَاعَةٌ (گھڑی) —
تَمْرٌ (کھجور) — جَاهِلٌ (جاہل بے علم) — ذَنْبٌ (گناہ) — زَكٰوةٌ (زکوٰۃ) —
سَهْلٌ (آسان) — شَيْءٌ (چیز) — صَلٰوةٌ (نماز) — ضَوْءٌ (روشنی) — طَيِّبٌ (اچھا، پاک) —
ظَالِمٌ (ظلم کرنے والا) — عَادِلٌ (عدل کرنے والا، انصاف کرنے والا) — كَرِيْمٌ (بزرگ، سخی) —
مُوْقَدَةٌ (بھڑکائی ہوئی) — لَبَنٌ (دودھ) — مَاءٌ (پانی) — نَهَارٌ (دن) —
وَلَدٌ (لڑکا) — هِرَّةٌ (بلی) — أَوْ (یا) — وَ (اور)۔

(اردو میں ترجمہ کرو)

صَالِحٌ أَوْ فَاسِقٌ — اَلْمَاءُ وَالْخُبْزُ — دَرْسٌ وَكِتَابٌ —
رَبٌّ غَفُوْرٌ — نَارٌ مُوْقَدَةٌ — جَاهِلٌ وَعَالِمٌ —
اَلْعَادِلُ أَوِ الظَّالِمُ — اَلتَّمْرُ وَاللَّبَنُ — حِمَارٌ وَشَاةٌ —
مَاءٌ أَوْ لَبَنٌ — رَجُلٌ سَارِقٌ — وَلَدٌ جَاهِلٌ —
أَخٌ وَأُخْتٌ — أَبٌ وَأُمٌّ — جَبَلٌ وَأَرْضٌ —

(عربی میں ترجمہ کرو)

کوئی ایک کرتہ — کوئی ایک مرد — کوئی ایک بکری — کوئی ایک انگوٹھی —
کچھ روٹی اور کچھ پانی — نیک یا بد — دودھ اور پانی — نماز اور زکوٰۃ —
خوبصورت اور بدصورت — بھڑکائی ہوئی آگ — بھائی یا بہن — دودھ یا کھجور —
چاند اور سورج — آدمی اور گدھا — لڑکا اور بلی — نماز اور آدمی — سونا اور چاندی —

Marfat.com

وحدت و تثنیہ

تعداد ظاہر کرنے کے لئے اردو، فارسی اور انگریزی میں دو عدد ہوتے ہیں۔ایک واحد اور دوسرا جمع لیکن عربی میں تین ۳ عدد (واحد، تثنیہ اور جمع) ہوتے ہیں۔

(۱) واحد یا مفرد: وہ اسم جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ (ایک مرد) عَالِمٌ (ایک عالم) شَجَرَۃٌ (ایک درخت)۔

(۲) تثنیہ۔ وہ اسم ہے جو دو ۲ پر دلالت کرے۔اگر کسی اسم کا تثنیہ بنانا ہو تو حالتِ رفعی میں اس اسم کے آخر میں ـَانِ اور حالتِ نصبی وجری میں ـَیْنِ لگاتے ہیں جیسے رَجُلٌ سے رَجُلَانِ یا رَجُلَیْنِ (دو مرد) عَالِمٌ سے عَالِمَانِ یا عَالِمَیْنِ (دو عالم) شَجَرَۃٌ سے شَجَرَتَانِ یا شَجَرَتَیْنِ (دو درخت)

اسم منقوص: اسم منقوص وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں یا ماقبل مکسور ہو جیسے قَاضِیْ۔اگر ایسے اسم میں یا حذف ہوگئی ہو تو تثنیہ بنانے میں وہ یا لوٹ آئیگی جیسے رَامٍ سے رَامِیَانِ، دَاعٍ سے دَاعِیَان۔

اسمِ مقصور: اسم مقصور وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں الف ہو اور الف کے بعد ہمزہ نہ ہو۔جیسے عصًا، رحًی۔ایسے اسم کو تثنیہ بنانے میں:

(ا) اگر وہ الف کلمہ میں تیسرے حرف کی جگہ ہو اور اصل میں واؤ سے بدلا ہوا ہو تو واؤ ہو جائے گا جیسے عَصًا سے عَصَوَانِ۔

(ب) اگر وہ الف کلمہ میں تیسرے حرف کی جگہ ہو اور اصل میں یا سے بدلا ہوا ہو تو یا ہو جائے گا جیسے فَتًی سے فَتَیَانِ۔

(ج) اگر وہ الف چوتھے اور پانچویں حرف کی جگہ واقع ہو تو یا سے بدل جائیگا جیسے ذِکْرٰی سے ذِکْرَیَانِ۔

اسمِ ممدود۔ اسم ممدود وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں الف اور ہمزہ زائد ہوں جیسے خَضْرَاءُ۔ایسے اسم کو تثنیہ بنانے میں وہ ہمزہ واؤ سے بدل جائے گا بشرطیکہ الف سے پہلے واؤ نہ ہو جیسے خَضْرَاءُ سے خَضْرَاوَانِ۔

اگر الف سے پہلے واؤ ہوگا تو ہمزہ کو باقی رکھا جائے گا تاکہ دو واؤ جمع نہ ہوں جیسے عَشْوَاءُ سے عَشْوَاءَانِ۔

Marfat.com

اگر ہمزہ ممدودہ اصلی ہو تو تثنیہ بنانے میں باقی رہے گا جیسے لَأْلَاءٌ سے لَأْلَاءَانِ۔

اگر ہمزہ ممدودہ نہ اصلی ہو اور نہ تانیث کے لئے تو ایسے ہمزہ کو واؤ سے بھی بدل سکتے ہیں اور اس کو اپنی حالت پر بھی برقرار رکھ سکتے ہیں جیسے سَمَاءٌ سے سَمَاءَانِ اور سَمَاوَانِ۔

وہ اسم جس کا لام کلمہ حذف کر دیا گیا ہو اور اس کے بدلے میں کوئی اور حرف اس میں نہ ہو ایسے اسم کو تثنیہ بنانے میں وہ حذف شدہ حرف لوٹ آئیگا جیسے اَبٌ (اصل میں اَبَوٌ تھا) سے اَبَوَانِ۔ اَخٌ سے اَخَوَانِ وغیرہ

البتہ فَمٌ اور یَدٌ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں، ان کا تثنیہ فَمَانِ اور یَدَانِ آتا ہے۔

اگر اس اسم میں حذف شدہ حرف کے بدلے میں دوسرا حرف موجود ہے تو تثنیہ بنانے میں حذف شدہ حرف واپس نہیں آئے گا جیسے اِبْنٌ سے اِبْنَانِ۔ اِسْمٌ سے اِسْمَانِ۔

نوٹ (ا) اسم معرب وہ کلمہ ہے جس کے آخری حرف کا اعراب (زبر، زیر، پیش) عاملوں کے اختلاف سے بدل جائے۔

(ب) اسم مبنی وہ کلمہ ہے جس کے آخری حرف کا اعراب (زبر، زیر، پیش) عاملوں کے اختلاف سے نہ بدلے۔

(ج) اگر کوئی اسم فعل کا فاعل یا مبتدا یا خبر واقع ہو تو اسے حالت رفعی میں سمجھنا چاہیے۔

(د) اگر کوئی اسم مفعول واقع ہو یا فاعل یا مفعول کی حالت بتائے تو اسے حالت نصبی میں سمجھنا چاہیے۔

(ر) اگر کوئی اسم مضاف الیہ ہو یا کسی حرف جار کے بعد واقع ہو تو اسے حالت جری میں سمجھنا چاہیے۔

مشق ۲

اٰیَةٌ (نشان، قرآن کی آیت) — اُذُنٌ (کان) — بَیِّنَةٌ (ظاہر، کھلی ہوئی) ——

تَعْبَانٌ (تھکا ہوا) — جَارَةٌ (محلہ) — جَنَّةٌ (باغ) — جُنْدٌ (لشکر) ——

خَادِمٌ (خادم، نوکر) — خَیَّاطٌ (درزی) — خَبَّازٌ (نانبائی) — شَمْسٌ (سورج) —

شَهْرٌ (مہینہ) — صَدْرٌ (سینہ) — ضَعِیْفٌ (کمزور) — فَقِیْرٌ (محتاج) —

قَبْرٌ (قبر) — قَلْبٌ (دل) — قَمَرٌ (چاند) — قَوْمٌ (قوم) — کَسْلَانٌ (سست)

لَاعِبٌ (کھیلنے والا) — لَامِعٌ (چمکدار) — لَیْلٌ (رات) — مَشْغُوْلٌ (مصروف) — مُعَلِّمٌ (استاد)

مُنِیْرٌ (روشن) — مَوْجٌ (لہر) — نَجَّارٌ (بڑھئی) — نَجْمٌ (ستارہ) — یَتِیْمٌ (جس کا باپ مر گیا ہو)

Marfat.com

تثنیہ	واحد
عَالِمَانِ (دو عالم) ـــــ	عَالِمٌ (ایک عالم) ـــــ
صَابِرَانِ (دو صبر کرنے والے) ـ	صَابِرٌ (ایک صبر کرنے والا) ـــ
رَجُلَانِ (دو آدمی) ـــــ	رَجُلٌ (ایک آدمی) ـــــ
يَدَانِ (دو ہاتھ) ـــــ	يَدٌ (ایک ہاتھ) ـــــ
مُؤْمِنَتَانِ (دو مومن عورتیں) ـــ	مُؤْمِنَةٌ (ایک مومن عورت) ـــ
رِجْلَانِ (دو ٹانگیں) ـــــ	رِجْلٌ (ایک ٹانگ) ـــــ
شَجَرَتَانِ (دو درخت) ـــ	شَجَرَةٌ (ایک درخت) ـــ
أُذُنَانِ (دو کان) ـــــ	أُذُنٌ (ایک کان) ـــــ
مُسْلِمَانِ (دو مسلمان) ـ	مُسْلِمٌ (ایک مسلمان) ـــ

(اردو میں ترجمہ کرو)

اَلْمُعَلِّمُ الصَّالِحُ ـــ اَلْمُعَلِّمَانِ الصَّالِحَانِ ـ اَلْمُتَعَلِّمَتَانِ الصَّالِحَتَانِ ـ
اَلْقَمَرُ الْمُنِيْرَةُ ـــ خَيَّاطَةٌ كَسْلَانَةٌ ـ اٰيَةٌ بَيِّنَةٌ ـــ
اَلشَّمْسُ الْمُنِيْرَةُ ـــ اَلْاِبْنَتَانِ اللَّاعِبَتَانِ ـ اَلْخَيَّاطَانِ كَسْلَانَانِ ـ
نَجَّارَانِ تَعْبَانَانِ ـ اَلْعَيْنَانِ اللَّامِعَتَانِ ـ رَجُلٌ مُسْلِمٌ ـ
خَادِمٌ ضَعِيْفٌ ـ قَوْمٌ جَاهِلٌ ـ

(عربی میں ترجمہ کرو)

دو تھکے ہوئے نانبائی ـ ایک چمکتا ہوا چاند ـــ مصروف استاد ـــ
دو بہتی نہریں ـــ سست خادم ـــ دو مصروف درزی ـــ دو صبر کرنے والے ـ
دو ہاتھ اور دو ٹانگیں ـ دو درخت ـ گزرا ہوا سال ـ اندھیری رات ـ
روشن سورج ـ یتیم لڑکا ـ دل اور سینہ ـ

Marfat.com

جمع واقسامِ جمع

جمع وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے۔

جمع کی دو قسمیں ہیں: جمع سالم اور جمع مکسر۔

جمع سالم۔ جمع بناتے ہیں اگر صیغہ واحد کے حروف کی ترتیب برقرار رہے اور آخر میں مزید حروف کا اضافہ ہو تو اس کو جمع سالم کہتے ہیں جیسے عَالِمٌ سے عَالِمُوْنَ۔

اقسام جمع سالم

(۱) جمع سالم مذکر۔ واحد مذکر کے آخر میں حالتِ رفعی میں ـُوْنَ اور حالت نصبی وجری میں ـِیْنَ بڑھانے سے جمع سالم مذکر بن جاتی ہے جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ یا مُسْلِمِیْنَ (بہت سے مسلمان مرد) عَالِمٌ سے عَالِمُوْنَ یا عَالِمِیْنَ (بہت سے عالم)۔ یہ جمع ان اسماء، صفت کے لئے آتی ہے جو مذکر عاقل کی صفت یا خبر واقع ہوں۔

نوٹ (الف) انسان، جن اور فرشتے عاقل شمار ہوتے ہیں باقی مخلوق غیر عاقل مانی جاتی ہے۔

نون اعرابی (ب): تثنیہ اور جمع سالم مذکر کے آخر میں جو نون ہوتا ہے وہ نون اعرابی کہلاتا ہے۔

(۲) جمع سالم مؤنث: واحد مؤنث کے آخر میں (حالت رفعی میں) ـاتٌ اور حالت نصبی وجری میں ـاتٍ بڑھانے سے مؤنث اسموں کی جمع بن جاتی ہے۔

اگر مفرد یعنی واحد مؤنث کے آخر میں ۃ پہلے ہی موجود ہو تو جمع بناتے وقت اسے حذف کر دیتے ہیں جیسے مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ یا مُسْلِمَاتٍ (بہت سی مسلمان عورتیں)۔

بعض مؤنث اسموں کی جمع سالم مذکر اسموں کی جمع سالم کی طرح آتی ہے یعنی ان کے آخر میں ـُوْنَ اور ـِیْنَ آتا ہے جیسے سَنَةٌ (برس) سے سِنُوْنَ یا سِنِیْنَ۔

جمع مؤنث کا مذکورہ بالا وزن حسب ذیل قسم کے اسماء کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(الف) ہر وہ اسم جس کے آخر میں تائے تانیث ہو جیسے شَجَرَةٌ سے شَجَرَاتٌ۔ البتہ اِمْرَأَةٌ، اَمَةٌ، قُلَّةٌ، شَاةٌ، اُمَّةٌ، شُفَةٌ، مِلَّةٌ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں۔

(ب) وہ اسم جو کسی مؤنث کا اسم علم ہو جیسے زَیْنَبُ سے زَیْنَبَاتٌ، مَرْیَمُ سے مَرْیَمَاتٌ،

Marfat.com

(ج) وہ مصدر جس میں تین سے زیادہ حروف ہوں جیسے تَعْرِیْفٌ سے تَعْرِیْفَاتٌ، اِخْتِیَارٌ سے اِخْتِیَارَاتٌ، اِمْتِیَازٌ سے اِمْتِیَازَاتٌ۔

(د) وہ اسم جس کے آخر میں تانیث کا الف مقصورہ (کھڑا الف) یا الف ممدودہ (پڑا الف) ہو جیسے حُبْلٰے سے حُبْلَیَاتٌ، صَحْرَاءُ سے صَحْرَاوَاتٌ۔ اس الف سے متعلق تفصیل تثنیہ کے بیان میں گذر چکی۔

(ر) مذکورہ بالا اسماء کے علاوہ دوسرے اسماء کی جمع کا اس وزن پر آنا سماع پر موقوف ہے جیسے سَمَاءٌ سے سَمَاوَاتٌ، اَرْضٌ سے اَرْضَاتٌ۔

(س) عجمی اسموں کی جمع کبھی مؤنث سالم کے وزن پر آتی ہے جیسے تِلْغِرَافٌ (تار گھر) سے تِلْغِرَافَاتٌ اور کبھی حسب قاعدہ جمع مکسر بنائی جاتی ہے جیسے قُنْصُلٌ (کونسل سیفر) سے قَنَاصِلُ۔

جمع مکسّر

واحد سے جمع بنانے میں اگر صیغۂ واحد کے حروف کی ترتیب بدل جائے تو اسے جمع مکسر کہتے ہیں۔ جمع مکسر بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں، اس کا انحصار محض اہلِ زبان سے سُن لینے پر ہے۔ کبھی واحد کے صیغے میں کچھ حروف کم و بیش کردیئے جاتے ہیں اور کبھی محض حرکات و سکنات کے تغیر سے جمع مکسر بن جاتی ہے۔ حروف و حرکات کے تغیر کی تین صورتیں ہیں۔

(الف) صیغۂ واحد کا کوئی حرف حذف کردیا جائے جیسے رَسُوْلٌ سے رُسُلٌ۔

(ب) صیغۂ واحد کے حروف میں اضافہ کردیا جائے جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔ بَلَدٌ سے بِلَادٌ۔ قَوْمٌ سے اَقْوَامٌ

(ج) صیغۂ واحد کی حرکات میں تغیر ہو جائے جیسے اَسَدٌ سے اُسْدٌ، خَشَبٌ (لکڑی) سے خُشُبٌ۔

نوٹ (۱) بعض الفاظ میں واحد اور جمع دونوں ایک ہی جیسے ہوتے ہیں جیسے فُلْكٌ (کشتی) یعنی یہ واحد بھی ہے جمع بھی۔ ایسے الفاظ کا شمار بھی جمع مکسر میں ہوتا ہے۔

(۲) بعض الفاظ کی جمع کئی وزنوں پر آتی ہے جیسے بَحْرٌ سے بِحَارٌ، اَبْحَارٌ، اَبْحُرٌ اور بُحُوْرٌ۔

(۳) بعض الفاظ کی جمع مختلف اوزان اور مختلف معنوں میں آتی ہے جیسے بَیْتٌ (گھر، شعر) سے بُیُوْتٌ (گھر) اور اَبْیَاتٌ (شعر)، عَیْنٌ (آنکھ، چشمہ) سے اَعْیُنٌ (آنکھیں) اور عُیُوْنٌ (چشمے)۔

Marfat.com

جمع مکسّر کے مشہور اوزان

(۱) اَفْعَالٌ: اَوْلَادٌ (واحد وَلَدٌ)، اَوْقَاتٌ (واحد وَقْتٌ) اَفْرَاسٌ (واحد فَرَسٌ) اَطْفَالٌ (واحد طِفْلٌ)۔

(۲) فُعُوْلٌ: حُقُوْقٌ (واحد حَقٌّ۔ اصل لفظ حُقُقٌ ہے) قُلُوْبٌ (واحد قَلْبٌ)، مُلُوْكٌ (واحد مَلِكٌ)، شُهُوْدٌ (واحد شَاهِدٌ)۔

(۳) فِعَالٌ: رِجَالٌ (واحد رَجُلٌ)، صِغَارٌ (واحد صَغِيْرٌ) بِلَادٌ (واحد بَلَدٌ)، كِلَابٌ (واحد كَلْبٌ)۔

(۴) فُعُلٌ: رُسُلٌ (واحد رَسُوْلٌ)، صُحُفٌ (واحد صَحِيْفَةٌ) كُتُبٌ (واحد كِتَابٌ)۔

(۵) اَفْعُلٌ: اَرْجُلٌ (واحد رِجْلٌ)، اَبْحُرٌ (واحد بَحْرٌ) اَشْهُرٌ (واحد شَهْرٌ)۔

(۶) فُعَّالٌ: جُهَّالٌ (واحد جَاهِلٌ)، كُفَّارٌ (واحد كَافِرٌ)۔

(۷) فُعَلَاءُ: عُلَمَاءُ (واحد عَالِمٌ) شُعَرَاءُ (واحد شَاعِرٌ)، وُكَلَاءُ (واحد وَكِيْلٌ) وُزَرَاءُ (واحد وَزِيْرٌ)۔

(۸) اَفْعِلَاءُ: یہ وزن ذوی العقول کی ان صفتوں کے لئے ہے جو فَعِیْل کے وزن پر آتی ہے جیسے اَنْبِيَاءُ (واحد نَبِيٌّ)، اَقْرِبَاءُ (واحد قَرِيْبٌ)، اَوْلِيَاءُ (واحد وَلِيٌّ)۔

(۹) اَفْعِلَةٌ: اَفْئِدَةٌ (واحد فُؤَادٌ) اَذِلَّةٌ (واحد ذَلِيْلٌ)، اَعِزَّةٌ (واحد عَزِيْزٌ) اَئِمَّةٌ (واحد اِمَامٌ) اَطْعِمَةٌ (واحد طَعَامٌ)، اَوْدِيَةٌ (واحد وَادٍ)۔

(۱۰) فُعْلَانٌ: بُلْدَانٌ (واحد بَلَدٌ)، فُرْسَانٌ (واحد فَرَسٌ)، وُلْدَانٌ (واحد وَلَدٌ)۔ فُرْسَانٌ (واحد فَارِسٌ، گھوڑے کا سوار)۔

(۱۱) فَوَاعِلُ: ہر اس ثلاثی کی جمع جس کے فا کلمہ کے بعد الف یا واؤ زائد ہو، جیسے جَوَاهِرُ (واحد جَوْهَرٌ)، خَوَاتِمُ (واحد خَاتِمٌ) حَوَادِثُ (واحد حَادِثَةٌ)، صَوَامِعُ (واحد صَوْمَعَةٌ۔ گرجا، خانقاہ)۔

(۱۲) فَعَالِلُ: یہ وزن رباعی مجرد کی جمع کے لئے آتا ہے۔ بَلَابِلُ (واحد بُلْبُلٌ)، خَنَادِسُ (واحد خِنْدِسٌ)، كَوَاكِبُ (واحد كَوْكَبٌ۔ ستارہ) دَرَاهِمُ (واحد دِرْهَمٌ۔ درم) خماسی کی جمع کے لئے بھی یہی وزن آتا ہے اور پانچویں حرف کو حذف کر دیا جاتا ہے جیسے سَفَارِجُ (واحد سَفَرْجَلٌ)۔

Marfat.com

(۱۳) فِعْلَۃٌ: فِتْیَۃٌ۔ (واحد فتیٰ)

(۱۴) فُعَلٌ: صُوَرٌ (واحد صُوْرَۃٌ)، صُرَرٌ (واحد صُرَّۃٌ)۔

(۱۵) فِعَلٌ: قِطَعٌ (واحد قِطْعَۃٌ)۔

(۱۶) فَعَائِلُ: اس مؤنث کی جمع کے لئے آتا ہے جس کا تیسرا حرف مدہ ہو۔ رَسَائِلُ (واحد رِسَالَۃٌ) صَحَائِفُ (واحد صَحِیْفَۃٌ)۔

(۱۷) فَعَالِیْلُ: یہ وزن ہر اس رباعی کے لئے ہے جس کے آخری حرف سے پہلے مدّہ ہو۔ جیسے قَرَاطِیْسُ (واحد قِرْطَاسٌ)، عَصَافِیْرُ (واحد عُصْفُوْرٌ) سَلَاطِیْنُ (واحد سُلْطَانٌ) قَنَادِیْلُ (واحد قِنْدِیْلٌ)، فَنَاجِیْنُ (واحد فِنْجَانٌ)۔

(۱۸) فَعَالِلَۃٌ: یہ وزن ذوی العقول کیلئے مخصوص ہے جیسے اَسَاتِذَہ (واحد اُسْتَاذٌ) مَلَائِکَۃٌ (واحد مَلَکٌ)

(۱۹) اَفَاعِلُ: یہ وزن اَفْعَلُ، اِفْعَلُ اور اَفْعَلُ کی جمع کے لئے ہے جیسے اَنَامِلُ (واحد اَنْمِلَۃٌ) اَصَابِعُ (واحد اِصْبَعٌ)، اَجَادِلُ (واحد اَجْدَلُ)۔

(۲۰) اَفَاعِیْلُ: یہ وزن ان لفظوں کے لئے ہے جو اُفْعُوْلٌ اور اُفْعُوْلَۃٌ کے وزن پر آتے ہیں اَسَالِیْبُ (واحد اُسْلُوْبٌ)، اَرَاجِیْزُ (واحد اُرْجُوْزَۃٌ)۔

(۲۱) مَفَاعِلُ: یہ وزن ان لفظوں کیلئے مخصوص ہے جو مَفْعَلٌ، مَفْعِلٌ اور مَفْعَلَۃٌ کے وزن پر آتے ہیں، جیسے مَسَاجِدُ (واحد مَسْجِدٌ)، مَکَاتِبُ (واحد مَکْتَبَۃٌ)، مَکَانِسُ (واحد مِکْنَسَۃٌ)۔

(۲۲) مَفَاعِیْلُ: یہ وزن ان لفظوں کے لئے ہے جو مِفْعَالٌ، مِفْعِیْلٌ اور مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتے ہیں۔ مَفَاتِیْحُ (واحد مِفْتَاحٌ) مَسَاکِیْنُ (واحد مِسْکِیْنٌ) مَقَادِیْرُ (واحد مَقْدُوْرٌ) مَکَاتِیْبُ (واحد مَکْتُوْبٌ)۔

اسمِ جنس: بعض اسم واحد مذکر استعمال ہوتے ہیں اور ان سے پوری جنس مراد ہوتی ہے جیسے حَجَرٌ (پتھر)، شَجَرٌ (درخت)۔ ایسے اسم کو اسم جنس کہتے ہیں۔

اسمِ جمع: اسم جمع وہ اسم ہے جس کے اندر جمع کے معنی پائے جائیں اور اسی مادہ سے اس کا کوئی مفرد نہ ہو، جیسے قَوْمٌ (قوم) خَیْلٌ (گھوڑوں کا گروہ، سواروں کی جماعت) جَیْشٌ (لشکر)۔

شبہ جمع: شبہ جمع وہ اسم ہے جس کے اندر جمع کے معنی پائے جائیں نیز اس اسم میں اور اس کے صیغہ واحد میں:

Marfat.com

(الف) تا کا فرق ہو جیسے تَمْرَۃٌ (واحد) تَمْرٌ (شبہ جمع) اس کا استعمال غیر ذوی العقول کے لئے ہے۔

(ب) یا کا فرق ہو جیسے رُوْمِیٌّ (رومیوں میں کا ایک) سے رُوْمٌ (شبہ جمع) اس کا استعمال ذوی العقول کے لئے ہوتا ہے۔

تائے وحدت: اگر ایک جنس کا ایک فرد مراد ہو تو اسم جنس کے آخر میں ۃ لگا دیتے ہیں، اس تا کو تائے وحدت کہتے ہیں جیسے شَجَرٌ سے شَجَرَۃٌ۔ حَجَرٌ سے حَجَرَۃٌ۔

مشق ۳

اَمَۃٌ (لونڈی) — اُمَّۃٌ (جماعت جس کی طرف پیغمبر آیا ہو۔ گروہ) — جَارٌ (پڑوسی) جمع جِیْرَانٌ — حَدَّادٌ (لوہار) — حَدِیْدٌ (لوہا) — خَیْرٌ (بہتر) — سَفِیْرٌ (ایلچی) — سَیْفٌ (تلوار) — صَعْبٌ (سخت، دشوار) — طَوِیْلٌ (دراز) عِنَبٌ (انگور) — عَسَلٌ (شہد) — عَالِیَۃٌ (عالی۔ بلند مرتبہ) — قُلَّۃٌ (پہاڑ کی چوٹی) قَاطِعٌ (کاٹنے والا) — مُدَوَّرٌ (گول) — مِلَّۃٌ (شریعت، گروہ) — نَاضِرَۃٌ (تروتازہ) — نَاظِرَۃٌ (دیکھنے والا) — نَافِعٌ (فائدہ مند) —

(اردو میں ترجمہ کرو)

صُحُفٌ مُّطَهَّرَۃٌ — رِجَالٌ صَالِحُوْنَ — اَلْمَوْعِظَۃُ الْحَسَنَۃُ — فِی الْمَدَارِسِ الْعَالِیَۃِ — هُنَّ اُمَّهَاتٌ — نِسَاءٌ مُّسْلِمَاتٌ — اَوْلَادٌ صِغَارٌ — اَلْعُلُوْمُ النَّافِعَۃُ — اَقْلَامٌ طَوِیْلَۃٌ — اَلسُّفَرَاءُ حَاضِرُوْنَ — مَا هُمْ بِغَائِبِیْنَ — عِبَادُ الرَّحْمٰنِ — اَلْمَدَارِسُ الْعَالِیَۃُ — اَلْعُلَمَاءُ الْکِبَارُ — اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ — اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَعِیْمٍ — اَلْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ —

(عربی میں ترجمہ کرو)

اللہ کے بندے — بہت سے نیک استاد — محنتی استانیاں — کھلی نشانیاں — تھکے ہوئے نوکر — بہتی نہریں — بلند مرتبہ مدرسے — باقی رہنے والی نیکیاں — چھوٹے قلم — گنے ہوئے دن۔

Marfat.com

تذکیر و تانیث

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مذکر جیسے اِبْنٌ (بیٹا)۔ اسم مذکر میں کسی علامت کی ضرورت نہیں۔

(۲) مؤنث جیسے اِبْنَۃٌ (بیٹی)۔

مؤنث کی تین علامتیں ہیں (تا، کھڑا الف (یا الف مقصورہ) اور پڑا الف (یا الف ممدودہ)۔

(الف) بعض اسموں کے آخر میں تا لگانے سے مؤنث بن جاتا ہے اس تا کو تائے تانیث کہتے ہیں جیسے مُؤْمِنٌ سے مُؤْمِنَۃٌ، صَالِحٌ (نیک مرد) سے صَالِحَۃٌ (نیک عورت)، اَخٌ (بھائی) سے اُخْتٌ (بہن)۔

نوٹ: اس قاعدہ کا زیادہ تر استعمال اسم صفت میں ہوتا ہے اسم ذات میں اس کا استعمال بہت کم ہے۔

(ب) بعض اسموں کے آخر میں مؤنث کی علامت کے طور پر الف مقصورہ (ی) ہوتا ہے جیسے حُسْنیٰ (بہت خوبصورت

(ج) بعض اسموں کے آخر میں مؤنث کی علامت کے طور پر الف ممدودہ ہوتا ہے جیسے زَھْرَاءُ (آب وتاب والی)

جس اسم کے آخر میں ان تینوں علامتوں میں سے کوئی ایک علامت ہو وہ مؤنث ہے لیکن وہ اسماء جو مردوں کے نام ہوں مذکر ہی رہتے ہیں خواہ ان کے آخر میں ان علامات میں سے کوئی علامت پائی جائے جیسے طَلْحَۃُ۔ عَلَّامَۃٌ (بہت بڑا عالم) خَلِیْفَۃٌ (مسلمانوں کا سربراہ)۔

مؤنث لفظی یا قیاسی: مذکورہ بالا نمبر الف، ب اور ج کے تحت بیان کردہ مؤنث لفظی یا قیاسی کہلاتے ہیں۔

مؤنث معنوی یا سماعی: بعض اسماء مؤنث کی علامت کے بغیر ہی مؤنث بولے جاتے ہیں ایسے مؤنث معنوی یا سماعی کہلاتے ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے:۔

(۱) جو اسم کسی مؤنث پر بولا جائے جیسے اُمٌّ (ماں)، عَرُوْسٌ (دلہن)۔

(۲) وہ اسماء جو عورتوں کے نام ہوں جیسے مَرْیَمُ۔ زَیْنَبُ۔

(۳) شہروں، بستیوں اور قبیلوں کے نام جیسے اَلشَّامُ، مِصْرُ، اَلرُّوْمُ، قُرَیْشٌ

(۴) جسم کے تمام اعضا کے نام جو دو دو ہیں جیسے یَدٌ (ہاتھ) رِجْلٌ (پاؤں) اُذُنٌ (کان)،

Marfat.com

عَیْنٌ (آنکھ) مگر بعض اعضاء دو دو ہونے کے باوجود مذکر بولے جاتے ہیں جیسے حَاجِبٌ (ابرو) مِرْفَقٌ (کہنی) خَدٌّ (رخسار)۔

(۵) ہواؤں کے نام بھی مؤنث ہوتے ہیں۔

(۶) تمام حروف تہجی کے نام (اَلِفٌ، بَاءٌ، تَاءٌ، ثَاءٌ، جِیْمٌ وغیرہ) مؤنث ہوتے ہیں۔

بعض اسماء مؤنثہ معنویہ ایسے بھی ہیں جو مذکورہ بالا ضوابط کے تحت نہیں آتے، ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔ اَرْضٌ (زمین)، حَرْبٌ (لڑائی)، خَمْرٌ (شراب)، دَارٌ (گھر)، شَمْسٌ (سورج) جَحِیْمٌ (دوزخ کا نام)، جَھَنَّمُ (دوزخ)، سَقَرُ (دوزخ)، فُلْكٌ (کشتی)، قَوْسٌ (کمان)، کَاْسٌ (شراب کا پیالہ) نَارٌ (آگ)، نَعْلٌ (جوتا)، فَرْشٌ (بچھونا)، ذِرَاعٌ (گز)، ذَھَبٌ (سونا) وغیرہ۔

بعض اسماء مذکر بھی استعمال ہوتے ہیں مؤنث بھی۔ ان میں سے چند یہ ہیں:۔ رُوْحٌ (روح)، سَبِیْلٌ (راستہ)، سَرَاوِیْلٌ (شلوار)، سِکِّیْنٌ (چھری) سُلَّمٌ (سیڑھی)، سَمَاءٌ (آسمان)، سُوْقٌ (بازار)، طَرِیْقٌ (راستہ)، عَقْرَبٌ (بچھو) عَنْکَبُوْتٌ (مکڑی) فِرْدَوْسٌ (جنت) قِدْرٌ (ہنڈیا)، قَمِیْصٌ (کرتا) وغیرہ۔

مشق ۴

اُذُنٌ (کان) ـــ جَھَنَّمُ (دوزخ) ـــ خَمْرٌ (شراب) ـــ ذَاکِرٌ (ذکر کرنے والا) ـ

ذِرَاعٌ (گز) ـــ رِیْحٌ (ہوا) ـــ ظُلَّةٌ (چھتری) جمع ظُلَلٌ ـــ سَبِیْلٌ (راستہ) ـ

سَمَاءٌ (آسمان) ـــ سِنٌّ (دانت) ـــ شَدِیْدٌ (سخت) ـــ عُنُقٌ (گردن) ـــ

صَبِیٌّ (لڑکا) ـــ صَبِیَّةٌ (لڑکی) ـــ عَیْنٌ (آنکھ) ـــ فُلْكٌ (کشتی) ـــ

قَصِیْرٌ (چھوٹا) ـــ قَوْسٌ (کمان) ـــ قَلْبٌ (دل) ـــ کَاْسٌ (پیالہ) ـــ

لِسَانٌ (زبان) ـــ مِلْحٌ (نمک) ـــ نَھْرٌ (ندی) ـــ خَاشِعٌ (ڈرنے والا) ـــ

اَلْقُرْاٰنُ الْحَکِیْمُ ـــ اَلْفُرْقَانُ الْحَمِیْدُ ـــ لِسَانٌ ذَاکِرَةٌ ـــ

بَلْدَةٌ طَیِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ـــ اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ـــ نَارٌ مُّوْقَدَةٌ ـــ

اَلْخَلِیْفَةُ الْعَادِلُ ـــ رِیْحٌ شَدِیْدَةٌ ـــ

Marfat.com

مرکبات

زبان سے جو بات نکلتی ہے وہ کبھی ایک لفظ ہوتا ہے جس کو مفرد کہتے ہیں اور کبھی ایک سے زیادہ لفظوں کا مجموعہ جس کو مرکب کہتے ہیں۔

اقسام مرکب: مرکب ۲ دو قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) **مرکب ناقص:** جب دو یا دو سے زیادہ لفظوں کے ملنے سے بات پوری نہ ہو تو اس مجموعۂ الفاظ کو مرکب ناقص کہتے ہیں جیسے رَجُلٌ حَسَنٌ (ایک اچھا مرد)۔

(۲) **مرکب تام:** مرکب تام وہ مرکب ہے جس میں دو یا زیادہ لفظوں کے ملنے سے بات پوری ہو جائے۔ جیسے اَلرَّجُلُ حَسَنٌ (وہ مرد اچھا ہے)، خُذِ الْكِتَابَ (کتاب لے)۔

اقسام مرکب ناقص: اس کی کئی قسمیں ہیں، (۱) توصیفی (۲) اضافی (۳) عددی، وغیرہ

مرکب توصیفی

جو لفظ کسی اسم کی اچھائی یا برائی بیان کرے اس کو صفت کہتے ہیں اور جس اسم کی اچھائی یا برائی بیان کی جائے اس کو موصوف کہتے ہیں جیسے قَمِيْصٌ جَدِيْدٌ میں قمیص موصوف ہے کیونکہ اس کے نیا ہونے کی حالت کو بتایا گیا ہے اور جَدِيْدٌ صفت ہے اس لئے کہ اس سے موصوف کے نیا ہونے کی کیفیت معلوم ہوتی ہے۔ رَجُلٌ عَاقِلٌ (عقلمند آدمی) میں رَجُلٌ موصوف اور عَاقِلٌ صفت ہے۔ قَصْرٌ عَظِيْمٌ (بڑا محل) میں قصر موصوف اور عَظِيْمٌ صفت ہے۔ مَلِكٌ صَالِحٌ (نیک بادشاہ) میں مَلِكٌ موصوف اور صَالِحٌ صفت ہے۔

(۱) مرکب توصیفی میں موصوف پہلے آتا ہے اور صفت بعد میں، جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔

(۲) مرکب توصیفی میں صفت اور موصوف دونوں ہمیشہ اسم ہوں گے۔ نیز صفت اور موصوف دونوں کی حالت ہمیشہ یکساں رہے گی یعنی صفت ہر حال میں موصوف کے تابع رہے گی۔

(الف) اگر موصوف مذکر ہے تو صفت بھی مذکر ہوگی اور اگر موصوف مؤنث ہے تو صفت بھی مونث رہے گی، جیسے رَجُلٌ قَبِيْحٌ (برا آدمی)، اُمَّةٌ وَّاحِدَةٌ (ایک گروہ)۔

(ب) اگر موصوف واحد ہے تو صفت بھی واحد ہوگی جیسے ذَنْبٌ عَظِيْمٌ (بڑا گناہ)، لِسَانٌ ذَاكِرَةٌ (ذکر کرنے والی زبان)۔ نوٹ: لفظ لِسَانٌ مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

Marfat.com

اگر موصوف تثنیہ ہے تو صفت بھی تثنیہ ہوگی جیسے مَلِکَانِ صَالِحَانِ (دو نیک بادشاہ)۔

اگر موصوف جمع ہے تو صفت بھی جمع ہوگی جیسے رِجَالٌ عَاقِلُوْنَ (عقلمند لوگ)۔

ج) اگر موصوف نکرہ ہے تو صفت بھی نکرہ ہوگی جیسے تَمْرٌ حُلْوٌ (میٹھی کھجور)۔

اگر موصوف معرفہ ہے تو صفت بھی معرفہ ہوگی جیسے اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ (حرمت والا مہینہ)۔

د) صفت کی اعرابی حالت موصوف کے مطابق ہوگی یعنی:۔

(۱) اگر موصوف مرفوع ہے تو صفت بھی مرفوع ہوگی جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ (ایک عالم آدمی)۔

(۲) اگر موصوف منصوب ہے تو صفت بھی منصوب ہوگی جیسے مَكْتُوْبًا طَوِيْلًا (طویل خط)۔

(۳) اگر موصوف مجرور ہے تو صفت بھی مجرور ہوگی جیسے جَنَّةٍ عَالِيَةٍ (بلند باغ)۔

(س) اگر موصوف جمع مکسر ہے تو صفت مؤنث آئے گی جیسے رِجَالٌ كَثِيْرَةٌ (بہت سے مرد)

مشق ۵

بُسْتَانٌ (باغ) — بَحْرٌ (سمندر) — غَمَامٌ (بادل) — غُصْنٌ (شاخ) —

ثَابِتٌ (مضبوط) — كَبِيْرٌ (بڑا) — عَمِيْقٌ (گہرا) — اَصْلٌ (جڑ) جمع اُصُوْلٌ —

مَلِكٌ (بادشاہ) — مَحَلٌّ (جگہ) — بَعُوْضَةٌ (مچھر) — قَصْرٌ (محل) —

نَظِيْفٌ (ستھرا) — ظُفْرٌ (ناخن) — وَسِيْعٌ (کشادہ) — تُفَّاحٌ (سیب) —

ثَمَنٌ (قیمت) — رُمَّانٌ (انار) — شَعْرٌ (بال) — كِبْرِيْتٌ (دیا سلائی، گندھک)

شَارِعٌ (شاہراہ) — مَسْجِدٌ (مسجد) — وَرْدٌ (گلاب کا پھول) — فَرْعٌ (شاخ) —

مِرْوَحَةٌ (پنکھا) جمع مَرَاوِحُ — عَرِيْضٌ (چوڑا) — حُلْوٌ (میٹھا) — جَيِّدٌ (عمدہ) —

مِلْحٌ (نمکین) — حِصْنٌ (قلعہ) جمع حُصُوْنٌ — صَغِيْرٌ (چھوٹا) — عَظِيْمٌ (بڑا) شاندار

جُبْنٌ (پنیر) — مُرٌّ (کڑوا) — حَلْقٌ (مونڈنا) — بِطِّيْخٌ (تربوز) — عَاقِلٌ (عقلمند)

رَجِيْمٌ (راندہ ہوا، لعنت زدہ) — حَلَّاقٌ (حجام) — عُلْبَةٌ (ڈبیہ) — فَوْزٌ (کامیابی) —

بَازِغَةٌ (روشن) — حَقِيْرٌ (چھوٹا، معمولی) — اَلِيْمٌ (دردناک) — لَعِيْنٌ (ملعون، مردود)

دِيْكٌ (مرغ) — صَائِحٌ (چیخنے والا) — حَصِيْرٌ (چٹائی) — سَفِيْنَةٌ (جہاز) جمع سُفُنٌ

قِطَارٌ (ریل) — قَاطِرَةٌ (انجن) — مَحَطَّةٌ (اسٹیشن) — بَلَاءٌ (آزمائش) —

Marfat.com

(اردو میں ترجمہ کرو)

اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ـــ قَمِیصٌ جَدِیدٌ ـــ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ـــ مَلِكٌ كَرِيْمٌ ـــ
رِدَاءٌ قَصِيْرٌ ـــ عِلْمٌ نَافِعٌ ـــ رَبٌّ غَفُوْرٌ ـــ شَیْءٌ حَقِيْرٌ ـــ رَجُلٌ صَالِحٌ
اَللّٰهُ الْعَظِيْمُ ـــ ثَمَرٌ حُلْوٌ ـــ ذَنْبٌ عَظِيْمٌ ـــ اَلرَّسُوْلُ الْكَرِيْمُ ـــ
اَلْبَيْتُ الصَّغِيْرُ ـــ بُسْتَانٌ نَظِيْفٌ ـــ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ ـــ بَلَاءٌ عَظِيْمٌ ـــ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ـــ بَعُوْضَةٌ صَغِيْرَةٌ ـــ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ ـــ اُمَّةٌ وَّاحِدَةٌ ـــ
شَمْسٌ بَازِغَةٌ ـــ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ ـــ اَلْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ـــ جَنَّةٌ عَالِيَةٌ ـــ
عَبْدٌ مُّؤْمِنٌ ـــ اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ ـــ مَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ ـــ
قَبَاءٌ جَدِيْدٌ ـــ طَلَبٌ صَادِقٌ ـــ خَبَرٌ مَشْهُوْرٌ ـــ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ـــ رِزْقًا حَسَنًا ـــ اِمْرَءَةٌ صَالِحَةٌ ـــ اَمْرٌ عَظِيْمٌ ـــ
ثَوْبٌ قَصِيْرٌ ـــ صَدِيْقٌ مُخْلِصٌ ـــ كِتَابٌ صَحِيْحٌ ـــ رَجُلٌ فَاضِلٌ ـــ

(عربی میں ترجمہ کرو)

خوبصورت عورت ـــ آسان سبق ـــ میٹھا دودھ ـــ بڑی مسجد اور ایک
چھوٹا باغ ـــ ایک خوبصورت پھول ـــ بدصورت لڑکی ـــ مسلمان مرد ـــ
امانت دار فرشتہ ـــ مفید علم ـــ بری بات ـــ حقیر مال ـــ نیک عورت
ـــ عالم لڑکی ـــ چھوٹی قمیص ـــ چوڑا راستہ ـــ شاندار محل ـ کشادہ گھر ـ
ایک خوبصورت گھوڑا ـــ انصاف کرنے والا بادشاہ ـــ عمدہ روٹی یا اچھا دودھ ـ

Marfat.com

مرکب اضافی

جس مرکب کے دونوں جزو اسم ہوں اور پہلا جزو دوسرے جزو کی طرف منسوب ہو اُسے مرکب اضافی کہتے ہیں جیسے قَوْمُ نُوْحٍ (نوحؑ کی قوم) کِتَابُ اللّٰهِ (اللہ کی کتاب) خَاتَمُ فِضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی)

(۱) عربی میں مضاف پہلے آتا ہے اور مضاف الیہ بعد میں۔ جیسے کِتَابُ اللّٰهِ میں کتاب مضاف اور اللہ مضاف الیہ، خَاتَمُ فِضَّةٍ میں خَاتَمُ مضاف اور فِضَّةٍ مضاف الیہ۔

(۲) مضاف پر عموماً رفع (پیش) ہوتا ہے جیسے لَحْمُ الْبَقَرِ (گائے کا گوشت) میں لَحْمُ پر پیش

(۳) مضاف پر لام تعریف اور تنوین نہیں آتے جیسے اوپر کی مثال میں لَحْمُ کے اوپر نہ لام تعریف ہے اور نہ لَحْمُ کے میم پر تنوین۔

(۴) مضاف الیہ پر لام تعریف بھی آسکتا ہے اور تنوین بھی۔ جیسے رَسُوْلُ اللّٰهِ (اللہ کا رسول) یَوْمُ الْجُمُعَةِ (جمعہ کا دن) اور غُلَامُ حَامِدٍ (حامد کا غلام)۔

(۵) مضاف الیہ ہمیشہ مجرور (زیر والا) ہوتا ہے جیسے مَلَكُ الْمَوْتِ (موت کا فرشتہ)۔

(۶) اگر مضاف الیہ جمع سالم ہو تو اس کا واوٗ یائے ساکنہ سے بدل جاتا ہے جیسے عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِیْنَ (مجرموں کی عاقبت)۔

(۷) کبھی کبھی ایک ترکیب میں کئی مضاف الیہ ہوتے ہیں جیسے بَابُ بَيْتِ الْاَمِيْرِ (امیر کے گھر کا دروازہ) ایسی صورت میں درمیان والے مضاف الیہ اپنے سے بعد والے مضاف الیہ کا مضاف ہوتے ہیں اس لئے ان پر لام تعریف اور تنوین نہیں آتے۔

(۸) اسم نکرہ جب اسم معرفہ کی طرف مضاف ہوتا ہے تو وہ بھی معرفہ بن جاتا ہے جیسے غُلَامُ زَيْدٍ میں اضافت کی وجہ سے لفظ غلام بھی معرفہ بن گیا۔

(۹) مضاف کی صفت مضاف الیہ کے بعد آتی ہے اس لئے وہ موصوف کے مطابق ہوگی جیسے غُلَامُ الْمَرْاَةِ الصَّالِحُ (عورت کا نیک غلام) میں اَلصَّالِحُ غلام کی صفت ہے اس لئے مرفوع (پیش والی) بھی ہے واحد مذکر اور معرفہ بھی۔

(۱۰) تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے صیغے مضاف ہوں تو ان کے آخر کا نون اعرابی گر جاتا ہے جیسے هُمَا بَيْتَا رَجُلٍ (وہ دونوں ایک شخص کے گھر ہیں) یہ اصل میں هُمَا بَيْتَانِ رَجُلٍ تھا اضافت کی وجہ سے

Marfat.com

نون اعرابی حذف ہو گیا۔ اسی طرح هُمْ مُعَلِّمُوْ الْوَلَدِ (وہ لڑکے کے معلمین ہیں) ہیں هُمْ مُعَلِّمُوْنَ الْوَلَدِ تھا۔

(۱۱) اگر اَبٌ (باپ)، اَخٌ (بھائی) اور فَمٌ (منہ) ضمیر واحد متکلم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں (رفعی، نصبی اور جری) میں اَبِیْ (میرا باپ)، اَخِیْ (میرا بھائی) فَمِیْ (میرا منہ) پڑھیں گے۔

(۱۲) اگر اَبٌ، اَخٌ اور فَمٌ ضمیر واحد متکلم کے سوا کسی اور لفظ کی طرف مضاف ہوں تو ان کی تینوں حالتیں (رفعی، نصبی اور جری) درج ذیل ہوں گی۔

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
اَبُوْ	اَبَا	اَبِیْ
اَخُوْ	اَخَا	اَخِیْ
فُوْ	فَا	فِیْ

لفظ ذُوْ کی بھی حالت اضافت میں یہی تین صورتیں ہوں گی لیکن لفظ ذو اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوتا ہے ضمیر کی طرف نہیں۔

نوٹ: اَبٌ کا تثنیہ اَبَوَانِ یا اَبَوَیْنِ اور جمع اٰبَاءٌ ہے۔
اَخٌ کا تثنیہ اَخَوَانِ یا اَخَوَیْنِ اور جمع اِخْوَانٌ ہے۔
فَمٌ کا تثنیہ فَمَانِ یا فَمَیْنِ اور جمع اَفْوَاہٌ ہے۔
ذُوْ کا تثنیہ ذَوَانِ یا ذَوَیْنِ اور جمع ذَوُوْنَ اور ذَوِیْنَ ہے۔
ذَاتٌ کا تثنیہ ذَوَاتَانِ، ذَوَاتَیْنِ اور جمع ذَوَاتٌ اور ذَوَاتٍ ہے۔

(۱۳) اگر مرکب اضافی پر حرفِ ندا لگایا جائے تو مضاف کو مفتوح یعنی زبر کے ساتھ پڑھتے ہیں جیسے یَا سَیِّدَ النَّاسِ (اے لوگوں کے سردار)۔

مشق ۶

مَوْتٌ (موت، مرنا) ـــ لَحْمٌ (گوشت) ـــ اَسَدٌ (شیر) ـــ سَرِیْرٌ (چارپائی) ـــ
خَشَبٌ (لکڑی) ـــ اِبْرِیْقٌ (لوٹا) ـــ صَوْتٌ (آواز) ـــ بَرْقٌ (بجلی) ـــ
رِحْلَۃٌ (سفر، کوچ) ـــ رَعْدٌ (گرج) ـــ جَوْرَبٌ (جراب، موزہ) ـــ قِدْرٌ (دیگچی) ـــ

Marfat.com

ذِیْبٌ (مشک) — حِکْمَۃٌ (دانائی) — طِیْبٌ (خوشبو) — حَمْدٌ (تعریف) —
قِرْطَاسٌ (کاغذ) — قَلَنْسُوَۃٌ (ٹوپی) — قَدِیْرٌ (بہت قدرت والا) — نِسْیَانٌ (بھولنا) —
سَقْفٌ (چھت) — تُرَابٌ (مٹی) — عَرْشٌ (تخت) — جِدَارٌ (دیوار) —
طِیْنٌ (مٹی) — شُبَّاکٌ (کھڑکی) — نُحَاسٌ (تانبا) — اِنْفَاقٌ (خرچ کرنا) —
زُجَاجٌ (شیشہ) — دَارٌ (مکان) — کُرَّاسَۃٌ (کاپی) — بَابٌ (دروازہ) —
حُجْرَۃٌ (کمرہ) — رَفٌّ (الماری) — قِنِّیْنَۃٌ (بوتل) — لِقَاءٌ (ملنا، ملاقات) —
طُغْیَانٌ (سرکشی) — ضَوْءٌ (روشنی) — سِرَاجٌ (چراغ) — اِصْبَعٌ (انگلی جمع اَصَابِعُ)
شِتَاءٌ (جاڑا، سردی) — صَیْفٌ (گرمی) —

(اردو میں ترجمہ کرو)

عَبْدُ اللّٰہِ — لَحْمُ الْبَقَرِ — مَاءُ الْبَحْرِ — خَاتَمُ الْفِضَّۃِ — فَرَسُ مَحْمُوْدٍ —
لَبَنُ الشَّاۃِ — اُذُنُ الْفَرَسِ — مَلَکُ الْمَوْتِ — رَسُوْلُ اللّٰہِ —
اِسْمُ الْوَلَدِ — اٰفَۃُ الْعِلْمِ النِّسْیَانُ — رَاْسُ الْحِکْمَۃِ مَخَافَۃُ اللّٰہِ —
ظِلُّ اللّٰہِ — طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ —
بِسْمِ اللّٰہِ — رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ — کِتَابُ اللّٰہِ — یَوْمُ الدِّیْنِ —
ضَوْءُ السِّرَاجِ — صَوْتُ الرَّعْدِ — اَصَابِعُ الرَّجُلِ — رَحْمَۃُ اللّٰہِ —
یَوْمُ الْجُمُعَۃِ — رِحْلَۃَ الشِّتَاءِ وَالصَّیْفِ — خَشَبُ الْبَابِ ثَمِیْنٌ —
اٰیَاتُ الرَّحْمٰنِ — قَوْمُ نُوْحٍ — اِبْنُ الرَّجُلِ عَاقِلٌ — اِقَامَۃُ الصَّلٰوۃِ —
حَیٰوۃُ الدُّنْیَا — نَارُ جَھَنَّمَ — عَاقِبَۃُ الْمُجْرِمِیْنَ — اِطَاعَۃُ الْوَالِدَیْنِ —
لَیْسَ الْکَلْبُ کَالْاَسَدِ۔

(عربی میں ترجمہ کرو)

امیر کا لڑکا — چاند کی روشنی — ہاتھی کا کان — بکری کا دودھ — گائے کا گوشت — حامد کا سال —
اللہ کی کتاب — علم کی طلب — رسول کی امت — بکری کی اون — دروازہ کا پٹ — گھر کی چھت
مکان کی دیوار — برف کا پانی — فیصلہ کا دن — سونے کی انگوٹھی — خالد کی کتاب۔

Marfat.com

اسماءِ اشارہ

دیگر زبانوں کی طرح عربی میں بھی اشارہ کے لئے کچھ الفاظ مقرر ہیں جن کو اسماءِ اشارہ کہتے ہیں جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔ اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ سے مل کر پورا جملہ نہیں بنتا بلکہ جملہ کا ایک جزو (مبتدا یا فاعل یا مفعول) ہوتا ہے۔

اسم اشارہ دو قسم کے ہیں۔

(۱) **اسماءِ اشارہ قریب**: یہ وہ اسماءِ اشارہ ہیں جن سے نزدیک کی چیزوں کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

مذکر: ھٰذَا (یہ، اس) ھٰذَانِ (یہ دو - حالتِ رفعی میں) ھٰؤُلَاءِ (یہ سب)

ھٰذَیْنِ (یہ دو۔ حالت نصبی و جری ہیں)۔

مؤنث: ھٰذِہٖ (یہ، اسی) ھَاتَانِ (یہ دو۔ حالت رفعی) ھٰؤُلَاءِ (یہ سب)

ھَاتَیْنِ (یہ دو۔ حالت نصبی و جری)

اسماءِ اشارہ بعید: یہ وہ اسماءِ اشارہ ہیں جن سے دور کی چیزوں کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

مذکر: ذَاکَ (وہ، اس) ذَانِکَ (وہ دو۔ حالت رفعی) اُولٰئِکَ (وہ سب)

ذٰلِکَ (وہ، اس) ذَیْنِکَ (وہ دو۔ حالت نصبی و جری)

مؤنث: تَاکَ یا تِیْکَ (وہ، اس) تَانِکَ (وہ دو، حالت رفعی) اُولٰئِکَ (وہ سب)۔

یا تِلْکَ تَیْنِکَ (وہ دو۔ حالت نصبی و جری)۔

نوٹ: (۱) کَذٰلِکَ (اسی طرح) اور ھٰکَذَا (ایسا ہی) بھی اسماءِ اشارہ ہیں اور کثرت سے استعمال ہوتے ہیں۔

(۲) اسم اشارہ بعید۔ ذٰلِکَ کا کاف (کَ) مخاطب کے لحاظ سے بدلتا رہتا ہے تاہم اس سے معنی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ جیسے ذٰلِکَ، ذٰلِکُمَا، ذٰلِکُمْ، ذٰلِکِ، ذٰلِکُنَّ، ان سب کے معنی ایک ہی ہیں جیسے ذٰلِکُمَا رَبُّکُمَا (وہ تم دونوں کا رب ہے) ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ (وہ اللہ تمہارا رب ہے)

(۳) ھُنَا یا ھٰھُنَا (یہاں) اور ھُنَاکَ (وہاں) بھی اسم اشارہ ہیں۔ ان کے استعمال کا کوئی قاعدہ نہیں۔

اسماءِ اشارہ تثنیہ کے سوا سب مبنی ہیں۔

اگر مشارٌ الیہ معرف باللام ہو تو اسم اشارہ پہلے لانا چاہیئے جیسے ھٰذَا الْکِتَابُ (یہ کتاب)۔

Marfat.com

اگر اسم اشارہ کسی اسم کی طرف مضاف ہو تو اسم اشارہ کو مضاف الیہ کے بعد لانا چاہئے
جیسے کِتَابُکُمْ هٰذَا (تمہاری یہ کتاب) ـــــ تمام اسمائے اشارہ معرفہ ہوتے ہیں۔

مشق ۷

تِيْنٌ (انجیر) ـــــ عَمٌّ (چچا) ـــــ عَمَّةٌ (پھوپھی) ـــــ خَالَةٌ (خالہ) ـــــ وَجْهٌ (چہرہ)
مَنْظَرٌ (نظارہ) ـــــ بَرِيَّةٌ (مخلوق) ـــــ نَاقَةٌ (اونٹنی) ـــــ يَمِيْنٌ (داہنا) ـــــ
كَفَرَةٌ (کافر) ـــــ فَجَرَةٌ (فاجر بدکار) ـــــ اَنْعَامٌ چوپائے ـــــ شِرْذِمَةٌ (جماعت) ـــــ
صَحِيْفَةٌ (کتاب) ـــــ طِفْلٌ (بچہ) ـــــ حُدُوْدٌ (حدیں)

(اردو میں ترجمہ کرو)

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ـــــ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ ـــــ هٰذِهِ الْقَرْيَةُ ـــــ
ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ـــــ مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ ـــــ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ـــــ
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ـــــ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ ـــــ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ـــــ
تِلْكَ اٰيَاتُ اللّٰهِ ـــــ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى ـــــ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ ـــــ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً ـــــ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ـــــ ذٰلِكَ الطِّفْلُ
شَرِيْرٌ ـــــ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ الْاِسْلَامِ ـــــ تَانِكَ الْمَرْاَتَانِ مُقِيْمَتَانِ ـــــ
سُؤَالُ هٰذَيْنِ الطِّفْلَيْنِ مُشْكِلٌ وَجَوَابُ ذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ صَحِيْحٌ ـــــ
اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ـــــ خَطُّ هَاتَيْنِ الْاُخْتَيْنِ جَمِيْلٌ۔

(عربی میں ترجمہ کرو)

یہ دونوں بھائی ہیں ـــــ وہ لڑکے اپنے باپ کے سامنے کھڑے ہیں ـ میرا دوست دولتمند ہے ـــــ
وہ لڑکی نیک ہے ـــــ وہ عورت میری خالہ ہے ـــــ وہ سب اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں ـــــ
یہ تمہارا تخت ہے ـــــ وہ سب لوگ جانوروں کی طرح ہیں ـ یہ سیدھا راستہ ہے ـــــ
وہ اللہ کی حدیں ہیں ـ یہ اللہ کی اونٹنی ہے ـ یہ بڑی جماعت ہے ـ وہ برے
لوگ ہیں ـ انہی لوگوں کے لئے مغفرت ہے ـ وہ بڑی آزمائش ہے۔

Marfat.com

اسمائے موصولات

اسم موصول وہ کلمہ ہے جو اکیلا بات کو مکمل نہیں کرتا بلکہ بات کو پورا کرنے کیلئے اس کے ساتھ ایک اور جملہ لگانا پڑتا ہے جسے صلہ کہتے ہیں ـــــ صلہ میں ایک ایسی ضمیر کا ہونا بھی ضروری ہے جو اسم موصول کی طرف راجع ہو۔ اگر یہ ضمیر صلہ میں مفعول واقع ہو تو کبھی کبھی حذف ہو جاتی ہے جیسے أُسْتُرْ مَا سَتَرَ اللهُ ۔ یہ اصل میں أُسْتُرْ مَا سَتَرَهُ اللهُ ہے۔ یہاں ضمیرہ سَتَرَ کا مفعول اور اللہ کا فاعل ہے اس لئے حذف ہو گئی ـــــ تمام اسمائے موصولات معرفہ ہیں ۔

اسمائے موصولات یہ ہیں۔

	مذکر		مؤنث	
واحد	اَلَّذِیْ	(جو، جس)	اَلَّتِیْ	(جو، جس)
تثنیہ	اَلَّذَانِ (جو، جس) اَلَّذَیْنِ		اَللَّتَانِ (جو، جس) اَللَّتَیْنِ	
جمع	اَلَّذِیْنَ	(جو، جس)	اَللَّاتِیْ	(جو، جس)۔

مَنْ (جو) جانداروں اور عقل والوں کے لئے۔
مَا (جو کچھ) بے جان اور بے عقل والوں کے لئے۔

مثالیں: اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ اللَّیْلَ ۔ — اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی۔
أُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا أَنْفُسَهُمْ۔ — وہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنا نقصان کیا۔
أُذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ أَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ۔ — میری نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر انعام کی۔
مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ۔ — جس نے برا عمل کیا اس کو اس کا بدلہ دیا جائے گا۔
لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔ — اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے
وَالَّذَانِ یَاْتِیٰنِهَا مِنْكُمْ ۔ — اور تم میں سے جو دو مرد بے حیائی کا کام کریں۔
وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ۔ — اور تمہاری عورتوں میں سے جو عورتیں بیحیائی کا کام کریں۔

مشق ۸

حَبْطٌ (ضائع ہونا) ـــــ خُسْرٌ (نقصان پہنچانا) ـــــ سَتْرٌ (چھپانا) ـــــ
سُكُوْنٌ (آرام پانا) ـــــ اِحْتَقَرَ (حقیر جاننا) ـــــ أَتْقَنَ (کسی کام کو عمدگی سے کرنا) ـــــ
قَطْفٌ (پھول توڑنا) ـــــ كَیْلٌ (ناپنا) ـــــ أَنْفَاقٌ (خرچ کرنا) ـــــ نَفَدٌ (ختم ہونا) ـــــ

Marfat.com

ذِکْرٌ (مذکر) ـــ رُقْعَةٌ (خط چٹھی) ـــ مَجْدٌ (بزرگی) ـــ عَامِلٌ (عمل کرنے والا) ـــ
حَمْلٌ (اٹھانا) ـــ مَعْرَکَةٌ (جنگ) ـــ مَعْرُوْفٌ (جانا پہچانا مشہور) ـــ
حَصْدٌ (کاٹنا) ـــ اِسْتِوَاءٌ (برابر ہونا)۔

(اردو میں ترجمہ کرو)

خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ ـــ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ
ـــ اَلطِّفْلَانِ الَّذَانِ فِی الْمَکْتَبِ صَالِحَانِ ـــ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمُ الْجَنَّۃُ ـــ
وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَھُمُ النَّارُ ـــ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللہَ ـــ
لَا یُرْحَمُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ ـــ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ـــ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ
مَا لَمْ یَعْلَمْ ـــ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ ـــ
وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا بَعْضُھُمْ اَوْلِیَاءُ بَعْضٍ ـــ مَنْ زَرَعَ الشَّرَّ حَصَدَ
النَّدَامَۃَ ـــ اَلنِّسَاءُ الّٰتِیْ فِی الْبُیُوْتِ صَالِحَاتٌ ـــ ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ
یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ـــ مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا اَعْمٰی فَھُوَ
فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی ـــ مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا
ـــ مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللہِ بَاقٍ۔

(عربی میں ترجمہ کرو)

جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہا وہ جنت میں داخل ہو گیا ـــ وہ دو لڑکیاں جو مدرسے جا رہی ہیں وہ میری بہنیں ہیں ـــ کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں ان لوگوں کے برابر ہیں جو علم نہیں رکھتے ـــ جو شخص اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرتا ہے پس وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ نے انعام فرمایا ـــ لوگوں میں بہتر وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے ـــ جو لوگ زمین پر ہیں ان پر ظلم نہ کرو ـــ خدا وہی ہے جس نے ہم کو پیدا کیا ـــ وہ وہی لوگ ہیں جن کے اعمال ضائع ہو گئے ـــ اللہ وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور آسمان کو چھت بنایا ـــ اور آسمان سے پانی برسایا۔

Marfat.com

مصدر یا اسم مصدر

مصدر یا اسم مصدر وہ اسم ہے جس سے افعال واسمائے مشتقہ نکلتے ہیں۔ اور اس کے اردو ترجمے کے آخر میں لفظ "نا" ہوتا ہے۔ جیسے شُکْرٌ (شکر کرنا)، طَلَبٌ (طلب کرنا)، قَبُوْلٌ (قبول کرنا)۔ قَیْلُوْلَۃٌ: قیلولہ کرنا۔ یعنی دوپہر کو سونا۔ وغیرہ۔

اسم جامد: اسم جامد وہ اسم ہے جس سے کوئی کلمہ نہ نکلے اور نہ وہ کسی کلمہ سے نکلا ہو جیسے فَرَسٌ۔ گھوڑا۔

اسم مشتق: اسم مشتق وہ اسم ہے جو مصدر سے اس طرح نکلے کہ اس میں مصدر کے معنی اور مادہ باقی رہے جیسے ضَارِبٌ۔ مارنے والا۔ اس کا مصدر ضَرْبٌ (مارنا) ہے۔

مصدر میمی (الف) ثلاثی مجرد سے مصدر میمی مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَضْرَبٌ (مارنا) مَنْظَرٌ (دیکھنا)

(ب) صحیح للام مثال واوی سے مصدر میمی ہمیشہ مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَوْعِدٌ (وعدہ کرنا) مَوْجِلٌ (ڈرنا)

(ج) غیر ثلاثی مجرد سے مصدر میمی اس کے مفعول کے وزن پر آتا ہے جیسے مُکْرَمٌ (عزت کرنا) مُجْتَنَبٌ (پرہیز کرنا)

مصدر مرۃ یا اسم مرۃ: وہ مصدر ہے جو فعل کے ایک مرتبہ واقع ہونے کو ظاہر کرے مصدر مرۃ یا اسم مرۃ کہلاتا ہے۔ ثلاثی مجرد سے مصدر مرۃ فَعْلَۃٌ کے وزن پر بنایا جاتا ہے جیسے ضَرَبْتُہٗ ضَرْبَۃً (میں نے اسے ایک مرتبہ مارا)۔ جَلَسْتُ جَلْسَۃً (میں ایک مرتبہ بیٹھا)۔

غیر ثلاثی مجرد سے مصدر مرۃ بنانے کے لئے غیر ثلاثی مجرد کے باب کے مصدر کے آخر میں حرف تا کا اضافہ کیا جاتا ہے جیسے اَکْرَمْتُہٗ اِکْرَامَۃً۔ میں نے اس کی ایک مرتبہ عزت کی ۔ اگر ثلاثی مجرد و غیر ثلاثی مجرد کے مصادر کے آخر میں تا پہلے ہی موجود ہو تو مصدر مرۃ بنانے کی صورت میں مزید کسی تا کے اضافے کی ضرورت نہیں بلکہ ایک ایسا لفظ لانا ضروری ہوگا جس سے وحدت ظاہر ہو جیسے ضَرَبْتُہٗ ضَرْبَۃً وَاحِدَۃً (میں نے اسے ایک مرتبہ مارا) اَجَبْتُہٗ اِجَابَۃً فَقَطْ (میں نے اس کو صرف ایک مرتبہ قبول کیا)۔

مصدر نوع یا اسم نوع۔ یہ وہ مصدر ہے جو فعل کی ہیئت و نوعیت کو ظاہر کرتا ہے۔ ثلاثی مجرد سے فِعْلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے وَقَفْتُ وِقْفَۃَ الْاَسَدِ (میں شیر کی طرح کھڑا ہوا)۔

ثلاثی مجرد کے علاوہ دوسرے ابواب سے مصدر مرۃ کے لئے کوئی خاص وزن مقرر نہیں بلکہ مصدر نوع بھی مصدر مرہ ہی کے وزن پر آتا ہے۔ اور حسب موقع ومحل معنی کا تعین کیا جاتا ہے جیسے اِنْطَلَقْتُ اِنْطِلَاقَۃَ الْاَسَدِ (میں شیر کی چال چلا)۔

Marfat.com

اسمار المشتقہ

اسمائے مشتقہ سات ہیں:-

اسمِ فاعل

اسمِ فاعل وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس سے فعل صادر ہوا ہو یعنی کام کے کرنے والے کو اسم فاعل کہتے ہیں۔ اسم فاعل ثلاثی مجرد سے فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے ضَرَبَ سے ضَارِبٌ (مارنے والا) نَصَرَ سے نَاصِرٌ (مدد کرنے والا) سَمِعَ سے سَامِعٌ (سننے والا)، فَتَحَ سے فَاتِحٌ (فتح کرنے والا، کھولنے والا)۔ حَسِبَ سے حَاسِبٌ (حساب کرنے والا، گمان کرنے والا) ——— کَرُمَ سے اسم فاعل فَعِيْلٌ کے وزن پر آتا ہے جو دراصل اسم صفت ہے جیسے کَرِيْمٌ (سخی۔ بزرگ)۔ بَعُدَ سے بَعِيْدٌ (دور)۔

اسم فاعل فَعُوْلٌ کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے بَتُوْلٌ (دنیا سے قطع تعلق کرنے والی)۔

اسم فاعل کی گردان:-

	مذکر	مؤنث
واحد	ضَارِبٌ مارنے والا ایک مرد	ضَارِبَۃٌ مارنے والی ایک عورت۔
تثنیہ	ضَارِبَانِ۔ مارنے والے دو مرد (حالت رفعی) ضَارِبَیْنِ۔ (حالت نصبی وجری)	ضَارِبَتَانِ مارنے والی دو عورتیں۔
جمع	ضَارِبُوْنَ۔ مارنے والے بہت سے مرد (حالت رفعی) ضَارِبِیْنَ۔ (حالت نصبی وجری)	ضَارِبَاتٌ۔ مارنے والی بہت سی عورتیں۔

غیر ثلاثی مجرد سے اسم فاعل مضارع معروف کے وزن پر آتا ہے جبکہ مضارع کی علامت (ی) کو مضموم میم (پیش والی میم) سے بدل دیا جائے اور آخر سے پہلے حرف پر اگر زیر نہ ہو تو اس کو زیر دیدی جائے جیسے یُکْرِمُ سے مُکْرِمٌ، یَتَقَبَّلُ سے مُتَقَبِّلٌ۔

Marfat.com

مشق ۹

ذَوْقٌ (چکھنا) — بَاغٍ (بغاوت کرنے والا) — إِمَامٌ (پیشوا) — كَرَّةٌ (لوٹ جانا، پھر جانا) جمع
سِكِّيْنٌ (چھری) — ذَائِقٌ (چکھنے والا) — ضَيْفٌ (مہمان) — ظُلْمَةٌ (اندھیرا) —
قُفْلٌ (تالا) — كُوْبٌ (گلاس) جمع أَكْوَابٌ — طَرْقٌ (کوٹنا، ٹھوکنا) — دَاءٌ (بیماری)
نَفْسٌ (جان، روح) — عُجْبٌ (اترانا، غرور) — آخِذُوْنَ (لینے والا، پکڑنے والا) —
بَاخِعٌ (ہلاک کرنے والا) — تَائِبٌ (توبہ کرنے والا) — خَاسِرٌ (خسارہ پانے والا) —
شَاكِرٌ (شکر کرنے والا) — دَاخِرٌ (ذلیل ہونے والا) — ضَاحِكٌ (ہنسنے والا) — رَازِقٌ
رزق دینے والا) — عَادٍ (لوٹنے والا) — وَاقٍ (بچانے والا) — هَادٍ (ہدایت کرنے والا) —

(اردو میں ترجمہ کرو)

اَللّٰهُ رَازِقٌ — كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ — اَلرَّسُوْلُ صَادِقٌ — سَعِيْدٌ عَالِمٌ
اَلْوَلَدُ ضَاحِكٌ — اَلْعَبْدُ شَاكِرٌ — اَلسُّلْطَانُ عَادِلٌ — اَللّٰهُ خَالِقُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلُ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرِ — فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ —
اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا — اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا —
اَلرَّجُلُ جَالِسٌ — اَللّٰهُ حَافِظٌ مِّنَ الْبَلَاءِ — وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى
رَبِّهَا نَاظِرَةٌ — لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ — مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ —
لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ — تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ — قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ
دٰخِرُوْنَ — غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ —

(عربی میں ترجمہ کرو)

وہ کل لاہور جانے والا ہے — وہ مدرسے کی طرف جانے والے ہیں — لوہار لوہے کو کوٹتا ہے
اور اس سے چابیاں اور تالے بناتا ہے — بڑھئی لکڑی کو کاٹتا ہے — مرد عالم ہے —
نوکر ہنس رہا ہے — بندہ اللہ کا شکر گذار ہے — عورت چور ہے — رسول سچا ہے —
مرد بیٹھا ہوا ہے — حاکم ظالم ہے — اللہ مصیبت سے بچانے والا ہے — گدھا عجیب
جانور ہے — دولت ڈھلتی چھاؤں ہے —

Marfat.com

اسمِ مفعول

اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہو۔ اسم مفعول ثلاثی مجرد سے مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَنْصُوْرٌ (مدد کیا ہوا)۔ مَقْتُوْلٌ (قتل کیا ہوا)۔ مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا) مَفْتُوْحٌ (کھولا ہوا)۔

باب کَرُمَ لازم ہے اس لئے اس سے اسم مفعول نہیں آتا۔

اسم مفعول کی گردان :-

	مذکر		مؤنث	
واحد	مَنْصُوْرٌ	(مدد کیا ہوا ایک مرد)	مَنْصُوْرَةٌ	مدد کی ہوئی ایک عورت۔
تثنیہ	مَنْصُوْرَانِ	مدد کئے ہوئے دو مرد (حالت رفعی)	مَنْصُوْرَتَانِ	مدد کی ہوئی دو عورتیں۔
	مَنْصُوْرَیْنِ	(حالت نصبی وجری)		
جمع	مَنْصُوْرُوْنَ	مدد کئے ہوئے بہت سے مرد (حالت رفعی)	مَنْصُوْرَاتٌ	مدد کی ہوئی بہت سی عورتیں
	مَنْصُوْرِیْنَ	(حالت نصبی وجری)		

غیر ثلاثی مجرد سے اسم مفعول اسم فاعل کی طرح مضارع معروف کے وزن پر علامت مضارع (ی) کو میم مضموم سے بدل کر اور آخری سے پہلے حرف کو زبر دینے سے بن جاتا ہے جیسے یُکْرِمُ سے مُکْرَمٌ، یَجْتَنِبُ سے مُجْتَنَبٌ۔

اسم مفعول فَعِیْلٌ اور فَعُوْلٌ کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے جَرِیْحٌ (زخمی کیا ہوا) حَمِیْدٌ (حمد یا تعریف کیا ہوا)، قَتِیْلٌ (قتل کیا ہوا)، رَسُوْلٌ (بھیجا ہوا)۔

نوٹ :- غیر ثلاثی مجرد سے اسم مفعول، اسم ظرف اور مصدر میمی ایک ہی صیغے اور ایک ہی وزن پر آتے ہیں موقع ومحل کے لحاظ سے ان میں امتیاز کیا جاتا ہے۔

مشق ۱۰

مَحْرُوْمٌ (محروم کیا ہوا) ــــ حِنْطَةٌ (گیہوں) ــــ شَعِیْرٌ (جو) ــــ سَعْیٌ (کوشش) ــــ مَوْضُوْعٌ (رکھا ہوا) ــــ مَاْکُوْلٌ (کھایا ہوا) ــــ مَبْثُوْثَةٌ (بچھائی ہوئی) ــــ مَرْضِیَّةٌ (پسند کی ہوئی) ــــ مُضَاعَفَةٌ (دوگنی کی ہوئی) ــــ مُمَدَّدٌ (جڑا ہوا) ــــ مَشْکُوْرٌ (شکر کیا ہوا) ــــ

Marfat.com

مَدْحُوْرٌ (راندہ ہوا) ـــ مُحَرَّمَۃٌ (حرام کی ہوئی) ـــ مُحْتَضَرٌ (حاضر کیا ہوا) ـــ
مُمَزَّقٍ (ریزہ ریزہ کیا ہوا) ـــ مُحَرَّرًا (تحریر کیا ہوا، لکھا ہوا) ـــ خِیَامٌ (خیمے) ـــ
مَرْفُوْعَۃٌ (بلند کی ہوئی) ـــ عَمَدٍ (ستون، کھمبے) ـــ رَجْعٌ (لوٹنا) ـــ زَرَابِیُّ (قالین) ـ

(اردو میں ترجمہ کرو)

اَللّٰہُ مَعْبُوْدٌ ـــ اَلْخَمْرُ مَمْنُوْعٌ ـــ اَلرَّجُلُ مَظْلُوْمٌ ـــ اَلْخَبَرُ مَعْلُوْمٌ ـــ
اَلْحَرِیْصُ مَحْرُوْمٌ ـــ اَلْھَدَایَۃُ مَسْنُوْنَۃٌ ـــ کُلُّ فَاعِلٍ مَرْفُوْعٌ ـــ
کُلُّ مَفْعُوْلٍ مَنْصُوْبٌ ـــ اَلْحِنْطَۃُ مَخْلُوْطَۃٌ بِالشَّعِیْرِ ـــ حُوْرٌ
مَقْصُوْرَاتٌ فِی الْخِیَامِ ـــ فِیْھَا سُرُرٌ مَرْفُوْعَۃٌ وَّاَکْوَابٌ مَّوْضُوْعَۃٌ ـــ
اَلْمَدْرَسَۃُ مَفْتُوْحَۃٌ ـــ فِیْ عَمَدٍ مُمَدَّدَۃٍ ـــ کُلُّ شِرْبٍ مُحْتَضَرٌ ـــ
اِذَا مُزِّقْتُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ ـــ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ـ
فَاِنَّھَا مُحَرَّمَۃٌ عَلَیْھِمْ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً ـــ اُخْرُجْ مِنْھَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ـــ
لَاتَاْکُلُوا الرِّبٰوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَۃً ـــ اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً ـ
وَزَرَابِیُّ مَبْثُوْثَۃٌ ـــ فَجَعَلَھُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ ـــ وَکَانَ سَعْیُکُمْ
مَّشْکُوْرًا ـ

(عربی میں ترجمہ کرو)

مدرسے کا دروازہ کھلا ہوا ہے ـــ اس مکان میں داخل ہونا منع ہے ـــ اللہ معبود ہے ـ
گیہوں میں جو ملے ہوئے ہیں ـــ بکری ذبح کی ہوئی ہے ـــ حریص آدمی محروم ہے ـــ
شراب منع ہے ـــ ہدیہ دینا سنت ہے ـــ نوکر پکانے میں مشغول ہے ـ آدمی مظلوم ہے
کتاب مشکوک ہے ـ کھائے ہوئے بھوسے کی مانند ـ

Marfat.com

اسمِ ظرف

اسم ظرف وہ اسم مشتق ہے جو کسی فعل کے وقوع پر دلالت کرے۔ اس کی دو قسمیں ہیں

(۱) **اسم ظرف زمان:** یہ وہ اسم مشتق ہے جو فعل کے واقع ہونے کے زمانے کو بتاتا ہے۔

(۲) **اسم ظرف مکان:** یہ وہ اسم مشتق ہے جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ کو بتاتا ہے۔

عربی زبان میں دونوں کے لئے ایک ہی صیغہ آتا ہے جیسے طَلَعَ سے مَطْلِعٌ (طلوع ہونے کا وقت یا جگہ)۔

ثلاثی مجرد سے اسم ظرف زمان و مکان مَفْعَلٌ کے وزن پر آتے ہیں بشرطیکہ مضارع کا عین کلمہ مضموم یا مفتوح ہو جیسے یَنْصُرُ سے مَنْصَرٌ (مدد کرنے کا وقت یا جگہ) یَسْمَعُ سے مَسْمَعٌ (سننے کا وقت یا جگہ)

اگر مضارع کا عین کلمہ مکسور ہے تو ظرف بھی مَفْعِلٌ یعنی مکسور العین ہوگا جیسے یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ۔

اس قاعدۂ کلیہ سے گیارہ الفاظ مستثنیٰ ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(۱) مَسْجِدٌ۔ (۲) مَشْرِقٌ۔ (۳) مَغْرِبٌ۔ (۴) مَطْلِعٌ۔ (۵) مَجْزِرٌ (ذبح گاہ)۔ (۶) مَرْفِقٌ (کلائی)۔ (۷) مَفْرِقٌ (مانگ)۔ (۸) مَسْکِنٌ (رہنے کی جگہ)۔ (۹) مَنْسِكٌ (عبادتگاہ) (۱۰) مَنْبِتٌ (اُگنے کی جگہ)۔ (۱۱) مَسْقِطٌ (گرنے کی جگہ)۔

نوٹ: ثلاثی مجرد سے فعل مثال کا اسم ظرف ہمیشہ مکسور العین ہوتا ہے جیسے مَوْعِدٌ (وعدہ گاہ) مَیْسِرٌ (قمار خانہ) وغیرہ۔ اس کے برعکس فعل ناقص کا اسم ظرف ہمیشہ مفتوح العین ہوتا ہے جیسے مَرْمًی (تیر پھینکنے کی جگہ) وغیرہ۔

(۲) غیر ثلاثی مجرد سے اسم ظرف بھی مصدر میمی کی طرح اس کے اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے جیسے مُدْخَلٌ (داخل کرنے کا وقت یا جگہ) مُجْتَنَبٌ (پرہیز کرنے کا وقت یا جگہ)۔

اسم ظرف کی گردان۔

	مذکر		مؤنث
واحد	مَكْتَبٌ	(لکھنے کا وقت یا جگہ)	مَكْتَبَةٌ
تثنیہ	مَكْتَبَانِ	(لکھنے کے دو وقت یا دو جگہیں)	مَكْتَبَتَانِ
جمع	مَكَاتِبُ	(لکھنے کے اوقات یا جگہیں)	مَكَاتِبُ

Marfat.com

مشق ۱۱

غَدًا (آنے والی کل) ـــ مَحِلَّۃٌ (قربان گاہ، حلال ہونے کی جگہ) ـــ مَزْرَعَۃٌ (کھیتی) ـــ مَحِيصٌ (پناہ گاہ، بھاگنے کی جگہ) ـــ مَشْرَبٌ (پانی پینے کی جگہ) ـــ مَصْنَعٌ (کارخانہ، فیکٹری) ـــ مَطْلِعٌ (طلوع ہونے کی جگہ) ـــ مَغْرِبٌ (غروب ہونے کی جگہ) ـــ مَعْمَلٌ (کارخانہ، فیکٹری) ـــ مِفْتَاحٌ (چابی، کنجی) ـــ مَقْعَدٌ (بنچ، بیٹھنے کی جگہ) ـــ مَلْجَأٌ (پناہ کی جگہ) ـــ مِنْشَارٌ (آری) ـــ مَنْجَلٌ (درانتی) ـــ مَنْفَعٌ (فائدے کی جگہ) مَأْمَنٌ (امن کی جگہ) ـــ أَمْسِ (گذشتہ کل)۔

(اردو میں ترجمہ کرو)

أَنَا مُسَافِرٌ غَدًا ـــ كُنْتُ غَائِبًا أَمْسِ ـــ عِنْدَ بَيْتِنَا ـــ مَسْجِدٌ كَبِيرٌ ـــ اَلنَّجَّارُ يَقْطَعُ الْخَشَبَ مِنَ الْمِنْشَارِ ـــ لِيَصْنَعَ مِنْهُ الْكَرَاسِيَّ وَ الْمَقَاعِدَ ـــ اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْآخِرَةِ ـــ اَلْحَدَّادُ يَطْرُقُ الْحَدِيْدَ بِالْمِطْرَقَةِ وَيَصْنَعُ مِنْهُ الْمَفَاتِيحَ وَالْأَقْفَالَ وَالْمَنَاجِلَ وَالسَّكَاكِيْنَ ـــ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ أَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ـــ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ـــ سَوَآءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَالَنَا مِنْ مَحِيْصٍ ـــ فَأَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ـــ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ ـــ وَظَنُّوْا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ۔

(عربی میں ترجمہ کرو)

وہ کل لاہور جانے والا تھا ـــ میں کل غائب ہونے والا ہوں ـــ البتہ وہ ضرور مسجد حرام میں داخل ہوں گے ـــ ہمارے لئے راہِ فرار نہیں ہے ـــ کیا لوٹ جانے کی کوئی صورت ہے انھوں نے گمان کیا کہ سوائے اس کے کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔

Marfat.com

اسمِ آلہ

اسم آلہ وہ اسم مشتق ہے جو اس چیز پر دلالت کرے جو کام کرنے کا ذریعہ ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں:۔

(۱) اسم آلہ مشتق: یہ ثلاثی مجرد متعدی سے بنتا ہے اور اس کے تین وزن ہیں۔

(الف) مِفْعَلٌ: جیسے مِبْرَدٌ (ریتی) مِسْطَرٌ (پیمانہ) مِشْعَلٌ (مشعل)

(ب) مِفْعَالٌ: جیسے مِقْرَاضٌ (قینچی) مِفْتَاحٌ (کنجی) مِصْبَاحٌ (

(ج) مِفْعَلَۃٌ: جیسے مِکْنَسَۃٌ (جھاڑو) مِرْوَحَۃٌ (پنکھا)۔

یہ تینوں اوزان غیر قیاسی ہیں۔

فعل ناقص سے اسم آلہ اکثر مِفْعَلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مِشْوَاۃٌ (بھوننے کا آلہ)۔

(۲) اسم آلہ غیر مشتق: اس کے لئے کوئی ضابطہ مقرر نہیں بلکہ یہ مختلف اوزان پر آتا ہے جیسے قَدُوْمٌ (کلہاڑی)۔ سِکِّیْنٌ (چھری)۔ فَأْسٌ (تبر) وغیرہ۔

بعض الفاظ اسماء جامدہ کی مانند ہیں ان کا فعل سے اشتقاق نہیں جیسے مُکْحُلَۃٌ (سرمہ دانی)۔ مُشْطٌ (کنگھی)۔ مُدُقٌّ (موسل) وغیرہ۔

اسم آلہ کی گردان

	مذکر	مؤنث	مذکر
واحد	مِضْرَبٌ	مِضْرَبَۃٌ	مِضْرَابٌ
تثنیہ	مِضْرَبَانِ	مِضْرَبَتَانِ	مِضْرَابَانِ
جمع	مَضَارِبُ	مَضَارِبُ	مَضَارِیْبُ

بوزن مفعال آیا۔

مشق ۱۲

مِسْطَرٌ (سطر بنانے کا آلہ یعنی پیمانہ) — مِصْبَاحٌ (چراغ) — مِقْرَاضٌ (قینچی) —
مِکْیَالٌ (ناپنے کا پیمانہ) — مِیْزَانٌ (وزن کرنے کا آلہ)۔

هَلْ عِنْدَكَ مِفْتَاحُ هٰذَا الْبَيْتِ — اَلْحَدَّادُ يَطْرُقُ الْحَدِيْدَ بِالْمِطْرَقَةِ — اَلنَّجَّارُ يَقْطَعُ الْخَشَبَ مِنَ الْمِنْشَارِ — اَلْقُرْصُ مِقْرَاضُ الْخُبْزِ — مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ

Marfat.com

اسمِ تفضیل

اسمِ تفضیل وہ اسمِ مشتق ہے جو اس ذات کو بتاتا ہے جس میں کوئی صفت دوسروں کی نسبت زیادہ پائی جائے جیسے اَحْسَنُ (زیادہ حسین)۔ اَکْبَرُ (زیادہ بڑا) اس کو افعل التفضیل بھی کہتے ہیں۔

اسمِ تفضیل کا واحد مذکر اَفْعَلُ اور واحد مؤنث فُعْلٰی کے وزن پر آتا ہے اور ان کے آخر میں تنوین نہیں آتی۔ جیسے صَعْبٌ (سخت) سے اَصْعَبُ (زیادہ سخت)۔ قَلِیْلٌ سے اَقَلُّ (بہت کم)۔ صَغِیْرٌ سے اَصْغَرُ (زیادہ چھوٹا)۔ شَدِیْدٌ سے اَشَدُّ (زیادہ سخت)۔ حَاکِمٌ (حکم کرنے والا) سے اَحْکَمُ (بہت حکم کرنے والا) کَبِیْرَۃٌ سے کُبْرٰی (بہت بڑی) صَغِیْرَۃٌ سے صُغْرٰی (بہت چھوٹی)۔ فَضِیْلَۃٌ سے فُضْلٰی (بہت فضیلت والی) وغیرہ۔

وہ مادے جو رنگ، عیب یا حلیہ پر دلالت کرتے ہوں ان کیلئے تفضیل کا صیغہ نہیں آتا بلکہ اسی وزن پر صفت کا صیغہ آتا ہے ـــــ اگر اسم تفضیل ایسے مصدر سے بنانا ہو جس سے اسم تفضیل اَفْعَلُ کے وزن پر نہیں آتا تو اس مصدر کے ساتھ لفظ اَشَدُّ یا اَکْثَرُ لگاتے ہیں جیسے اَسْوَدُ (سیاہ) سے اَشَدُّ سَوَادًا (زیادہ سیاہ)۔ اَحْمَرُ (سرخ) سے اَشَدُّ حُمْرَۃً (زیادہ سرخ)۔

اسم تفضیل کی گردان

	مذکر	مؤنث
واحد	اَکْبَرُ	کُبْرٰی
تثنیہ	اَکْبَرَانِ	کُبْرَیَانِ
جمع	اَکْبَرُوْنَ یا اَکَابِرُ	کُبْرَیَاتٌ یا کُبَرٌ

مشق ۱۳

اَوْهَنُ (بہت کمزور) ـــ اَحَقُّ (زیادہ حقدار) ـــ اَتْقٰی (زیادہ پرہیزگار) ـــ اَسْرَعُ (زیادہ تیز رفتار) ـــ اِثْمٌ (گناہ) ـــ مَیْسِرٌ (جوا) ـــ شُجَاعٌ (بہادر) ـــ حِکْمَۃٌ (دانائی) ـــ نَوْمٌ (نیند) ـــ حَاسِبٌ (حساب لینے والا) ـــ اَخْرَسُ (گونگا) ـــ عَنْکَبُوْتٌ (مکڑی) ـــ کَلْبٌ (کتا) ـــ اَوْسَطُ (درمیان) ـــ اَبْخَلُ (زیادہ کنجوس) ـــ اَطْیَبُ (زیادہ عمدہ) ـــ بَارِحَۃٌ (گذشتہ کل) ـــ ضَالَّۃٌ (کھوئی ہوئی چیز)۔

Marfat.com

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ـــ اَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ ـــ خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا ـــ
اَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـــ اَظْلَمُ النَّاسِ اَبْخَلُ
النَّاسِ ـــ اَلْاِنْسَانُ اَشْرَفُ الْخَلْقِ ـــ اَلْحِيْلَةُ اَنْفَعُ مِنَ الْوَسِيْلَةِ ـــ
كَلْبٌ حَيٌّ خَيْرٌ مِنْ اَسَدٍ مَيِّتٍ ـــ لِسَانٌ اَخْرَسُ خَيْرٌ مِنْ لِسَانٍ كَاذِبٍ ـــ
اَفْضَلُ الزُّهْدِ اِخْفَاءُ الزُّهْدِ ـــ اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ـــ
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ـــ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا ـــ اَفْضَلُ
الْمُؤْمِنِيْنَ اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا (الحدیث) ـــ خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ (الحدیث)
اَلرِّيْحُ الْيَوْمَ اَشَدُّ مِنْهَا الْبَارِحَةَ ـــ اَلْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ
وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا (الحدیث) ـــ خِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي
الْاِسْلَامِ (الحدیث) ـــ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ـــ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ
اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ـــ اَلْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ـــ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ـــ
اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحَاسِبِيْنَ ـــ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ ـــ
هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ـــ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ
الْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ، وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ـ

(عربی میں ترجمہ کرو)

اللہ سب سے بڑا ہے ـــ اللہ کا کلام سب سے بہتر کلام ہے ـــ میانہ روی سب سے بہتر ہے
تو سب سے زیادہ بہادر ہے ـــ زہد کا چھپانا سب سے بڑا زہد ہے ـــ تم سب سے زیادہ ظالم ہو ـ
آم سب پھلوں سے زیادہ عمدہ ہے ـــ تم سب سے زیادہ جلنے والے ہو ـ تم اشرف الخلق ہو ـ
ہوا پانی سے زیادہ لطیف ہے ـــ بہترین کتاب قرآن مجید ہے ـــ یہ لڑکا اس لڑکے سے بڑا ہے
نماز نیند سے بہتر ہے ـــ کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے ـــ بیشک وہ
سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے ـــ اور ہم اس پر گواہ ہیں ـ

Marfat.com

اسمِ مبالغہ

اسمِ مبالغہ وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتائے جس میں کوئی صفت زیادتی کے ساتھ پائی جائے مگر دوسروں سے مقابلے کا لحاظ نہ ہو۔ اس کے مشہور کثیر الاستعمال اوزان حسب ذیل ہیں۔ یہ سب کے سب سماعی ہیں اور صرف مصادر ثلاثی مجرد سے آتے ہیں۔

مبالغہ کے اوزان میں مذکر و مونث کا فرق نہیں ہوتا۔

مبالغہ کے بعض اوزان میں جو "ۃ" ہوتی ہے وہ تانیث کے لئے نہیں بلکہ وہ مبالغہ کی مزید تاکید کیلئے آتی ہے اس کو تائے مبالغہ بھی کہتے ہیں جیسے عَلَّامَۃٌ (بڑا جاننے والا) فَهَّامَۃٌ (بہت ذہین)۔

(۱) فَعَّالٌ: عَلَّامٌ (بہت جاننے والا)۔ سَفَّاكٌ (بہت خونریزی کرنے والا)۔

(۲) فَعَّالَۃٌ: عَلَّامَۃٌ (بہت جاننے والا)۔ فَهَّامَۃٌ (بہت ذہین)۔

(۳) فُعَّالٌ: كُبَّارٌ (بہت بڑا) خُدَّامٌ (بہت خدمت کرنے والا)۔

(۴) فِعِّيْلٌ: صِدِّيْقٌ (بہت سچا) سِكِّيْرٌ (بہت نشے میں رہنے والا)۔

(۵) فَعُّوْلٌ: قَيُّوْمٌ (بہت قائم رہنے والا، یا بہت قائم رکھنے والا) غَيُّوْرٌ (بہت غیرت والا)۔

(۶) فُعُّوْلٌ: قُدُّوْسٌ (بہت پاک) سُبُّوْحٌ (بہت پاک)۔

(۷) فُعَّلٌ: قُلَّبٌ (بہت الٹ پھیر کرنے والا)۔

(۸) فُعَالٌ: عُجَابٌ (بہت عجیب)۔

(۹) فَاعُوْلٌ: فَارُوْقٌ (بہت فرق کرنے والا)۔

(۱۰) فُعَلَۃٌ: هُمَزَۃٌ (بہت عیب نکالنے والا) ضُحَكَۃٌ (بہت ہنسنے والا)۔

(۱۱) فَعِيْلٌ: عَلِيْمٌ (بہت علم والا)۔ رَحِيْمٌ (بہت رحم کرنیوالا) عَظِيْمٌ (بہت بڑا)۔

(۱۲) فَعُوْلٌ: كَذُوْبٌ (بہت جھوٹ بولنے والا)۔ حَمُوْلٌ (بہت بوجھ اٹھانیوالا) وَدُوْدٌ (بہت محبت کرنیوالا)

(۱۳) فَعُوْلَۃٌ: فَرُوْقَۃٌ (بہت ڈرنے والا) حَمُوْلَۃٌ (بہت بوجھ اٹھانے والا)۔

(۱۴) فَعِلٌ: حَذِرٌ (بہت بچنے والا، بہت چوکنا رہنے والا) شَرِہٌ (بہت ہوس کرنے والا)۔

(۱۵) مِفْعَلٌ: مِجْذَمٌ (بہت کاٹنے والا) مِحْرَبٌ (بہت لڑنے والا)۔

(۱۶) مِفْعَالٌ: مِقْدَامٌ (بہت بڑھنے والا) مِفْضَالٌ (بہت فضیلت والا) مِكْسَالٌ (بہت سست)۔

Marfat.com

(۱۷) مِفْعِيْلٌ: مِنْطِيْقٌ (بہت بولنے والا) مِعْطِيْرٌ (بہت عطر لگانے والا) مِسْكِيْنٌ (بہت مسکین)

(۱۸) فَاعِلَةٌ: رَاوِيَةٌ (بہت روایت کرنے والا)۔

(۱۹) فُعَلٌ: غُفَلٌ (بہت غفلت کرنے والا)۔

فَعِيْلٌ کا صیغہ اگر فاعل کے معنی میں ہو تو مونث میں تا لگائی جائے گی جیسے رَجُلٌ نَصِيْرٌ (بہت مدد کرنے والا) اِمْرَأَةٌ نَصِيْرَةٌ (بڑی مدد کرنے والی عورت)۔

فَعِيْلٌ کا صیغہ اگر مفعول کے معنی میں ہو تو مذکر و مؤنث کے صیغوں میں فرق نہیں کیا جائیگا جیسے رَجُلٌ جَرِيْحٌ۔ اِمْرَأَةٌ جَرِيْحٌ۔

فَعُوْلٌ کا صیغہ اگر فاعل کے معنی میں ہو تو مذکر و مؤنث میں فرق نہیں کیا جائے گا جیسے رَجُلٌ بَتُوْلٌ (دنیا سے قطع تعلق کرنے والا مرد) اِمْرَأَةٌ بَتُوْلٌ (دنیا سے قطع تعلق کرنے والی عورت)

فَعُوْلٌ کا صیغہ اگر مفعول کے معنی میں ہو تو مؤنث کیلئے ۃ لگائی جائے گی جیسے جَمَلٌ حَمُوْلٌ (بوجھ لادا ہوا اونٹ)۔ نَاقَةٌ حَمُوْلَةٌ (بوجھ لادی ہوئی اونٹنی)۔

مشق ۱۴

قَيُّوْمٌ (نگران، محافظ) ــــ عَنَتِ (وہ جھک گئے، وہ ذلیل ہوگئے) ــــ قُدُّوْسٌ (بہت پاک، بہت برکت والا) ــــ وَيْلٌ (ہلاکت ہے) ــــ لُمَزَةٌ (بہت غیبت کرنے والا، بہت طعنہ دینے والا) ــــ هُمَزَةٌ (بہت عیب گو، بہت طعنہ دینے والا) ــــ عَلِيْمٌ (خوب علم والا، خوب جاننے والا) ــــ عُجَابٌ (بہت عجیب) ــــ سَحَّارٌ (بڑا جادوگر، ماہر جادوگر) ــــ اَفَّاكٌ (بہت جھوٹا، بہتان تراش) ــــ اَثِيْمٌ (بہت گنہگار) ــــ جَبَّارٌ (بہت زبردست) ــــ شَقِيًّا (بدبخت)۔ مَكْرًا (حیلہ کرنا) ــــ

مَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ــــ اَللّٰهُ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ــــ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ــــ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ــــ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ــــ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ــــ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ــــ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ــــ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ــــ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ــــ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ۔

Marfat.com

صفتِ مشبہ

صفتِ مشبہ وہ اسم مشتق ہے جو کسی فعل لازم سے بنا اور اس ذات پر دلالت کرے جس میں کوئی وصف مستقل طور پر پایا جاتا ہو۔ بالفاظ دیگر صفتِ مشبہ وہ اسم مشتق ہے جس میں مصدری معنی ہمیشہ کے لئے پائے جائیں جیسے حَکِیْمٌ (حکمت والا) رَحِیْمٌ (رحم کرنے والا) جَمِیْلٌ (خوبصورت)۔ حَسَنٌ (حسین)۔ سَهْلٌ (آسان)۔ کَسْلَانٌ (سست) فَرِحٌ (خوش)۔

صفت مشبہ ثلاثی مجرد سے آتا ہے اور اس کے تمام اوزان سماعی ہیں جیسے فَعَلٌ، حَسَنٌ۔ فَعِیْلٌ، کَرِیْمٌ، خَیْرٌ، فَعِلٌ، صَعْبٌ، فَعُوْلٌ، کَسُوْلٌ، رَؤُفٌ۔

اگر فعل کے اندر رنگ یا عیب یا حلیہ وغیرہ کے معنی پائے جائیں تو واحد مذکر کے لئے اَفْعَلُ اور واحد مؤنث کے لئے فَعْلَاءُ کے اوزان استعمال ہوتے ہیں۔ یہ دونوں وزن قیاسی ہیں۔ جیسے اَسْوَدُ (کالا)، سَوْدَاءُ (کالی) اَعْرَجُ (لنگڑا) عَرْجَاءُ (لنگڑی)، اَبْلَجُ (کشادہ پیشانی والا) بَلْجَاءُ (کشادہ پیشانی والی) اَحْمَرُ (مذکر) حَمْرَاءُ

رنگ و عیب وغیرہ کے لئے استعمال ہونے والے افعال کی صفت مشبہ جمع مذکر و مؤنث دونوں کے لئے فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے حُمْرٌ، حَسَنٌ۔

نوٹ: اَفْعَلُ کا وزن اگر صفت مشبہ کے لئے آئے تو اسے اَفْعَلُ الصفۃ کہتے ہیں اور اگر تفضیل کیلئے آئے تو اسے اَفْعَلُ التفضیل کہتے ہیں۔

پیشہ وروں کے لئے عام طور پر فَعَّالٌ کا وزن مخصوص ہے جیسے نَجَّارٌ (بڑھئی) خَبَّازٌ (نانبائی) حَدَّادٌ (لوہار) خَیَّاطٌ (درزی) حَجَّامٌ (حجام) بَزَّازٌ (کپڑا بیچنے والا) وغیرہ۔

کبھی کبھی اسم جامد سے بھی فَعَّالٌ کا وزن بنایا جاتا ہے جیسے بَقْلَۃٌ (ساگ) سے بَقَّالٌ (سبزی فروش)، جَمَلٌ سے جَمَّالٌ (شتربان)

صفت مشبہ کا صیغہ فاعل کو رفع دیتا ہے مگر اکثر اوقات اضافت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جیسے حَسَنٌ وَجْهُهٗ (اچھا ہے اس کا چہرہ)۔ اس جملہ میں حَسَنٌ کا فاعل وَجْهُهٗ ہے اور مرفوع ہے حَسَنُ الْوَجْہِ (چہرے کا اچھا یعنی اچھے چہرے والا) اس میں صفت مشبہ اپنے فاعل کی طرف مضاف ہے۔

Marfat.com

مشق ۱۵

صُمٌّ (بہرا) — عُمْیٌ (اندھا) — لُؤْلُؤٌ (موتی) — عِیْنٌ (بڑی بڑی آنکھوں والی) —
سَعِیْدٌ (نیک بخت) — قَلِیْلٌ (تھوڑا) — غَضْبَانُ (غصے میں بھرا ہوا) — فَرْحَانُ
(خوش) — صَادِقٌ (سچا) — عَادِلٌ (منصف مزاج) — قَاسِیَۃٌ (سخت دل) —
رِدْءٌ (مددگار) — اُمِّیِّیْنَ (ان پڑھ) — غَرْبٌ (مغرب) — عُشْبٌ (تازہ گھاس) —
تِبْنٌ (خشک گھاس) — جَبَانٌ (بزدل) — مُرٌّ (کڑوا) — اَحْوَرُ (سیاہ چشم) —
اَعْوَرُ (ترچھی نظر والا) — اَعْرَجُ (لنگڑا) — اَبْکَمُ (گونگا) — اَطْرَشُ (بہرا) — لَوْنٌ (رنگ)
اَصْفَرُ (پیلا) — اَخْضَرُ (سبز) — اَزْرَقُ (نیلا) — سَیِّدٌ (سردار) ۔

(اردو میں ترجمہ کرو)

ھُوَ رَجُلٌ کَرِیْمٌ — اَلْحَقُّ مُرٌّ — اَلنَّبِیُّ حَبِیْبُ اللّٰہِ — اَنْتَ جَبَانٌ —
ھُوَ اَحْمَرُ اللَّوْنِ — سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ — اَلْاَمْرُ صَعْبٌ —
شَجَرَۃٌ خَضْرَاءُ — اَلذَّھَبُ اَصْفَرُ وَالْفِضَّۃُ بَیْضَاءُ — اَلْعُشْبُ اَخْضَرُ
وَالتِّبْنُ اَصْفَرُ — اَلْبَحْرُ الْاَحْمَرُ فِیْ غَرْبِ الْعَرَبِ — اَلْبِنْتُ سَعِیْدَۃٌ
وَذَالِکَ الْوَلَدُ کَسُوْلٌ — زَیْدٌ حَسَنُ الْوَجْہِ وَقَبِیْحُ الثِّیَابِ — اَلْکُفَّارُ ھُمْ
صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ — حُوْرٌ عِیْنٌ کَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَکْنُوْنِ
— اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا — فَاَرْسِلْہُ مَعِیَ رِدْاً یُّصَدِّقُنِیْ —
فَوَیْلٌ لِّلْقَاسِیَۃِ قُلُوْبُھُمْ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ — ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ
رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ
وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۔

(عربی میں ترجمہ کرو)

دوا کڑوی ہے — آم میٹھا ہے — قوم کے سردار قوم کے خادم ہیں — تم شریف آدمی ہو —
ہم سب بہادر ہیں — گھڑی تیز ہے — اللہ ہمارا رب ہے — محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے نبی ہیں —
کام مشکل ہے — وہ لوگ بہرے گونگے اندھے ہیں — دو سیاہ بلیاں گھر میں ہیں — سرخ پھول ۔

Marfat.com

جملہ اسمیہ

جملہ اس کلام کو کہتے ہیں جو ایک سے زیادہ لفظوں کا مجموعہ ہو اور اس سے بات سمجھ میں آجائے جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ (زید خوبصورت ہے)۔ ہر جملہ کے دو جز ہوتے ہیں۔ پہلے جزو کو جس کی طرف کام کرنے کی نسبت کی جائے مسند الیہ، اور دوسرے جزو کو (وہ کام جس کی نسبت کی جائے) مسند کہتے ہیں۔ جیسے اَلرَّجُلُ صَادِقٌ (وہ مرد سچا ہے) میں اَلرَّجُلُ مسند الیہ ہے اور صَادِقٌ مسند اسی طرح اَلرِّیْحُ شَدِیْدَۃٌ (ہوا تند و تیز ہے) میں اَلرِّیْحُ مسند الیہ اور شَدِیْدَۃٌ مسند ہے۔

اگر کسی جملہ میں مسند الیہ اور مسند دونوں اسم ہوں تو ایسے جملہ کو جملہ اسمیہ کہتے ہیں جیسے اَلْمَاءُ بَارِدٌ (پانی ٹھنڈا ہے)۔ اَللّٰہُ وَاحِدٌ (اللہ ایک ہے)۔

جملہ اسمیہ میں مسند الیہ (پہلے جزو) کو مبتدا اور مسند (دوسرے جزو) کو خبر کہتے ہیں۔ جملہ اسمیہ میں مبتدا اور خبر دونوں پر پیش ہوتا ہے جیسے اَلرَّجُلُ صَالِحٌ (وہ مرد نیک ہے)۔

مبتدا عموماً معرفہ اور خبر نکرہ ہوتی ہے جیسے اَللّٰہُ رَازِقٌ (اللہ رازق ہے) اَلرَّسُوْلُ صَادِقٌ (وہ رسول سچا ہے)۔ اَلسُّلْطَانُ عَادِلٌ (وہ بادشاہ انصاف کرنے والا ہے) اَلْبِنْتُ جَالِسَۃٌ فِی الْبَیْتِ (وہ لڑکی گھر میں بیٹھنے والی ہے)۔

صفت کی طرح خبر بھی تذکیر و تانیث، وحدت و تثنیہ اور جمع میں اپنے مبتدا کے مطابق ہوگی۔

اگر مبتدا غیر عاقل کی جمع ہو تو خبر عام طور پر واحد مؤنث ہوتی ہے جیسے اَلرِّیَاحُ شَدِیْدَۃٌ (ہوائیں تند ہیں)

اگر جملہ میں دو مختلف الجنس مبتدا ہوں یعنی ایک مبتدا مذکر اور دوسرا مؤنث تو خبر میں مذکر کا لحاظ رکھا جائیگا یعنی خبر مذکر ہوگی، اَلرَّجُلُ وَالْمَرْءَۃُ صَالِحَانِ (وہ آدمی اور عورت نیک ہیں)۔

اردو میں ربط کے لئے جو کلمات "ہے" یا "ہیں" استعمال ہوتے ہیں عربی میں ایسا کوئی لفظ نہیں ہے بلکہ عربی عبارت میں یہ معنی خود بخود پیدا ہوتے ہیں جیسے اَلسُّلْطَانُ عَادِلٌ (وہ بادشاہ انصاف والا ہے)۔

اگر کسی جملہ میں حروفِ ناصبہ (اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لَیْتَ، لٰکِنَّ، لَعَلَّ) میں سے کوئی حرف آجائے تو مبتدا پر زبر آتا ہے اور خبر پر پیش ہی رہتا ہے جیسے اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّہٖ لَکَنُوْدٌ (بیشک انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے) یا، اِنَّ الْاَرْضَ مُدَوَّرَۃٌ (بیشک زمین گول ہے)۔

Marfat.com

"ما" یا "لَیْسَ" لگانے سے جملہ اسمیہ میں نفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ نیز خبر کے ساتھ "ب" لگا کر خبر کو زیر دیتے ہیں جیسے مَا زَیْدٌ بِعَالِمٍ (زید عالم نہیں ہے)۔ یہ "ب" زائد ہوتی ہے اس کے کچھ معنی نہیں لئے جاتے۔

مشق ۱۶

جَدٌّ (دادا) ــــ حَفِیْدٌ (پوتا) ــــ سِبْطٌ (نواسا) ــــ طِفْلٌ (بچہ) ــــ ثَلْجٌ (برف) ــــ مَاءٌ (پانی) ــــ سَرِیْعَۃٌ (تیز) ــــ سُوْءٌ (برا) ــــ عَابِدٌ (عبادت کرنے والا) ــــ عَذْبٌ (میٹھا) ــــ دَجَاجَۃٌ (مرغی) ــــ عَاقِلٌ (عقلمند) ــــ اَلسَّاعَۃُ (قیامت) ــــ سَمِیْنَۃٌ (موٹی) ــــ فِیْلٌ (ہاتھی) ــــ قَدِیْمٌ (پرانا) ــــ ضَخْمٌ (بڑی جسامت والا) ــــ حَارِسٌ (نگہبانی کرنے والا) ــــ خَالٌ (ماموں) ــــ عَمٌّ (چچا)۔

(اردو میں ترجمہ کرو)

اَلرَّجُلُ صَادِقٌ ــــ اَلرِّیْحُ شَدِیْدَۃٌ ــــ اَلْوَلَدُ قَائِمٌ ــــ اِنَّ الْمَرْءَتَیْنِ الصَّالِحَتَیْنِ جَالِسَتَانِ ــــ اَلْمَاءُ بَارِدٌ ــــ اَللّٰہُ وَاحِدٌ ــــ اَلْوَلَدُ جَالِسٌ ــــ اَلْحِمَارُ حَیْوَانٌ مِّسْکِیْنٌ ــــ اَلْعَبْدُ شَاکِرٌ لِلّٰہِ ــــ اَلصِّدِّیْقُ ذَاھِبٌ اِلَی الْمَدْرَسَۃِ ــــ ھُوَ رَجُلٌ کَرِیْمٌ ــــ اَلْحَرَکَۃُ سَرِیْعَۃٌ ــــ اَلْمَرْءَۃُ صَالِحَۃٌ ــــ اَلْبِنْتُ عَالِمَۃٌ ــــ اَللّٰہُ رَبٌّ ــــ اَلْاِسْلَامُ دِیْنٌ ــــ اَلْاَمَۃُ ذَاھِبَۃٌ وَالشَّاۃُ اٰتِیَۃٌ ــــ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیٌّ ــــ اَلسَّاعَۃُ اٰتِیَۃٌ ــــ اَلْخَالُ عَاقِلٌ وَالْعَمُّ ذَکِیٌّ ــــ اَلصِّرَاطُ مُسْتَقِیْمٌ ــــ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ ــــ اَللّٰہُ رَازِقٌ ــــ اَللّٰہُ حَافِظٌ مِّنَ الْبَلَاءِ ــــ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ــــ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّہٖ لَکَنُوْدٌ۔

(عربی میں ترجمہ کرو)

اللہ رزق دینے والا ہے ــ لڑکی بیٹھی ہے ــ وہ استانیاں ہیں ــ گائے مفید جانور ہے ــ بادشاہ عالم ہے ــ حق ظاہر ہے ــ آدمی ہنس رہا ہے ــ لڑکا مدرسے جا رہا ہے ــ اس کا برتن خالی ہے ــ حق کڑوا ہے ــ معلم غائب ہے ــ وہ بڑھئی ہے یا نانبائی ــ وہ درزی نہیں بلکہ استاد ہے۔

Marfat.com

اسمائے عدد

ہندسوں کی وہ شکلیں (۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۰) جو آجکل عربی میں رائج ہیں انھیں اَرْقَامِ ھِنْدِیَہ کہتے ہیں۔

عربی ہندسوں کی اصل شکلیں وہ ہیں جو (1، 2، 3، 4، 5، 6، 7، 8، 9، 0) یورپ میں رائج ہیں اور جن کو عرف عام میں انگریزی ہندسے کہتے ہیں۔ اہل یورپ نے یہ شکلیں اندلس کے مسلمانوں سے حاصل کیں، وہاں کو اَرْقَامِ عَرَبِیَّہ کہتے ہیں۔ مغرب کے عربوں میں اب بھی ان کا رواج باقی ہے۔

اقسامِ عدد : عدد دو قسم کے ہوتے ہیں: (۱) عدد اصلی۔ (۲) عدد ترتیبی یا وصفی۔

عدد اصلی

عدد اصلی چار قسم کے ہیں۔

(۱) مفرد یعنی اکیلا لفظ۔ کُل بارہ عدد مفرد ہیں۔ وَاحِدٌ سے عَشَرَۃٌ تک دس عدد۔ اور مِائَۃ والف دو عدد۔ اس طرح کل بارہ ہوئے۔

(۲) مرکب عدد: اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَۃَ عَشَرَ تک تمام عدد مرکب ہیں اور ان کی تعداد نو ہے۔

(۳) عُقُود (دہائیاں) عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک۔ ان کی تعداد آٹھ ہے۔

(۴) معطوف۔ ان کے درمیان حرف عطف (و) ہوتا ہے۔ یہ اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ سے تِسْعَۃٌ وَّتِسْعُوْنَ تک ہیں۔ ان کی تعداد بہتّر ہے۔

چند قاعدے

(۱) عربی میں پہلا اور دوسرا عدد استعمال نہیں ہوتا بلکہ معدود ہی کے مفرد اور تثنیہ استعمال ہوتے ہیں، جیسے کِتَابٌ (ایک کتاب) کِتَابَانِ (دو کتابیں)۔ البتہ یہ عدد بعد میں تاکید کے لئے استعمال ہو سکتا ہے جیسے عِنْدِیْ کِتَابٌ وَّاحِدٌ، عِنْدِیْ سَاعَتَانِ اثْنَتَانِ۔

(۲) ۳ سے ۱۰ تک اسمائے عدد مضاف کی طرح بغیر تنوین کے آتے ہیں جبکہ معدود جمع اور مجرور ہوتے ہیں جیسے تِسْعُ مُعَلِّمَاتٍ۔ سَبْعَۃُ رِجَالٍ۔

(۳) مرکب عدد میں وَاحِدٌ (مذکر) کی جگہ اَحَدَ اور وَاحِدَۃٌ (مؤنث) کی جگہ اِحْدٰی

Marfat.com

بولا جاتا ہے جیسے اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا۔ اِحْدٰی عَشْرَۃَ سَیَّارَۃً۔

(۴) گیارہ سے ننانوے ۹۹ تک معدود مفرد اور منصوب ہوگا جیسے اِثْنَا عَشَرَ شَھْرًا۔ خَمْسَ عَشْرَۃَ شَجَرَۃً۔ سَبْعَۃَ عَشَرَ قَلَمًا۔ ثَمَانِیَ عَشْرَۃَ رُقْعَۃً۔

(۵) مِائَۃٌ اور اَلْفٌ کے تثنیہ اور جمع کا معدود واحد اور مجرور ہوگا جیسے مِائَۃُ وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ۔ اَلْفُ وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ۔

(۶) مِائَۃٌ اور اَلْفٌ دونوں مضاف کی طرح تنوین کے بغیر استعمال ہوتے ہیں، اور ان کے تثنیہ کا نون گر جاتا ہے جیسے مِائَتَا وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ۔ اَلْفَا رَجُلٍ اَوْ مَرْاَۃٍ۔

اعداد کی تذکیر و تانیث

(۱) وَاحِدٌ وَاِثْنَانِ۔ تذکیر و تانیث میں ہمیشہ معدود کے موافق رہتے ہیں۔ خواہ مفرد استعمال ہوں یا مرکب اور معطوف۔ جیسے قَلَمٌ وَاحِدٌ۔ اَحَدَ عَشَرَ حَرْفًا۔ اَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ قَلَمًا۔ وَرَقَتَانِ اِثْنَتَانِ۔ اِثْنَتَا عَشْرَۃَ سَنَۃً۔ اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ سَارِقَۃً۔

(۲) ثَلٰثَۃٌ سے تِسْعَۃٌ تک تمام اعداد تذکیر و تانیث میں معدود کے برعکس ہوں گے خواہ مفرد استعمال ہوں یا مرکب اور معطوف۔ جیسے ثَلَاثَۃُ اَقْلَامٍ۔ سِتَّۃُ اَوْلَادٍ۔ تِسْعَۃُ رِجَالٍ — ثَلَاثُ وَرَقَاتٍ — سِتُّ بَنَاتٍ — تِسْعُ سَاعَاتٍ — ثَلٰثَۃَ عَشَرَ شَھْرًا — سَبْعَ عَشْرَۃَ لَیْلَۃً — ثَلَاثَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ قَلَمًا — تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ سَنَۃً۔

(۳) (الف) عَشْرٌ کا لفظ اگر مفرد ہو تو معدود کے برعکس ہوگا جیسے عَشَرَۃُ اَقْلَامٍ۔ عَشْرُ سَنَوَاتٍ — (ب) عَشْرٌ کا لفظ اگر مرکب ہو تو معدود کے مطابق ہوگا جیسے اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا — اِحْدٰی عَشْرَۃَ کَلِمَۃً۔

(۴) عقود میں مذکر و مؤنث دونوں یکساں بولے جاتے ہیں اور ان کا معدود واحد اور منصوب ہوتا ہے، جیسے عِشْرُوْنَ رَجُلًا یا مَرْاَۃً — ثَلَاثُوْنَ یَوْمًا وَلَیْلَۃً — سَبْعُوْنَ وَلَدًا وَبِنْتًا۔ مِائَۃٌ اور اَلْفٌ کے لئے بھی یہی قاعدہ ہے جیسے مِائَۃُ وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ۔ اَلْفُ رَجُلٍ اَوْ مَرْاَۃٍ۔

معرب و مبنی اعداد

(۱) گیارہ سے انیس ۱۹ تک تمام اعداد مبنی ہیں ان میں سے صرف اِثْنَا اور اِثْنَتَا معرب ہیں۔

Marfat.com

(۲) مبنی اعداد کے دونوں جزو پر ہمیشہ زبر پڑھا جائے گا، جیسے ثَلٰثَۃَ عَشَرَ حَرْفًا خَمْسَ عَشْرَۃَ شَجَرَۃً۔

(۳) اعداد مرکبہ یعنی گیارہ سے انیس ۱۹ تک کے علاوہ تمام اسمائے عدد معرب ہیں اور ان کا آخر قواعد کے مطابق بدلتا رہتا ہے۔

اسمِ عدد کی تمیز: معدود کو عدد کی تمیز یا اس کا مُمَیَّزْ بھی کہتے ہیں۔

(۱) ممیز ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے جیسے سِتَّۃُ اَوْلَادٍ۔ تِسْعَۃَ عَشَرَ رَجُلًا۔ خَمْسَ عَشْرَۃَ شَجَرَۃً سَبْعَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ بَلَدًا۔ اَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ قَرْیَۃً۔

(۲) اگر ممیز جمع یا اسم جمع ہو تو مِنْ کے ساتھ استعمال کرنے پر معرف باللام ہوگا جیسے عِشْرُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ، مِائَۃٌ مِنَ الْاِبِلِ، اَلْفٌ مِّنَ الْغَنَمِ۔

بِضْعٌ اور نَیِّفٌ یا نَیْفٌ

(۱) بِضْعٌ :- (الف) اس سے تین ۳ سے نو ۹ تک کا کوئی غیر معین عدد سمجھا جاتا ہے۔ بِضْعَ سَنَوَاتٍ (چند برس) تین ۳ اور دس کے درمیان۔ بِضْعَۃُ رِجَالٍ (چند آدمی) یعنی تین اور دس کے درمیان۔

(ب) بِضْعٌ میں مذکر و مؤنث کا لحاظ رکھا جاتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔

(ج) بِضْعٌ تنہا بھی آسکتا ہے جیسے عِنْدِیْ بِضْعَۃُ دَرَاھِمَ۔

(د) بِضْعٌ، عدد سے پہلے آتا ہے۔

(۲) نَیِّفٌ: (الف) اس سے دو دہائیوں کے درمیان کا کوئی عدد سمجھا جاتا ہے، جیسے عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْھَمًا وَنَیِّفٌ۔ میرے پاس بیس اور کچھ اوپر درہم ہیں یعنی تیس کے اندر۔

(ب) نَیِّفٌ میں مذکر و مؤنث کا فرق نہیں ہے۔

(ج) نَیِّفٌ کسی دہائی یا سیکڑہ یا ہزار کے بعد آتا ہے۔

(د) نَیِّفٌ، عدد کے بعد آتا ہے۔

(ہ) نیف، یہ لفظ قرآن مجید میں نہیں آیا۔

Marfat.com

اعداد

	مذکر		مؤنث	
۱	وَاحِدٌ	قَلَمٌ	وَاحِدَةٌ	سَنَةٌ
۲	اِثْنَانِ	قَلَمَانِ	اِثْنَتَانِ	سَنَتَانِ
۳	ثَلٰثَةٌ	ثَلَاثَةُ اَقْلَامٍ	ثَلَاثٌ	ثَلَاثُ سَنَوَاتٍ
۴	اَرْبَعَةٌ	اَرْبَعَةُ "	اَرْبَعٌ	اَرْبَعُ "
۵	خَمْسَةٌ	خَمْسَةُ "	خَمْسٌ	خَمْسُ "
۶	سِتَّةٌ	سِتَّةُ "	سِتٌّ	سِتُّ "
۷	سَبْعَةٌ	سَبْعَةُ "	سَبْعٌ	سَبْعُ "
۸	ثَمَانِيَةٌ	ثَمَانِيَةُ "	ثَمَانٍ	ثَمَانِي "
۹	تِسْعَةٌ	تِسْعَةُ "	تِسْعٌ	تِسْعُ "
۱۰	عَشَرَةٌ یا عَشْرَةٌ	عَشَرَةُ "	عَشْرٌ یا عَشَرٌ	عَشْرُ "
۱۱	اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا		اِحْدٰی عَشْرَةَ لَیْلَةً	
۱۲	اِثْنَا عَشَرَ	"	اِثْنَا عَشْرَةَ	"
۱۳	ثَلٰثَةَ عَشَرَ	"	ثَلٰثَ عَشْرَةَ	"
۱۴	اَرْبَعَةَ عَشَرَ	"	اَرْبَعَ عَشْرَةَ	"
۱۵	خَمْسَةَ عَشَرَ	"	خَمْسَ عَشْرَةَ	"
۱۶	سِتَّةَ عَشَرَ	"	سِتَّ عَشْرَةَ	"
۱۷	سَبْعَةَ عَشَرَ	"	سَبْعَ عَشْرَةَ	"
۱۸	ثَمَانِيَةَ عَشَرَ	"	ثَمَانِيَ عَشْرَةَ	"
۱۹	تِسْعَةَ عَشَرَ	"	تِسْعَ عَشْرَةَ	"
۲۰	عِشْرُوْنَ	"	عِشْرُوْنَ	"

Marfat.com

مذکر	مؤنث
۲۱- اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ وَلَدًا	اِحْدٰی وَّعِشْرُوْنَ بِنْتًا
۲۲- اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ 〃	اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ 〃
۲۳- ثَلَاثَةٌ وَّعِشْرُوْنَ 〃	ثَلَاثٌ وَّعِشْرُوْنَ 〃
۲۴- اَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ 〃	اَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ 〃
۲۵- خَمْسَةٌ وَّعِشْرُوْنَ 〃	خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ 〃
۲۶- سِتَّةٌ وَّعِشْرُوْنَ 〃	سِتٌّ وَّعِشْرُوْنَ 〃
۲۷- سَبْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ 〃	سَبْعٌ وَّعِشْرُوْنَ 〃
۲۸- ثَمَانِيَةٌ وَّعِشْرُوْنَ 〃	ثَمَانٍ وَّعِشْرُوْنَ 〃
۲۹- تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ 〃	تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ 〃
۳۰- ثَلَاثُوْنَ مَسْجِدًا اَوْ مَدْرَسَةً	مذکر و مؤنث دونوں کے لئے
۴۰- اَرْبَعُوْنَ 〃 〃	〃 〃 〃
۵۰- خَمْسُوْنَ 〃 〃	〃 〃 〃
۶۰- سِتُّوْنَ 〃 〃	〃 〃 〃
۷۰- سَبْعُوْنَ 〃 〃	〃 〃 〃
۸۰- ثَمَانُوْنَ 〃 〃	〃 〃 〃
۹۰- تِسْعُوْنَ 〃 〃	〃 〃 〃
۹۱- اَحَدٌ وَّتِسْعُوْنَ سَارِقًا	اِحْدٰی وَتِسْعُوْنَ سَارِقَةً
۹۲- اِثْنَانِ وَتِسْعُوْنَ 〃	اِثْنَتَانِ 〃 〃
۹۳- ثَلَاثَةٌ وَّتِسْعُوْنَ 〃	ثَلَاثٌ 〃 〃
۹۴- اَرْبَعَةٌ 〃 〃	اَرْبَعٌ 〃 〃
۹۵- خَمْسَةٌ 〃 〃	خَمْسٌ 〃 〃
۹۶- سِتَّةٌ 〃 〃	سِتٌّ 〃 〃
۹۷- سَبْعَةٌ 〃 〃	سَبْعٌ 〃 〃
۹۸- ثَمَانِيَةٌ 〃 〃	ثَمَانٍ 〃 〃
۹۹- تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ سَارِقًا	تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ سَارِقَةً

Marfat.com

ایک سو سے ایک کروڑ تک

۱۰۰- مِائَةٌ	مِائَةُ بَلَدٍ اَوْ قَرْيَةٍ-
۲۰۰- مِائَتَان	مِائَتَا بَلَدٍ اَوْ قَرْيَةٍ
۳۰۰- ثَلَاثُ مِائَةٍ	ثَلَاثُ مِائَةِ بَلَدٍ اَوْ قَرْيَةٍ-
۴۰۰- اَرْبَعُ ″	اَرْبَعُ ″ ″ ″
۵۰۰- خَمْسُ ″	خَمْسُ ″ ″ ″
۶۰۰- سِتُّ ″	سِتُّ ″ ″ ″
۷۰۰- سَبْعُ ″	سَبْعُ ″ ″ ″
۸۰۰- ثَمَانِي ″	ثَمَانِي ″ ″ ″
۹۰۰- تِسْعُ ″	تِسْعُ ″ ″ ″
۱۰۰۰- اَلْفٌ	اَلْفُ حَرْفٍ اَوْ كَلِمَةٍ
۲۰۰۰- اَلْفَانِ	اَلْفَا ″ ″ ″
۳۰۰۰- ثَلٰثَةُ آلَافٍ	ثَلَاثَةُ آلَافِ حَرْفٍ اَوْ كَلِمَةٍ
۴۰۰۰- اَرْبَعَةُ ″	اَرْبَعَةُ ″ ″ ″
۵۰۰۰- خَمْسَةُ ″	خَمْسَةُ ″ ″ ″
۶۰۰۰- سِتَّةُ ″	سِتَّةُ ″ ″ ″
۷۰۰۰- سَبْعَةُ ″	سَبْعَةُ ″ ″ ″
۸۰۰۰- ثَمَانِيَةُ ″	ثَمَانِيَةُ ″ ″ ″
۹۰۰۰- تِسْعَةُ ″	تِسْعَةُ ″ ″ ″
۱۰۰۰۰- عَشَرَةُ آلَافٍ	عَشَرَةُ ″ ″ ″
۱۱۰۰۰- اَحَدَ عَشَرَ اَلْفًا	اَحَدَ عَشَرَ اَلْفَ ″ ″
۱۲۰۰۰- اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا	اِثْنَا ″ ″ ″
۱۳۰۰۰- ثَلٰثَةَ ″	ثَلٰثَةَ ″ ″ ″
۱۴۰۰۰- اَرْبَعَةَ ″	اَرْبَعَةَ ″ ″ ″
۱۵۰۰۰- خَمْسَةَ ″	خَمْسَةَ ″ ″ ″

Marfat.com

مذکر	مؤنث
١٦٠٠٠ - سِتَّةَ عَشَرَ اَلْفًا	سِتَّةَ عَشَرَ اَلْفَ حَرْفٍ اَوْ كَلِمَةٍ -
١٧٠٠٠ - سَبْعَةَ "	سَبْعَةَ " " "
١٨٠٠٠ - ثَمَانِيَةَ "	ثَمَانِيَةَ
١٩٠٠٠ - تِسْعَةَ "	تِسْعَةَ " " "
٢٠٠٠٠ - عِشْرُوْنَ اَلْفًا	عِشْرُوْنَ اَلْفَ " "
٢١٠٠٠ - اَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ اَلْفًا	اَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ اَلْفَ حَرْفٍ اَوْ كَلِمَةٍ
٢٢٠٠٠ - اِثْنَانِ " "	اِثْنَانِ " " " " "
٢٣٠٠٠ - ثَلٰثَةٌ " "	ثَلٰثَةٌ " " " " "
٢٤٠٠٠ - اَرْبَعَةٌ " "	اَرْبَعَةٌ " " " " "
٢٥٠٠٠ - خَمْسَةٌ " "	خَمْسَةٌ " " " " "
٢٦٠٠٠ - سِتَّةٌ " "	سِتَّةٌ " " " " "
٢٧٠٠٠ - سَبْعَةٌ " "	سَبْعَةٌ " " " " "
٢٨٠٠٠ - ثَمَانِيَةٌ " "	ثَمَانِيَةٌ " " " " "
٢٩٠٠٠ - تِسْعَةٌ " "	تِسْعَةٌ " " " " "
٣٠٠٠٠ - ثَلَاثُوْنَ اَلْفًا	ثَلَاثُوْنَ اَلْفَ حَرْفٍ اَوْ كَلِمَةٍ -

اسی طرح تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ اَلْفًا (٩٩٠٠٠) تک

١٠٠٠٠٠ (ایک لاکھ) - مِائَةُ اَلْفٍ -	مِائَةُ اَلْفِ وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ -
١٠٠٠٠٠٠ (دس لاکھ) - اَلْفُ اَلْفٍ یا مِلْيُوْنٌ	اَلْفُ اَلْفِ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ - یا مِلْيُوْنُ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ -

١٠٠٠٠٠٠٠ (ایک کروڑ) — عَشَرَةُ اٰلَافِ اَلْفِ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ -

یا - عَشَرَةُ مَلَايِيْنَ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ -

نوٹ :- (١) مِلْيُوْنٌ کی جمع مَلَايِيْنُ ہے -

(٢) کروڑ کو کُرٌّ بھی کہتے ہیں جیسے کُرُّ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ -

Marfat.com

مشق ۱۷

اِنْفَجَرَ (پھٹ جانا، چشمہ نکل آنا) ـــ جَلَدَ (کوڑے لگانا) ـــ جَلْدَةٌ (کوڑے کی ضرب) ـــ جمع جَلَدَاتٌ ـــ جِنَيْهٌ یا جُنَيْهٌ (گنی سے معرب ہے یعنی غیر زبان سے عربی بنایا ہوا ہے۔ مُجَلَّةٌ (ماہنامہ رسالہ) جمع مُجَلَّاتٌ۔

(اردو میں ترجمہ کرو)

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ـــ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا، ـــ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ـــ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا ـــ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ـــ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ـــ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ ـــ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ـــ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ـــ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ـــ غُلِبَتِ الرُّوْمُ، فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۙ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ۔

(عربی میں ترجمہ کرو)

ایک لڑکا ـــ دو لڑکیاں ـــ پانچ گائیں ـــ بیس روپے ـــ پچاس مرغیاں ـــ پینتس ۳۵ کتابیں ـــ پانچ سو اونٹ ـــ دو سو گھوڑے ـــ پندرہ عورتیں ـــ پچھتر کاریں ـــ ایک لاکھ سپاہی ـــ ایک ہزار طیارے ـــ پچاس اور چند بکریاں ـــ وہ مکان پندرہ ہزار چار سو پچیس روپے میں خریدا جائے گا ـــ ہمارے مدرسے میں کچھ اوپر چار سو طلبہ ہیں۔

Marfat.com

عدد ترتیبی یا وصفی

(الف)

(۱) ایک سے دس تک تمام اعداد معرب ہیں مگر اُولٰی پر مقصورہ ہونے کی بنا پر اعراب نہیں آتا۔

(۲) اعداد وصفی کی جمع سالم آتی ہے جیسے اَلْاَوَّلُوْنَ، اَلثَّانُوْنَ، اَلثَّالِثُوْنَ، اَلْعَاشِرُوْنَ وغیرہ۔

(۳) اَلْاَوَّلُ کے مقابلے میں اَلْاٰخِرُ یا اَلْاٰخِیْرُ آتا ہے جیسے ھُوَالْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ۔

(۴) کبھی کبھی اَلْاَوَّلُ سے کسی چیز کا ابتدائی حصہ مراد ہوتا ہے جیسے اَوَائِلُ رَمَضَانَ۔ رمضان کے ابتدائی ایام — اَوَّلُ کی جمع اَوَائِلُ آتی ہے — اٰخِرُ کی جمع اَوَاخِرُ اور اَوْسَطُ (درمیانی حصہ) کی جمع اَوَاسِطُ آتی ہے۔

۱	اَلدَّرْسُ الْاَوَّلُ	پہلا سبق	—	اَلْحِکَایَةُ الْاُوْلٰی	پہلی کہانی۔
۲	"	اَلثَّانِی دوسرا "	"	اَلثَّانِیَةُ	دوسری "
۳	"	اَلثَّالِثُ تیسرا "	"	اَلثَّالِثَةُ	تیسری "
۴	"	اَلرَّابِعُ چوتھا "	"	اَلرَّابِعَةُ	چوتھی "
۵	"	اَلْخَامِسُ پانچواں "	"	اَلْخَامِسَةُ	پانچویں "
۶	"	اَلسَّادِسُ چھٹا	"	اَلسَّادِسَةُ	چھٹی "
۷	"	اَلسَّابِعُ ساتواں "	"	اَلسَّابِعَةُ	ساتویں "
۸	"	اَلثَّامِنُ آٹھواں "	"	اَلثَّامِنَةُ	آٹھویں "
۹	"	اَلتَّاسِعُ نواں "	"	اَلتَّاسِعَةُ	نویں "
۱۰	"	اَلْعَاشِرُ دسواں "	"	اَلْعَاشِرَةُ	دسویں "

(ب) گیارہ [11] سے انیس [19] تک

(۱) گیارہ [11] سے انیس [19] تک پہلا عدد معرب ہوتا ہے اور دوسرا منصوب جیسے اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ عَشَرَ — فِی اللَّیْلَةِ الرَّابِعَةِ عَشْرَةَ — فِی خَامِسِ عَشَرَ رَمَضَانَ۔

(۲) عدد وصفی کے لئے بھی عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ اور مِائَةٌ و اَلْفٌ تک تمام عقود بالکل عدد اصلی کی طرح استعمال ہوتے ہیں اور ان پر اَلْ لگایا جاتا ہے جیسے اَلْعِشْرُوْنَ

Marfat.com

بیسواں - اَلْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ اکیسواں - اَلْحَادِیَۃُ وَالثَّلٰثُوْنَ اکتیسواں۔ اَلْمِائَۃُ سواں

۳) اعداد وصفی ترکیب کے اعتبار سے موصوف کے ساتھ صفت بن کر استعمال ہوتے ہیں جیسے اَلْکِتَابُ الْاَوَّلُ اَلدَّرْسُ الْحَادِیْ وَالثَّلٰثُوْنَ۔

۴) اعداد وصفی بطور مضاف بھی استعمال ہوتے ہیں جیسے رَابِعُهُمْ (ان کا چوتھا)۔ خَامِسَۃُ الْبَنَاتِ (پانچویں لڑکی)۔

۵) عدد وصفی میں آحاد (اکائیاں) وعُشُوْر (دہائیاں) کے ساتھ جب مِائَۃ اور اَلْفٌ آئے تو آخری ہندسے کے ماقبل لفظ بَعْدَ بھی بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے فِی السَّنَۃِ الثَّانِیَۃِ وَالْاَرْبَعِیْنَ وَثَلٰثُمِائَۃٍ بَعْدَ الْاَلْفِ (ایک ہزار تین سو بیالیسویں سال میں)۔

۱۱-	اَلدَّرْسُ الْحَادِیْ عَشَرَ	گیارہواں سبق
۱۲-	〃 اَلثَّانِیْ عَشَرَ	بارہواں 〃
۱۳-	〃 اَلثَّالِثُ عَشَرَ	تیرہواں 〃
۱۴-	〃 اَلرَّابِعُ عَشَرَ	چودہواں 〃
۱۵-	〃 اَلْخَامِسُ عَشَرَ	پندرہواں 〃
۱۶-	〃 اَلسَّادِسُ عَشَرَ	سولہواں 〃
۱۷-	〃 اَلسَّابِعُ عَشَرَ	سترہواں 〃
۱۸-	〃 اَلثَّامِنُ عَشَرَ	اٹھارہواں 〃
۱۹-	〃 اَلتَّاسِعُ عَشَرَ	انیسواں 〃

اسی طرح مؤنث کے لئے۔ اَلْحِکَایَۃُ الْحَادِیَۃَ عَشَرَۃَ (گیارہویں کہانی)
〃 اَلثَّانِیَۃُ 〃 (بارہویں کہانی) وغیرہ

عدد کے کسور (حصے)

۱) آدھے کے لئے نِصْفٌ آتا ہے اور باقی کسور کے لئے اسم عدد سے فُعْلٌ یا فُعُلٌ کے وزن پر بنایا جاتا ہے جیسے ثُلْثٌ یا ثُلُثٌ (تیسرا یعنی ⅓) اس کی جمع اَثْلَاثٌ ہے۔ رُبْعٌ یا رُبُعٌ (چوتھا یعنی ¼) اس کی جمع اَرْبَاعٌ ہے۔ خُمْسٌ یا خُمُسٌ

Marfat.com

(پانچواں یعنی ⅕) اس کی جمع اَخْمَاسٌ ہے۔ سُدْسٌ یا سُدُسٌ (چھٹا یعنی ⅙)۔ اس کی جمع اَسْدَاسٌ ہے۔ عُشْرٌ یا عُشُرٌ (دسواں یعنی ۱/۱۰) اس کی جمع اَعْشَارٌ ہے۔ اسی طرح ⅔ ثُلُثَانِ۔ ¾ ثَلٰثَۃُ اَرْبَاعٍ۔ ⅝ خَمْسَۃُ اَثْمَانٍ۔

(۲) یہ کسور تذکیر و تانیث میں یکساں رہتی ہیں۔

(۳) دس سے اوپر کے اعداد کے کسور عدد اصلی سے بنتے ہیں جیسے ۴/۱۱ اَرْبَعَۃٌ مِّنْ اَحَدَ عَشَرَ۔ ۱۱/۲۰ اَحَدَ عَشَرَ مِنْ عِشْرِیْنَ۔

(۴) مِنْ کی جگہ عَلٰی بھی بولتے ہیں جیسے اَحَدَ عَشَرَ عَلٰی عِشْرِیْنَ۔

(۵) اگر صحیح عدد اور کسور ایک ساتھ ہوں تو دونوں کے درمیان "وَ" بڑھا دیتے ہیں جیسے اَرْبَعٌ وَثَلَاثَۃُ اَخْمَاسٍ ۴ ⅗ خَمْسٌ وَخَمْسَۃَ عَشَرَ عَلٰی اَرْبَعِیْنَ ۵ ۱۵/۴۰

(۶) "دو دو" "تین تین" وغیرہ بنانے کے لئے مَفْعَلُ اور فُعَالُ کا وزن استعمال ہوتا ہے جیسے جَاءَتِ الْفُرْسَانُ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبَاعَ ... سوار دو دو تین تین، چار چار ہو کر آئے ۔ ایک ایک کے لئے فُرَادَیٰ یا فُرَادًا یا فُرَادٰی بولتے ہیں جیسے جَاءُوْا فُرَادٰی۔

(۷) یہ بتانے کے لئے کہ یہ چیز کتنے اجزا سے مرکب ہے فُعَالِیٌّ کا وزن استعمال کرتے ہیں۔

مذکر		مؤنث
ثُنَائِیٌّ	جس چیز کے دو اجزا ہوں	ثُنَائِیَّۃٌ
ثُلَاثِیٌّ	" " تین "	ثُلَاثِیَّۃٌ
رُبَاعِیٌّ	" " چار "	رُبَاعِیَّۃٌ
خُمَاسِیٌّ	" " پانچ "	خُمَاسِیَّۃٌ
عُشَارِیٌّ	" " دس "	عُشَارِیَّۃٌ

(۸) مرکب اور معطوف اعداد سے فُعَالِیٌّ کا وزن نہیں بن سکتا اس لئے گیارہ اجزا والے کو کہیں گے ذُوْ اَحَدَ عَشَرَ جُزْءًا (مذکر) ذَاتُ اَحَدَ عَشَرَ جُزْءًا (مؤنث)

(۹) "ایک بار" اور "دو بار" کے لئے اسم عدد کے ساتھ لفظ مَرَّۃٌ اور مَرَّتَیْنِ استعمال ہوتے ہیں۔ کئی بار کے لئے مَرَّۃٌ کی جمع مِرَارًا استعمال کرتے ہیں۔

Marfat.com

مشق ۱۸

وُسْطٰی (درمیانی)۔ اَوْسَط کا مؤنث ہے۔ ثُلَّۃٌ (آدمیوں کی بڑی جماعت) — جِدَارٌ (دیوار) — حَظٌّ (حصہ) — زَوْجٌ (جوڑا)۔ مرد یا عورت۔ مَائِدَۃٌ (دسترخوان) — نَکَحَ (نکاح کرنا) — کَھْفٌ (غار) — مُضِیٌّ (گذرنا) — طَابَ (پسند آنا۔ عمدہ ہونا)۔

(اردو میں ترجمہ کرو)

سَیَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَۃٌ رَّابِعُھُمْ کَلْبُھُمْ ج وَیَقُوْلُوْنَ خَمْسَۃٌ سَادِسُھُمْ کَلْبُھُمْ رَجْمًا بِالْغَیْبِ ج وَیَقُوْلُوْنَ سَبْعَۃٌ وَّثَامِنُھُمْ کَلْبُھُمْ — یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْٓ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ج فَاِنْ کُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَیْنِ فَلَھُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَکَ ج وَلِاَبَوَیْہِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَکَ اِنْ کَانَ لَہٗ وَلَدٌ ج فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَہٗٓ اَبَوٰہُ فَلِاُمِّہِ الثُّلُثُ ج فَاِنْ کَانَ لَہٗٓ اِخْوَۃٌ فَلِاُمِّہِ السُّدُسُ — وَلَکُمْ نِصْفُ مَا تَرَکَ اَزْوَاجُکُمْ اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّھُنَّ وَلَدٌ فَاِنْ کَانَ لَھُنَّ وَلَدٌ فَلَکُمُ الرُّبُعُ — وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ج — ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ — فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ — لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی کَمَا خَلَقْنٰکُمْ اَوَّلَ مَرَّۃٍ — اَوَلَا یَرَوْنَ اَنَّھُمْ یُفْتَنُوْنَ فِیْ کُلِّ عَامٍ مَّرَّۃً اَوْ مَرَّتَیْنِ۔

(عربی میں ترجمہ کرو)

بیالیسواں سبق — سورۂ بقرہ قرآن مجید کی دوسری سورت ہے — اس کپڑے میں سے تین چوتھائی تم لے لو، اور ایک چوتھائی میں لے لوں گا — لشکری سپاہی ایک ایک دو دو ہو کر قلعہ کے اندر داخل ہو گئے — میں نے یہ کتاب بارہا پڑھی — میں نے اس کتاب کو بہت ہی مفید پایا — چوتھے گھنٹے کے بعد میں مدرسے جاؤں گا۔

Marfat.com

دن، تاریخ اور مہینے

اَیَّامُ الْاُسْبُوْعِ (ہفتے کے دن)

(۱)	یَوْمُ الْجُمُعَۃِ	جمعہ	جمعہ کا دن
(۲)	،، اَلسَّبْتِ	شنبہ	سنیچر (ہفتہ)
(۳)	،، اَلْاَحَدِ	یکشنبہ	اتوار
(۴)	،، اَلْاِثْنَیْنِ	دوشنبہ	پیر
(۵)	،، اَلثُّلٰثَاءِ	سہ شنبہ	منگل
(۶)	،، اَلْاَرْبَعَاءِ	چہارشنبہ	بدھ
(۷)	،، اَلْخَمِیْسِ	پنجشنبہ	جمعرات

قمری مہینوں کے نام

۱	اَلْمُحَرَّمُ	۷	رَجَبُ
۲	اَلصَّفَرُ یا صَفَرُ	۸	شَعْبَانُ
۳	رَبِیْعُ الْاَوَّلُ	۹	رَمَضَانُ
۴	رَبِیْعُ الثَّانِیْ	۱۰	شَوَّالُ
۵	جُمَادَی الْاُوْلٰی	۱۱	ذُوالْقَعْدَۃِ
۶	جُمَادَی الْاُخْرٰی	۱۲	ذُوالْحِجَّۃِ۔

نوٹ: جن ناموں پر اَلْ لگا ہوا ہے وہ منصرف ہیں باقی غیر منصرف۔

اسلامی سال کو اَلسَّنَۃُ الْھِجْرِیَّۃُ (ہجرت کا سال) یا قمری سال کہتے ہیں۔

لکھتے ہیں اس کی طرف "ھ" سے اشارہ کرتے ہیں۔

نوٹ (۱) سال کو عَامٌ جمع اَعْوَامٌ اور حِجَّۃٌ جمع حِجَجٌ اور حَوْلٌ جمع اَحْوَالٌ بھی کہتے ہیں۔

(۲) ہجری سال کی ابتداء ۱۶ جولائی سنہ ۶۲۲ عیسوی سے ہوئی ہے اس تاریخ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے۔

Marfat.com

عیسوی یا شمسی مہینوں کے نام

شامی نام		مصری نام		
جنوری	کَانُوْنُ الثَّانِیْ	۱ - یَنَایِرُ - جنوری	۳۱ دن	
فروری	شُبَاطُ	۲ - فِبْرَایِرُ - فروری	۲۸ "	
مارچ	اٰذَارُ	۳ - مَارِسُ - مارچ	۳۱ "	
اپریل	نَیْسَانُ	۴ - اَبْرِیْلُ - اپریل	۳۰ "	
مئی	اَیَّارُ	۵ - مَایُوْ مئی	۳۱ "	
جون	حَزِیْرَانُ	۶ - یُوْنِیُوْ جون	۳۰ "	
جولائی	تَمُّوْزُ	۷ - یُوْلِیُوْ یا یُوْلِیُوْ جولائی	۳۱ "	
اگست	اٰبُ	۸ - اَغُسْطُسُ اگست	۳۱ "	
ستمبر	اَیْلُوْلُ	۹ - سَبْتَمْبَرُ ستمبر	۳۰ "	
اکتوبر	تِشْرِیْنُ الْاَوَّلُ	۱۰ - اَکْتُوْبَرُ اکتوبر	۳۱ "	
نومبر	تِشْرِیْنُ الثَّانِیْ	۱۱ - نُوْفِمْبَرُ نومبر	۳۰ "	
دسمبر	کَانُوْنُ الْاَوَّلُ	۱۲ - دِیْسِمْبَرُ دسمبر	۳۱ "	

نوٹ (۱) مذکورہ بالا تمام انگریزی نام غیر منصرف ہیں۔ شامی مہینوں کے مفرد نام منصرف اور غیر منصرف دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں۔ شامی مہینوں کے مرکب نام تمام منصرف ہیں۔

(۲) سنہ عیسوی کے لئے "ء" کی علامت لکھتے ہیں۔

گھڑی کا وقت

(۱) سَاعَۃٌ۔ گھڑی کو بھی کہتے ہیں اور گھنٹے کو بھی۔ تھوڑے سے وقت کو بھی ساعت کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں قیامت کے لئے بھی ساعت کا لفظ آیا ہے۔

(۲) دَقِیْقَۃٌ، منٹ کو کہتے ہیں، اس کی جمع دَقَائِقُ ہے۔

ثَانِیَۃٌ۔ سیکنڈ کو کہتے ہیں اس کی جمع ثَوَانٍ ہے۔

(۳) گھڑی کی سوئی کو عَقْرَبُ السَّاعَۃِ یا اِبْرَۃُ السَّاعَۃِ کہتے ہیں۔

Marfat.com

— اَلْاِبْرَۃُ الْکَبِیْرَۃُ لِلدَّقِیْقَۃِ۔ بڑی سوئی جو منٹ کو ظاہر کرتی ہے۔

— اَلْاِبْرَۃُ الصَّغِیْرَۃُ لِلسَّاعَۃِ۔ چھوٹی سوئی جو گھنٹے بتاتی ہے۔

— اَلْاِبْرَۃُ الصُّغْرٰی لِلثَّانِیَۃِ۔ سب سے چھوٹی سوئی جو سیکنڈ کے لئے ہے۔

— فِی الْیَوْمِ اَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ سَاعَۃً وَفِی السَّاعَۃِ سِتُّوْنَ دَقِیْقَۃً۔
وَفِی الدَّقِیْقَۃِ سِتُّوْنَ ثَانِیَۃً۔

وقت بتانے کا طریقہ

(۱) کَمِ السَّاعَۃُ الْاٰنَ ؟ — اَلسَّاعَۃُ الْاٰنَ وَاحِدَۃٌ تَمَامًا۔
(اب کتنے بجے ہیں؟) — (اب ٹھیک ایک بجا ہے)

(۲) " " — اَلسَّاعَۃُ الْاٰنَ وَاحِدَۃٌ وَّعَشْرُ دَقَائِقَ۔
(اب ایک بجکر دس منٹ ہوئے ہیں)

(۳) " " — اَلسَّاعَۃُ الْاٰنَ وَاحِدَۃٌ وَّرُبْعٌ۔
(اب سوا بجا ہے)

(۴) " " — اَلسَّاعَۃُ الْاٰنَ وَاحِدَۃٌ وَّعِشْرِیْنَ دَقِیْقَۃً۔
(اب ایک بجکر بیس منٹ ہوئے ہیں)

(۵) " " — اَلسَّاعَۃُ الْاٰنَ وَاحِدَۃٌ وَّنِصْفٌ۔
(اب ڈیڑھ بجا ہے)

(۶) " " — اَلسَّاعَۃُ الْاٰنَ اثْنَتَانِ اِلَّا رُبُعًا۔
(اب پونے دو بجے ہیں)

(۷) " " — اَلسَّاعَۃُ الْاٰنَ اثْنَتَانِ اِلَّا خَمْسَ۔
(اب دو بجنے میں پانچ منٹ ہیں)

Marfat.com

فعل ماضی معروف

فعل اس مفرد لفظ کو کہتے ہیں جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا معلوم ہو۔ نیز یہ بھی معلوم ہو کہ وہ کام کب کیا گیا جیسے ذَھَبَ (وہ گیا)۔ اس سے دو چیزیں معلوم ہوئیں، ایک جانا دوسرے جانے کا وقت یا زمانہ۔ یعنی وہ گذرے ہوئے وقت میں گیا۔

جس فعل سے گذرا ہوا زمانہ معلوم ہو اس کو فعل ماضی کہتے ہیں۔ معروف اس فعل کو کہتے ہیں جس کا فاعل معلوم ہو جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا)۔ ماضی کے پہلے صیغے میں تین حروف سے سات حروف تک ہو سکتے ہیں۔ سہ حرفی ماضی میں پہلے اور تیسرے حرف کو ہمیشہ فتح (زبر) ہوگا۔ دوسرے حرف کی حرکت مقرر نہیں، کبھی فتح، کبھی کسرہ (زیر) اور کبھی ضمہ (پیش) ہوگا۔

فعل میں عموماً تین حروف اصلی ہوتے ہیں جیسے کَتَبَ (اس نے لکھا) اور کبھی فعل میں چار حرف بھی ہوتے ہیں جیسے تَرْجَمَ (اس نے ترجمہ کیا)۔

نوٹ: لفظ کے حروفِ اصلیہ کو مادہ کہتے ہیں۔ فعلوں میں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہی ایسا صیغہ ہے جس میں مادہ کے حروف برقرار رہتے ہیں، حتیٰ کہ مصدر اور اس کے مشتقات کے حروفِ اصلیہ کی شناخت کا انحصار بھی اسی صیغہ پر ہے۔

سہ حرفی ماضی معروف کا صیغۂ واحد مذکر غائب فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ کے وزن پر آتا ہے جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا)، سَمِعَ (اس نے سنا)، کَرُمَ (وہ بزرگ ہوا)۔

ماضی معروف کی گردان

واحد	فَعَلَ	اس ایک مرد نے کیا۔
تثنیہ	فَعَلَا	ان دو مردوں نے کیا۔
جمع	فَعَلُوْا	ان سب مردوں نے کیا۔
واحد	فَعَلَتْ	اس ایک عورت نے کیا۔
تثنیہ	فَعَلَتَا	ان دو عورتوں نے کیا۔
جمع	فَعَلْنَ	ان سب عورتوں نے کیا۔

حاضر	مذکر	واحد	فَعَلْتَ	تو ایک مرد نے کیا۔
		تثنیہ	فَعَلْتُمَا	تم دو مردوں نے کیا۔
		جمع	فَعَلْتُمْ	تم سب مردوں نے کیا۔
	مؤنث	واحد	فَعَلْتِ	تو ایک عورت نے کیا
		تثنیہ	فَعَلْتُمَا	تم دو عورتوں نے کیا
		جمع	فَعَلْتُنَّ	تم سب عورتوں نے کیا۔
متکلم	مذکر | مؤنث	واحد	فَعَلْتُ	میں ایک مرد یا ایک عورت نے کیا۔
	مذکر | مؤنث	تثنیہ و جمع	فَعَلْنَا	ہم سب مرد یا ہم سب عورتوں نے کیا۔

مشق ۱۹

اَکَلَ (اس نے کھایا) ــ جَعَلَ (اس نے بنایا) ــ خَدَعَ (دھوکا دینا) ــ دِیْكٌ (مرغ) ــ کَسْرٌ (توڑنا) ــ عَدُوٌّ (دشمن) ــ هَزْمٌ (شکست) ــ دَقِیْقٌ (آٹا) ــ اَجِیْرٌ (مزدور) ــ قَمْحٌ (گیہوں) ــ طَحْنٌ (پیسنا) ــ نَطْحٌ (سینگ مارنا) ــ نَقْضٌ (توڑنا) ــ طَبْخٌ (پکانا) ــ فِئَةٌ (گروہ، چھوٹی جماعت) ــ غَلَبَتْ (وہ غالب آئے) ــ فِرَاشًا (بچھونا) ــ بِنَاءٌ (چھت خیمہ) قَتْلٌ (قتل کرنا) ــ شَرِبَ (اس نے پیا) ــ رَبِحَتْ (اس نے فائدہ دیا) ــ اَنْجَیْنٰکُمْ (ہم نے تم کو نجات دی) ــ فَرَقْنَا (ہم نے پھاڑ دیا، ہم نے علیحدہ کر دیا ــ اَغْرَقْنَا (ہم نے غرق کر دیا) ــ

جَعَلَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا رَسُوْلًا وَّالْاِسْلَامَ دِیْنًا ــ خَدَعَ الشَّیْطٰنُ الْاِنْسَانَ ــ نَقَضَ الْفَاسِقُ عَهْدَ اللّٰهِ وَسَمِعَ الْمُسْلِمُ کَلَامَ اللّٰهِ ــ ذَبَحْتُمُ الدِّیْكَ وَ طَبَخْتِ اللَّحْمَ ــ کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً کَثِیْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ ــ اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّکُمْ ــ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ــ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَیْسَ مِنِّیْ ــ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ ــ وَاِذْ فَرَقْنَا بِکُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَیْنٰکُمْ وَاَغْرَقْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ۔

Marfat.com

ماضی مجہول

جس فعل کا فاعل معلوم نہ ہو اس کو مجہول کہتے ہیں جیسے کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ (تم پر روزے لکھے گئے)۔ اس جملے میں فاعل یعنی لکھنے والا معلوم نہیں۔

ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ: ثلاثی مجرد میں ماضی معروف کے صیغہ واحد مذکر غائب کے پہلے حرف کو پیش اور آخری حرف سے پہلے حرف کو زیر دینے سے (اگر اس پر زیر نہ ہو) ماضی مجہول بن جاتا ہے جبکہ آخری حرف کی حرکت اپنی حالت پر برقرار رہتی ہے جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا) سے ضُرِبَ (وہ مارا گیا)، سَمِعَ (اس نے سنا) سے سُمِعَ (وہ سنا گیا) کُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِکَ (تجھ سے پہلے پیغمبر جھٹلائے گئے)۔ حُشِرَ لِسُلَیْمٰنَ جُنُوْدُہٗ (سلیمان کے لئے اس کے لشکر جمع کئے گئے)۔

چار حرفی ثلاثی مزید میں ماضی معروف کے صیغہ واحد مذکر غائب کے پہلے حرف کو پیش دوسرے حرف کو جزم اور آخری حرف سے پہلے (یعنی تیسرے) حرف کو زیر دینے سے ماضی مجہول بن جاتا ہے جیسے اَکْرَمَ سے اُکْرِمَ۔

پانچ حرفی ثلاثی مزید میں ماضی معروف کے صیغہ واحد مذکر غائب کے پہلے حرف کو پیش، دوسرے کو جزم، تیسرے کو پیش، چوتھے کو زیر اور آخری کو اپنی حالت پر قائم رکھنے سے ماضی مجہول بن جاتا ہے، جیسے اِجْتَنَبَ سے اُجْتُنِبَ — ماضی مجہول کی گردان

	واحد	فُعِلَ	کیا گیا وہ ایک مرد
مذکر	تثنیہ	فُعِلَا	کئے گئے وہ دو مرد
	جمع	فُعِلُوْا	کئے گئے وہ سب مرد
	واحد	فُعِلَتْ	کی گئی وہ ایک عورت
مؤنث	تثنیہ	فُعِلَتَا	کی گئیں وہ دو عورتیں
	جمع	فُعِلْنَ	کی گئیں وہ سب عورتیں
	واحد	فُعِلْتَ	کیا گیا تو ایک مرد
مذکر	تثنیہ	فُعِلْتُمَا	کئے گئے تم دو مرد
	جمع	فُعِلْتُمْ	کئے گئے تم سب مرد

Marfat.com

واحد	فُعِلْتِ	کی گئی تو ایک عورت
تثنیہ	فُعِلْتُمَا	کی گئیں تم دو عورتیں
جمع	فُعِلْتُنَّ	کی گئیں تم سب عورتیں۔
واحد	فُعِلْتُ	کیا گیا میں ایک مرد یا ایک عورت
تثنیہ یا جمع	فُعِلْنَا	کئے گئے ہم دو یا سب مرد یا عورتیں۔

مشق ۲۰

اَدْنٰی (بہت چھوٹا، بہت نزدیک) — سَلَخَ (کھال کھینچنا) — زُلَالٌ (مقطر، صاف) — مَذْبُوحَۃٌ (ذبح کی ہوئی) — جَانِبٌ (ایک طرف) — رَکِبَ (وہ سوار ہوا) — سَمَکٌ (مچھلی) طَاوِلَۃٌ (میز) — عَسْکَرِیٌّ (سپاہی) — حُوتٌ (مچھلی) — نَاسٌ (لوگ) — مُحَارَبَۃٌ (لڑائی) — لَمَّا (جب) — ضُرِبَتْ (ماری گئی) — مَسْکَنَۃٌ (مسکینی) — حُشِرَ (جمع کیا گیا) — جُنْدٌ (لشکر) جمع جُنُوْدٌ — دُکَّتْ (لوٹنا) — کُتِبَ (فرض کئے گئے) — اَلصُّحُفُ (اعمالنامے، کتابچے) — نُشِرَتْ (کھولے گئے) — خُلِقَ (پیدا کئے گئے)۔

(اردو میں ترجمہ کرو)

سُلِخَتِ الدَّجَاجَۃُ الْمَذْبُوحَۃُ — شُرِبَ لَبَنُ الشَّاۃِ — شُرِبَ الْمَاءُ الزُّلَالُ — سُرِقَتِ السَّاعَۃُ الذَّهَبُ — اُکِلْنَا الْیَوْمَ السَّمَکَ — ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّۃُ وَالْمَسْکَنَۃُ — حُشِرَ لِسُلَیْمَانَ جُنُوْدُهٗ — کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ — اِذَا دُکَّتِ الْاَرْضُ دَکًّا دَکًّا — خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ — اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ — وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ — اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ — غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ۔

(عربی میں ترجمہ کرو) بکری ذبح کی گئی — قہوہ پیا گیا — روٹی کھائی گئی — مدرسے کا دروازہ کھولا گیا۔ بکری کا دودھ پیا گیا — سونے کی گھڑی چوری کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کی تعریف کی گئی — ذبح شدہ مرغی کی کھال کھینچی گئی۔ خط لکھا گیا۔ نوکر روک لیا گیا۔

Marfat.com

اقسامِ ماضی

ماضی منفی ۔ فعل ماضی کے شروع میں مَا لگانے سے نفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں جیسے مَا کَتَبَ (اس نے نہیں لکھا)۔ مَا شَرِبَ (اس نے نہیں پیا)۔ مَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ (نہ انھوں نے اس کو قتل کیا اور نہ انھوں نے اس کو سولی دی)۔

ماضی قریب

ماضی قریب ۔ ماضی معروف کے ساتھ قَدْ لگانے سے ماضی قریب کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں جیسے قَدْ ذَھَبَ زَیْدٌ اِلَی السُّوْقِ (زید بازار کی طرف گیا ہے)۔ گردان میں فعل کے صیغوں کے ساتھ لفظ قَدْ میں تبدیلی نہیں آتی۔ کبھی کبھی تاکید کیلئے بھی ماضی پر قَدْ یا لَقَدْ (بیشک) بڑھایا جاتا ہے جیسے قَدْ ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا (بیشک زید نے بکر کو مارا ہے)۔ لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ (بیشک تمہارے پاس ایک رسول تم ہی میں سے آیا)۔ قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ (بیشک اللہ نے سنا)۔

ماضی قریب کی گردان

غائب	واحد	قَدْ فَعَلَ	اس ایک مرد نے کیا ہے۔
	تثنیہ	قَدْ فَعَلَا	ان دو مردوں نے کیا ہے۔
	جمع	قَدْ فَعَلُوْا	ان سب مردوں نے کیا ہے۔
غائبہ	واحد	قَدْ فَعَلَتْ	اس ایک عورت نے کیا ہے۔
	تثنیہ	قَدْ فَعَلَتَا	ان دو عورتوں نے کیا ہے۔
	جمع	قَدْ فَعَلْنَ	ان سب عورتوں نے کیا ہے۔
حاضر	واحد	قَدْ فَعَلْتَ	تو ایک مرد نے کیا ہے۔
	تثنیہ	قَدْ فَعَلْتُمَا	تم دو مردوں نے کیا ہے۔
	جمع	قَدْ فَعَلْتُمْ	تم سب مردوں نے کیا ہے۔

Marfat.com

	واحد	قَدْ فَعَلْتِ	تو ایک عورت نے کیا ہے۔
مؤنث	تثنیہ	قَدْ فَعَلْتُمَا	تم دو عورتوں نے کیا ہے۔
	جمع	قَدْ فَعَلْتُنَّ	تم سب عورتوں نے کیا ہے۔
متکلم مذکر و مؤنث	واحد	قَدْ فَعَلْتُ	میں ایک مرد یا ایک عورت نے کیا ہے
مذکر و مؤنث	تثنیہ و جمع	قَدْ فَعَلْنَا	ہم دو یا سب مردوں یا عورتوں نے کیا ہے

مشق ۲۱

بَذْلٌ (خرچ کرنا) — بُلُوْغٌ (پہنچنا) — تُجَادِلُكَ (وہ تجھ سے جھگڑا کرتی ہے) — تَشْتَكِيْ (وہ شکایت کرتی ہے) — حَدِيْثٌ (بات) — حَفِيْظٌ (حفاظت کرنے والا) — حَقْلٌ (کھیت) — رَفْعٌ (اٹھانا) — زَوْجُهَا (اس کا خاوند) — سَعِيْرٌ (دہکتی آگ، دوزخ) — سَمْحٌ (درگزر کرنا، اجازت دینا) — صَلْبٌ (پھانسی دینا) — ضَيْفٌ (مہمان) — طَبْعٌ (چھاپنا) — طَرِيٌّ (تازہ) — عُذْرٌ (معذور رکھنا) — عِنْدَنَا (ہمارے پاس) — غَيٌّ (گمراہی) — قَبِيْلٌ (ذرا پہلے) — قَوْلٌ (بات) — لَبْثٌ (ٹھیرنا۔ قیام کرنا) — مَتَاعٌ (مال، اسباب) — مَقَالَةٌ (بات) — نَاجِحٌ (کامیاب) — نِزَاعٌ (جھگڑا) — نَقْصٌ (کم کرنا) — وَطَرٌ (حاجت، خواہش) — وَعْظٌ (نصیحت)۔

مَا سَبَقْتُمْ اَحَدًا — مَا رَكِبْنَا الْحِمَارَ — مَا عَلِمْتَ خَبَرًا — مَا طَبَخُوْا لَحْمًا طَرِيًّا — مَا بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا كَاذِبًا — مَا بَذَلُوْا مَالًا — مَا ضَحِكَ رَجُلٌ — مَا ظَلَمَ اللّٰهُ اَحَدًا — مَا مَنَعَ الْخَادِمُ رَجُلًا — مَا جَلَسَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ — مَا فَسَدَ الطَّعَامُ — مَا خَرَجَتِ امْرَأَةٌ — قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ — قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ — قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ — قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْ اِلَى اللّٰهِ۔

Marfat.com

ماضی بعید

ماضی معروف پر لفظ کَانَ (وہ تھا) لگانے سے ماضی بعید بن جاتا ہے جیسے کَانَ ذَھَبَ (وہ گیا تھا) کَانَ شَرِبَ (اس نے پیا تھا)۔ گردان میں فعل کے صیغوں کے ساتھ لفظ کَانَ بھی بدلتا رہتا ہے۔

نوٹ: لفظ کَانَ فعل ناقص کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے اور تھا، تھے، تھی کے معنی دیتا ہے جیسے کَانَ مِنَ الْجِنِّ (وہ جنوں میں سے تھا)۔ کَانُوْا یُسَارِعُوْنَ (وہ جلدی کرتے تھے)۔

ماضی بعید کی گردان

واحد	کَانَ فَعَلَ	اس ایک مرد نے کیا تھا۔
تثنیہ	کَانَا فَعَلَا	ان دو مردوں نے کیا تھا۔
جمع	کَانُوْا فَعَلُوْا	ان سب مردوں نے کیا تھا۔
واحد	کَانَتْ فَعَلَتْ	اس ایک عورت نے کیا تھا۔
تثنیہ	کَانَتَا فَعَلَتَا	ان دو عورتوں نے کیا تھا۔
جمع	کُنَّ فَعَلْنَ	ان سب عورتوں نے کیا تھا۔
واحد	کُنْتَ فَعَلْتَ	تو ایک مرد نے کیا تھا۔
تثنیہ	کُنْتُمَا فَعَلْتُمَا	تم دو مردوں نے کیا تھا۔
جمع	کُنْتُمْ فَعَلْتُمْ	تم سب مردوں نے کیا تھا۔
واحد	کُنْتِ فَعَلْتِ	تو ایک عورت نے کیا تھا۔
تثنیہ	کُنْتُمَا فَعَلْتُمَا	تم دو عورتوں نے کیا تھا۔
جمع	کُنْتُنَّ فَعَلْتُنَّ	تم سب عورتوں نے کیا تھا۔
واحد	کُنْتُ فَعَلْتُ	میں ایک مرد یا عورت نے کیا تھا۔
تثنیہ و جمع	کُنَّا فَعَلْنَا	ہم دو یا سب مردوں یا عورتوں نے کیا تھا۔

مشق ۲۲

آنْبَجٌ (آم) ــــ اَنْفٌ (ناک) ــــ بُسْتَانٌ (باغ) ــــ حَبْسٌ (قید کرنا) ــــ

حَجَرٌ (پتھر) ــــ حَلَبٌ (دوہنا) ــــ حِذَاءٌ (جوتا) ــــ خَرْقٌ (پھاڑنا) ــــ

خَطْفٌ (اچک لینا) ــــ دَرَّاجَۃٌ (سائیکل) ــــ ذُبَابٌ (مکھی) ــــ رَأْسٌ (سر) ــــ
زُبْدَۃٌ (مکھن) ــــ سَحَابٌ (بادل) ــــ سِرْوَالٌ (پاجامہ) ــــ سَقْطٌ (گرنا) ــــ
سَمْنٌ (گھی) ــــ سَیَّارَۃٌ (موٹر) ــــ صَدْرٌ (سینہ) ــــ صَیِّبٌ (زور کی بارش) ــــ
قِثَّاءٌ (ککڑی) ــــ قَرْیَۃٌ (بستی) ــــ قَصْعَۃٌ (پیالہ) ــــ قِشْطَۃٌ (بالائی) ــــ
کُرَۃٌ (گیند) ــــ کَعْکَۃٌ (بسکٹ) ــــ لُبْسٌ (پہننا) ــــ مَدِیْنَۃٌ (شہر) ــــ
مِنْدِیْلٌ (تولیہ) ــــ مِرْسَمٌ (پنسل) ــــ مَطَرٌ (بارش) ــــ

(اردو میں ترجمہ کرو)

کَانَ جَاءَ رَجُلٌ ــــ کَانَتْ شَرِبَتْ مَاءً ــــ کُنَّ طَلَبْنَ الْخَیْرَ ــــ
کُنْتَ لَبِسْتَ ثَوْبًا جَدِیْدًا ــــ کُنْتُنَّ سَمِعْتُنَّ قُرْاٰنًا ــــ کُنَّا بَلَغْنَا
مَنْزِلًا ــــ کُنْتُمَا خَرَجْتُمَا مِنَ الدَّارِ ــــ کُنْتَ تَقْرَءُ الْجَرِیْدَۃَ ــــ
کُنْتُ مَشْغُوْلًا فِیْ خِدْمَۃِ الضُّیُوْفِ ــــ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ــــ
وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا ــــ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ
رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا
ــــ اِنْ کُنْتُ قُلْتُہٗ فَقَدْ عَلِمْتَہٗ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَا اَعْلَمُ مَا فِیْ
نَفْسِکَ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔

(عربی میں ترجمہ کرو)

میں نے کل اپنا سبق یاد کیا تھا ــ تو اس بستی کی طرف گیا تھا ــ ایک مرد آیا تھا ــ تو نے نئے کپڑے پہنے تھے ــ میں نے مال جمع کیا تھا ــ تو ایک مرد نے کھانا کھایا تھا ــ تم سب مردوں نے قرآن سنا تھا ــ ہم زمین پر بیٹھے تھے ــ تم دو مردوں نے بھلائی چاہی تھی ــ اس ایک مرد نے پانی پیا تھا ــ اس ایک عورت نے پانی پیا تھا ــ ان دو عورتوں نے شہر چھوڑا تھا ــ تم سب عورتیں گاؤں میں اُتری تھیں ــــ ان سب عورتوں نے کپڑا کاتا تھا۔

ماضی استمراری

مضارع پر لفظ کَانَ لگانے سے ماضی استمراری ہو جاتا ہے جیسے کَانَ یَکْتُبُ (وہ لکھتا تھا)۔ کَانَ یَظْلِمُ (وہ ظلم کرتا تھا)۔ اس کو ماضی ناتمام بھی کہتے ہیں۔

ماضی استمراری کی گردان

غائب	مذکر	واحد	کَانَ یَفْعَلُ	وہ ایک مرد کرتا تھا۔
		تثنیہ	کَانَا یَفْعَلَانِ	وہ دو مرد کرتے تھے۔
		جمع	کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ	وہ سب مرد کرتے تھے۔
	مؤنث	واحد	کَانَتْ تَفْعَلُ	وہ ایک عورت کرتی تھی۔
		تثنیہ	کَانَتَا تَفْعَلَانِ	وہ دو عورتیں کرتی تھیں۔
		جمع	کُنَّ یَفْعَلْنَ	وہ سب عورتیں کرتی تھیں۔
حاضر	مذکر	واحد	کُنْتَ تَفْعَلُ	تو ایک مرد کرتا تھا۔
		تثنیہ	کُنْتُمَا تَفْعَلَانِ	تم دو مرد کرتے تھے۔
		جمع	کُنْتُمْ تَفْعَلُوْنَ	تم سب مرد کرتے تھے۔
	مؤنث	واحد	کُنْتِ تَفْعَلِیْنَ	تو ایک عورت کرتی تھی۔
		تثنیہ	کُنْتُمَا تَفْعَلَانِ	تم دو عورتیں کرتی تھیں۔
		جمع	کُنْتُنَّ تَفْعَلْنَ	تم سب عورتیں کرتی تھیں۔
متکلم	مذکر و مؤنث	واحد	کُنْتُ اَفْعَلُ	میں ایک مرد کرتا تھا یا ایک عورت کرتی تھی۔
	مذکر و مؤنث	تثنیہ و جمع	کُنَّا نَفْعَلُ	ہم دو یا سب مرد کرتے تھے یا ہم دو یا سب عورتیں کرتی تھیں۔

مشق ۲۳

اِضْطِجَاعٌ (لیٹنا) ـــ اِنْزَالٌ (اتارنا) ـــ بَصَرٌ (نگاہ) ـــ تُفَّاحٌ (سیب) ـــ جَامُوْسٌ (بھینس) جمع جَوَامِیْسُ ـــ سَبْتٌ (سنیچر) ـــ غِشَاوَةٌ (پردہ) ـــ مِیْثَاقٌ (عہد) ـــ وُقُوْدٌ (ایندھن)۔

کَانَ یَذْهَبُ اِلَی الْمَسْجِدِ ـــ کَانَا یَجْمَعَانِ مَالًا ـــ کُنْتَ تَفْتَحُ الْبَابَ ـــ کُنْتُنَّ تَسْمَعْنَ کَلَامِیْ ـــ کَانُوْا یَاْکُلُوْنَ طَعَامًا ـــ کُنَّ لَا یَقْطَعْنَ ثَوْبًا ـــ کُنْتُ اَقْرَءُ الْجَرِیْدَةَ۔

Marfat.com

ماضی احتمالی یا ماضی شکیہ

ماضی معروف کے ساتھ لفظ لَعَلَّ (شاید) یا لَعَلَّمَا لگانے سے ماضی احتمالی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں جیسے لَعَلَّ زَیْدًا ذَھَبَ اِلَی الْمَسْجِدِ (شاید زید مسجد کی طرف گیا ہوگا) لَعَلَّمَا شَکَرَ (شاید اس نے شکر کیا ہوگا)۔

کبھی کبھی ماضی کے ساتھ لفظ یَکُوْنُ لگانے سے بھی ماضی شکیہ کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں جیسے یَکُوْنُ زَیْدٌ ذَھَبَ (زید گیا ہوگا یا زید جا چکا ہوگا)۔

نوٹ :۔ لفظ لَعَلَّ فعل سے متصل یعنی ملا ہوا نہیں آتا بلکہ فعل اور لَعَلَّ کے درمیان یا تو کوئی اسم آئیگا جو منصوب ہوگا جیسے لَعَلَّ زَیْدًا ذَھَبَ اِلَی الْمَسْجِدِ۔ یا لفظ لَعَلَّ اور فعل کے درمیان ضمیر آئیگی جیسے لَعَلَّہٗ ذَھَبَ اِلَی الْحَقْلِ (شاید وہ کھیت کی طرف گیا ہوگا)۔

ماضی شرطیہ

ماضی معروف کے ساتھ لفظ لَوْ (اگر، کاش) لگانے سے ماضی شرطیہ کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں جیسے لَوْ زَرَعْتَ لَحَصَدْتَ (اگر تو بوتا تو ضرور کاٹتا)۔

لَحَصَدْتَ کا لام (ضرور، البتہ) عام طور پر لَوْ کے جوابی جملے میں تاکید کے لئے لگایا جاتا ہے۔

کبھی لفظ لَوْ کے بعد اور ماضی کے صیغے سے پہلے لفظ کَانَ یا اس کا کوئی صیغہ بڑھایا جاتا ہے جیسے لَوْ کُنْتَ زَرَعْتَ لَحَصَدْتَ (اگر تو نے بویا ہوتا تو ضرور کاٹتا)۔

کبھی لَوْ اور کَانَ کے بعد ماضی کے بجائے مضارع کا صیغہ لایا جاتا ہے جیسے لَوْ کُنْتَ تَحْفَظُ دُرُوْسَكَ نَجَحْتَ (اگر تو اپنے اسباق یاد کرتا رہتا تو کامیاب ہو جاتا)۔

ماضی تمنّائی

ماضی معروف کے ساتھ لَیْتَ یا لَیْتَمَا لگانے سے ماضی تمنّی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں جیسے لَیْتَ زَیْدًا نَجَحَ (کاش زید کامیاب ہوتا) لَیْتَمَا نَجَحْتُ (کاش میں کامیاب ہوتا)۔

لَعَلَّ کی طرح لَیْتَ بھی اسم یا ضمیر کے ساتھ آتا ہے فعل کے ساتھ نہیں آتا، اور اسم کو نصب دیتا ہے۔

Marfat.com

فعل لازم و متعدی

(۱) فعل لازم: فعل لازم اس فعل کو کہتے ہیں جس کو بات مکمل کرنے کیلئے صرف فاعل کی ضرورت ہو یعنی فعل لازم میں مفعول نہیں آتا، جیسے کَرُمَ زَیْدٌ (زید بزرگ ہوا)۔

فعل لازم عام طور پر معروف استعمال ہوتا ہے۔

(۲) فعل متعدی: متعدی وہ فعل ہے جس میں بات مکمل کرنے کیلئے فعل اور فاعل کے علاوہ مفعول کی بھی ضرورت ہو جیسے اَکَلَ زَیْدٌ خُبْزًا (زید نے روٹی کھائی) اس جملے میں زَیْدٌ فاعل اور خُبْزًا مفعول ہے۔ اس مفعول کو مفعول بہ بھی کہتے ہیں۔

عام طور پر متعدی افعال میں ایک مفعول سے بات پوری ہو جاتی ہے لیکن کبھی کبھی بات مکمل کرنے کے لئے دو مفعول ضروری ہو جاتے ہیں جیسے حَسِبَ زَیْدٌ بَکْرًا غَنِیًّا (زید نے بکر کو غنی گمان کیا) عَلِمَ حَامِدٌ خَالِدًا صَالِحًا (حامد نے خالد کو نیک جانا)۔

ایسے افعال کو جن کیلئے دو مفعول ضروری ہوں افعال متعدی بہ دو مفعول کہتے ہیں۔

اقسام متعدی

(۱) فعل معروف یا معلوم: فعل معروف وہ فعل ہے جو فاعل کی طرف منسوب ہو اور اس کا فاعل معلوم ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ خَالِدًا (زید نے خالد کو مارا)۔ اس مثال میں زَیْدٌ فاعل ہے اور خالد مفعول۔

(۲) فعل مجہول یا نامعلوم: فعل مجہول وہ فعل ہے جو مفعول کی طرف منسوب ہو اور اس کا فاعل معلوم نہ ہو جیسے ضُرِبَ حَامِدٌ (حامد کو مارا گیا) اس مثال میں مارنے والا یعنی فاعل معلوم نہیں۔

جس اسم کی طرف فعل مجہول منسوب ہوتا ہے اسے نائبِ فاعل یا فاعل کا جانشین کہتے ہیں اور وہ فاعل کی طرح مرفوع ہوتا ہے جیسے ضُرِبَ حَامِدٌ میں حَامِدٌ اصل میں مفعول ہے لیکن فعلِ مجہول میں اسے فاعل کی جگہ مل گئی اس لئے اسے رفع (پیش) دیا گیا۔ نائب فاعل کو مَا لَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ بھی کہتے ہیں ــــــــ

Marfat.com

جن فعلوں کے دو مفعول ہوتے ہیں ان کے نائب فاعل بھی دو ہوتے ہیں مگر پہلا نائب فاعل مرفوع اور دوسرا منصوب ہوتا ہے جیسے عُلِمَ زَیْدٌ صَالِحًا (زید کو نیک جانا گیا)۔

مشق ۲۴

اُخْدُوْدٌ (خندق کھائی) ـــ اَنْکَرُ (بہت ناپسند) ـــ اَمَامٌ (سامنے) ـــ تَادِیْبٌ (ادب سکھانا)

جَائِزَۃٌ (انعام) ـــ جُھْدٌ (کوشش) ـــ حُزْنٌ (غم) ـــ حِمِیْرٌ (گدھا) ـــ دَارٌ (گھر) ـــ

رَفِیْقٌ (ساتھی) ـــ رَقْدٌ (سونا) ـــ رُؤْیَۃٌ (دیدار، ملاقات) ـــ زَجْرٌ (جھڑکنا) ـــ

زِیَارَۃٌ (ملاقات) ـــ سَطْحٌ (چھت) ـــ شُعُوْرٌ (سمجھنا) ـــ شَھَادَۃٌ (سند، گواہی) ـــ

صُعُوْدٌ (چڑھنا) ـــ صَوْتٌ (آواز) ـــ طَرْبُوْشٌ (ترکی ٹوپی) ـــ طَرِیْقٌ (راستہ) ـــ

عَجَبٌ (تعجب کرنا) ـــ عِشَاءٌ (شام کا وقت) ـــ غَدَاءٌ (دوپہر کا کھانا) ـــ

غَلْقٌ (بند کرنا) ـــ فَاکِھَۃٌ (پھل) ـــ فِرَاشٌ (بستر، فرش) ـــ فُطُوْرٌ (ناشتہ) ـــ

قُدُوْمٌ (آنا) ـــ قَصْدٌ (ارادہ کرنا) ـــ کَامِخٌ (چٹنی) ـــ کِتْمَانٌ (چھپانا) ـــ کَسْبٌ (کمانا) ـــ

مَجِیْدٌ (بزرگی والا) ـــ مُخَرِّبَۃٌ (برباد کرنے والی) ـــ مُکْثٌ (ٹھہرنا) ـــ مَنْحٌ (عطا کرنا) ـــ

نَاظُوْرٌ (مالی) ـــ نَبْتٌ (اگنا) ـــ نِصْفٌ (آدھا) ـــ نِعْمَۃٌ (نعمت) ـــ نِفَاذٌ (جاری ہونا)

نَفْرٌ (بھاگنا) ـــ نَفْعٌ (فائدہ پہنچانا) ـــ ھَزْمٌ (شکست)۔

حَسِبْتُ اَخَاکَ صَالِحًا ـــ شَرِبَ الطِّفْلُ لَبَنًا ـــ طَلَبَ اَخُوْ حَامِدٍ اَبَاکَ ـــ

اَکَلْنَا الْیَوْمَ الْفَوَاکِہَ ـــ قُتِلَ اَسَدٌ کَبِیْرٌ ـــ جَاءَنِیْ مَکْتُوْبٌ مِنْ حَیْدَرْ آبَاد ـــ

اَرْسَلَہٗ صَدِیْقِیْ خَالِدٌ ـــ لَمَّا دَخَلْتُ حُجْرَتَکَ رَاَیْتُ اَخَاکَ الصَّغِیْرَ جَالِسًا عَلَی الْکُرْسِیِّ اَمَامَ الطَّاوِلَۃِ یَکْتُبُ وَاجِبَاتِ الْمَدْرَسَۃِ ـــ فَجَلَسْتُ بِجَانِبِ عَلٰی کُرْسِیٍّ وَجَاءَ لِیْ بِالْقَھْوَۃِ ـــ قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ ـــ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ـــ لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ ـــ یٰاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْکُمْ مَّوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ـــ وَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝

Marfat.com

مضارع معروف

جس فعل سے کام کا کرنا یا ہونا معلوم ہو اور یہ بھی معلوم ہو کہ کام موجودہ وقت (زمانۂ حال) میں ہو رہا ہے یا آئندہ (زمانۂ مستقبل میں) ہوگا اس کو فعل مضارع معروف کہتے ہیں جیسے یَذْھَبُ (وہ جاتا ہے یا جائے گا)۔

مضارع بنانے کا قاعدہ: ماضی معروف کے صیغۂ واحد مذکر غائب کا پہلا حرف ساکن کر کے اس کے شروع میں یائے مفتوح لگانے اور آخری حرف کو پیش دینے سے مضارع معروف بن جاتا ہے جیسے ضَرَبَ سے یَضْرِبُ، سَمِعَ سے یَسْمَعُ، فَتَحَ سے یَفْتَحُ ___ ماضی کی طرح مضارع کے بھی تین وزن ہیں: (۱) یَفْعَلُ (۲) یَفْعِلُ (۳) یَفْعُلُ۔

نوٹ: مضارع میں آخری سے پہلے حرف یعنی عین کلمہ کی حرکت متعین نہیں بلکہ وہ زبر، زیر، یا پیش ہو سکتی ہے۔

مضارع معروف کی گردان

غائب	مذکر	واحد	یَفْعَلُ	وہ ایک مرد کرتا ہے یا کرے گا۔
		تثنیہ	یَفْعَلَانِ	وہ دو مرد کرتے ہیں یا کریں گے۔
		جمع	یَفْعَلُوْنَ	وہ سب مرد کرتے ہیں یا کریں گے۔
	مؤنث	واحد	تَفْعَلُ	وہ ایک عورت کرتی ہے یا کرے گی۔
		تثنیہ	تَفْعَلَانِ	وہ دو عورتیں کرتی ہیں یا کریں گی۔
		جمع	یَفْعَلْنَ	وہ سب عورتیں کرتی ہیں یا کریں گی۔
حاضر	مذکر	واحد	تَفْعَلُ	تو ایک مرد کرتا ہے یا کرے گا۔
		تثنیہ	تَفْعَلَانِ	تم دو مرد کرتے ہو یا کرو گے۔
		جمع	تَفْعَلُوْنَ	تم سب مرد کرتے ہو یا کرو گے۔

Marfat.com

	واحد	تَفْعَلِیْنَ	تو ایک عورت کرتی ہے یا کرے گی۔
مؤنث حاضر	تثنیہ	تَفْعَلَانِ	تم دو عورتیں کرتی ہو یا کرو گی۔
	جمع	تَفْعَلْنَ	تم سب عورتیں کرتی ہو یا کرو گی۔
متکلم — مذکر و مؤنث	واحد	اَفْعَلُ	میں ایک مرد کرتا ہوں یا کرونگا یا میں ایک عورت کرتی ہوں یا کرونگی
متکلم — مذکر و مؤنث	تثنیہ و جمع	نَفْعَلُ	ہم دو مرد یا سب مرد کرتے ہیں یا کرینگے یا دو عورتیں یا سب عورتیں کرتی ہیں یا کریں گی۔

مشق ۲۵

اِبِلٌ (اونٹ) — اَنْ (کہ) — اِنَّمَا (صرف، اور کچھ نہیں) — اَهَمُّ (اہم۔ بہت ضروری) — بِرٌّ (نیکی) — بَرِیٌٔ (بری، الگ) — بَطَاطَا (آلو) — بَطْنٌ (پیٹ) — تَتْلُوْنَ (تم تلاوت کرتے ہو) — تَحْرِیْفٌ (بدلنا) — تَنْسَوْنَ (تم بھولتے ہو) — ثُمَّ (پھر) — دَمٌ (خون) جمع دِمَاءٌ — سَخَطٌ (ناراض ہونا) — سَفْكٌ (خون بہانا) — شَعْرٌ (سمجھنا۔ احساس کرنا) صَاعِقَةٌ (کڑک) — ضَرٌّ (نقصان) — طَاحُوْنَ (چکی) — طَحْنٌ (پیسنا) — غَدِیْرٌ (تالاب) — غَسْلٌ (دھونا) — فَ (پس) — قَصَّارٌ (دھوبی) — وَجَعٌ (درد) —

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ — یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ — اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ — لِیْ عَمَلِیْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ وَاَنْتُمْ بَرِیْئُوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ — لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ — یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ — یَسْمَعُوْنَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَهٗ — اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَیْفَ خُلِقَتْ — وَاِلَى السَّمَآءِ كَیْفَ رُفِعَتْ — اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتَامٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا — اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتَابَ — لَا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا — یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ — اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔

Marfat.com

فعل مضارع مجہول

بنانے کا قاعدہ: مضارع معروف کے پہلے حرف کو پیش اور آخری سے پہلے حرف یعنی عین کلمہ کو زبر دینے سے مضارع مجہول بن جاتا ہے جیسے یَغْفِرُ سے یُغْفَرُ (وہ مغفرت کیا گیا)۔

مضارع مجہول کی گردان

غائب	مذکر	واحد	یُفْعَلُ	وہ ایک مرد کیا جاتا ہے یا کیا جائیگا۔
		تثنیہ	یُفْعَلَانِ	وہ دو مرد کئے جاتے ہیں یا کئے جائیں گے۔
		جمع	یُفْعَلُوْنَ	وہ سب مرد کئے جاتے ہیں یا کئے جائیں گے۔
غائب	مؤنث	واحد	تُفْعَلُ	وہ ایک عورت کی جاتی ہے یا کی جائے گی۔
		تثنیہ	تُفْعَلَانِ	وہ دو عورتیں کی جاتی ہیں یا کی جائیں گی۔
		جمع	یُفْعَلْنَ	وہ سب عورتیں کی جاتی ہیں یا کی جائیں گی۔
حاضر	مذکر	واحد	تُفْعَلُ	تو ایک مرد کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا۔
		تثنیہ	تُفْعَلَانِ	تم دو مرد کئے جاتے ہو یا کئے جاؤ گے۔
		جمع	تُفْعَلُوْنَ	تم سب مرد کئے جاتے ہو یا کئے جاؤ گے۔
حاضر	مؤنث	واحد	تُفْعَلِیْنَ	تو ایک عورت کی جاتی ہے یا کی جائے گی۔
		تثنیہ	تُفْعَلَانِ	تم دو عورتیں کی جاتی ہو یا کی جاؤ گی۔
		جمع	تُفْعَلْنَ	تم سب عورتیں کی جاتی ہو یا کی جاؤ گی۔
متکلم	مذکر و مؤنث	واحد	اُفْعَلُ	میں ایک مرد کیا جاتا ہوں یا کیا جاؤں گا یا میں ایک عورت کی جاتی ہوں یا کی جاؤں گی
	مذکر و مؤنث	تثنیہ و جمع	نُفْعَلُ	ہم دو مرد یا سب مرد کئے جاتے ہیں یا کئے جائیں گے یا دو عورتیں یا سب عورتیں کی جاتی ہیں یا کی جائیں گی۔

مضارع منفی معروف

مضارع معروف سے پہلے لَا یا مَا لگانے سے منفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں جیسے لَا یَعْلَمُ (وہ نہیں جانتا)۔ لَا اَمْلِكُ ضَرًّا (میں تمہارے لئے نقصان کا اختیار نہیں رکھتا) مَا یَاْکُلُوْنَ الطَّعَامَ (وہ کھانا نہیں کھاتے) مَا تَشَاءُوْنَ (تم نہیں چاہتے)۔

Marfat.com

مضارع منفی مجہول

مضارع مجہول سے پہلے لا یا مَا لگانے سے منفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں جیسے لَا یُسْمَعُ (وہ نہیں سنا جاتا)۔ مَا اُمِرُوْا (وہ حکم نہیں دیئے گئے)۔

نوٹ: مضارع منفی معروف و مجہول دونوں میں گردان کے صیغوں کے ساتھ مَا یا لَا اپنی حالت پر قائم رہتے ہیں۔

مشق ۲۶

اَتُوْبُ (میں توبہ کرتا ہوں) ــــ اَثْقَلُ (بوجھ۔ وزن) ــــ اِکْرَاہٌ (زبردستی۔ جبر) ــــ اَوْفَرُ (کثیر۔ بہت) ــــ بَشَرٌ (انسان) ــــ حِلْمٌ (بردباری) ــــ سُوْقٌ (بازار۔ جمع اَسْوَاقٌ) ــــ سِیْمَۃٌ (نشان۔ علامت) ــــ سَیِّئَۃٌ (برائی۔ گناہ) ــــ صَنَادِیْقُ (صندوق) ــــ کَنْزٌ (خزانہ) ــــ نَاصِیَۃٌ (پیشانی) جمع نَوَاصِیْ ــــ مَشْیٌ (چلنا) ــــ یَدْعُ (وہ بلاتا ہے) ــــ یَرْجِعُ (وہ لوٹتا ہے) یَرْکَعُوْنَ (وہ رکوع کرتے ہیں) ــــ یَقْبَلُ (وہ قبول کرتا ہے)۔

یَاْکُلُوْنَ الطَّعَامَ وَیَمْشُوْنَ فِی الْاَسْوَاقِ ــــ وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ــــ وَھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّئَاتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ــــ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ــــ وَکَیْفَ تَکْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰی عَلَیْکُمْ اٰیَاتُ اللّٰہِ ــــ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ ــــ یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰھُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ ــــ لَا اَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ــــ اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ــــ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰھَکَ وَاِلٰہَ اٰبَآئِکَ ــــ لَا یَاْکُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا کَانُوْا خٰلِدِیْنَ ــــ وَمَآ اُمِرُوْا اِلَّا لِیَعْبُدُوْا اِلٰھًا وَّاحِدًا ــــ وَمَا یُکَذِّبُ بِہٖٓ اِلَّا کُلُّ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ۔

Marfat.com

فعل حال

مضارع معروف کے شروع میں "ل" لگا دینے سے مضارع کے معنی زمانۂ حال کے لئے مخصوص ہو جاتے ہیں جیسے لَيَفْعَلُ (وہ کر رہا ہے) لَيَكْتُبُ زَيْدٌ (زید لکھ رہا ہے) لَيَحْزُنُنِيْ (وہ مجھے غم میں ڈالتا ہے)

فعل حال کی گردان

مذکر غائب	واحد	لَيَفْعَلُ	وہ ایک مرد کر رہا ہے۔
	تثنیہ	لَيَفْعَلَانِ	وہ دو مرد کر رہے ہیں۔
	جمع	لَيَفْعَلُوْنَ	وہ سب مرد کر رہے ہیں۔
مؤنث غائب	واحد	لَتَفْعَلُ	وہ ایک عورت کر رہی ہے۔
	تثنیہ	لَتَفْعَلَانِ	وہ دو عورتیں کر رہی ہیں۔
	جمع	لَيَفْعَلْنَ	وہ سب عورتیں کر رہی ہیں۔
مذکر حاضر	واحد	لَتَفْعَلُ	تو ایک مرد کر رہا ہے۔
	تثنیہ	لَتَفْعَلَانِ	تم دو مرد کر رہے ہو۔
	جمع	لَتَفْعَلُوْنَ	تم سب مرد کر رہے ہو۔
مؤنث حاضر	واحد	لَتَفْعَلِيْنَ	تو ایک عورت کر رہی ہے۔
	تثنیہ	لَتَفْعَلَانِ	تم دو عورتیں کر رہی ہو۔
	جمع	لَتَفْعَلْنَ	تم سب عورتیں کر رہی ہو۔
متکلم مذکر ومؤنث	واحد	لَأَفْعَلُ	میں ایک مرد کر رہا ہوں یا میں ایک عورت کر رہی ہوں۔
متکلم مذکر ومؤنث	تثنیہ وجمع	لَنَفْعَلُ	ہم دو یا سب مرد کر رہے ہیں یا ہم دو یا سب عورتیں کر رہی ہیں

فعل مستقبل قریب

فعل مضارع معروف سے پہلے س لگانے سے مستقبل قریب کے معنی ہو جاتے ہیں جیسے سَيَقُوْلُ (وہ عنقریب کہے گا) سَنَكْتُبُ (ہم جلدی لکھیں گے) سَيَعْجَلُ (وہ جلدی کرے گا) سَيَعْلَمُوْنَ (وہ جلدی جان لیں گے)۔

فعل مستقبل بعید

فعل مضارع معروف سے پہلے سَوْفَ لگانے سے مستقبل بعید کے معنی پیدا ہوتے ہیں جیسے سَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا (وہ ہلاکت کو پکارے گا) سَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ (تیرا رب تجھ کو عطا کرے گا)

Marfat.com

مشق ۲۷

جِهَادٌ (اللہ کی راہ میں لڑنا) ـــ حَجَرٌ (پتھر) ـــ حِرْفَۃٌ (پیشہ، کاروبار) ـــ حَمِیْمٌ (گاڑھا) دَیْنٌ (قرضہ) ـــ سِلَاحٌ (ہتھیار) ـــ شَبَابٌ (جوانی) ـــ صَیْدٌ (شکار) ـــ طَیْرٌ (پرندہ) ـــ ظَفَرٌ (کامیابی، غلبہ) ـــ عَبَثٌ (بیکار) ـــ غَزَالٌ (ہرن) ـــ قِرْدٌ (بندر) ـــ قَیِّمٌ (سیدھا) ـــ مُرٌّ (کڑوا) ـــ مَرْصُوْصٌ (سیسہ پلائی ہوئی) ـــ بُنْیَانٌ (عمارت) ـــ وَلِیٌّ (دوست) ـــ ھَلُوْعٌ (بہت گھبرانے والا)۔

(اردو میں ترجمہ کرو)

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی ـــ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِیِّہٖ مَا شَھِدْنَا مَھْلِكَ اَھْلِہٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ـــ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰی ـــ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ـــ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ صَابِرًا ـــ سَیَذَّکَّرُ مَنْ یَّخْشٰی ـــ فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا ـــ سَوْفَ نُصْلِیْہِ نَارًا ـــ فَسَوْفَ نُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا ـــ سَیَقُوْلُ السُّفَھَآءُ مِنَ النَّاسِ ـــ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی ـــ سَنَکْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَھُمُ الْاَنْبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ـــ

(عربی میں ترجمہ کرو)

وہ عنقریب کہے گا ـ ہم جلد لکھیں گے ـ تو جلد مجھے پائے گا ـ ہم تجھے جلد پڑھائیں گے ـــ میں جلد پھیر دوں گا ـ وہ جلد نصیحت حاصل کرلے گا جو اللہ سے ڈرتا ہے ـــ پس تم عنقریب جان لوگے ـــ اور عنقریب تم سے سوال کیا جائے گا ـ اور عنقریب تیرا رب تجھ کو دے گا ـ پس تو راضی ہو جائے گا ـ وہ جلد جزا دیئے جائیں گے ـ بیشک وہ سرکشی کرتا ہے ـــ وہ ضرور کرتا ہے۔

Marfat.com

فعل مستقبل (نفی تاکید بلن) معروف

مضارع مثبت معروف کے شروع میں لَنْ لگانے سے مضارع میں نفی اور تاکید کے معنی پیدا ہوجاتے ہیں نیز مضارع زمانہ مستقبل کے لئے مخصوص ہوجاتا ہے جیسے لَنْ یَّفْعَلَ (وہ ہرگز نہیں کرے گا)۔

ہرگز نہیں کرے گا وہ ایک مرد۔	لَنْ یَّفْعَلَ	واحد	مذکر	غائب
ہرگز نہیں کریں گے وہ دو مرد۔	لَنْ یَّفْعَلَا	تثنیہ		
ہرگز نہیں کریں گے وہ سب مرد	لَنْ یَّفْعَلُوْا	جمع		
ہرگز نہیں کرے گی وہ ایک عورت۔	لَنْ تَفْعَلَ	واحد	مؤنث	
ہرگز نہیں کریں گی وہ دو عورتیں۔	لَنْ تَفْعَلَا	تثنیہ		
ہرگز نہیں کریں گی وہ سب عورتیں۔	لَنْ یَّفْعَلْنَ	جمع		
ہرگز نہیں کرے گا تو ایک مرد۔	لَنْ تَفْعَلَ	واحد	مذکر	حاضر
ہرگز نہیں کرو گے تم دو مرد۔	لَنْ تَفْعَلَا	تثنیہ		
ہرگز نہیں کرو گے تم سب مرد	لَنْ تَفْعَلُوْا	جمع		
ہرگز نہیں کرے گی تو ایک عورت۔	لَنْ تَفْعَلِیْ	واحد	مؤنث	
ہرگز نہیں کرو گی تم دو عورتیں۔	لَنْ تَفْعَلَا	تثنیہ		
ہرگز نہیں کرو گی تم سب عورتیں۔	لَنْ تَفْعَلْنَ	جمع		
ہرگز نہیں کرونگا میں ایک مرد یا ایک عورت	لَنْ اَفْعَلَ	واحد	مذکر مؤنث	متکلم
ہرگز نہیں کرینگے ہم دو یا سب مرد یا دو یا سب عورتیں۔	لَنْ نَّفْعَلَ	تثنیہ وجمع	مذکر مؤنث	

گردان فعل مستقبل (نفی تاکید بلن) مجہول

ہرگز نہیں کیا جائے گا وہ ایک مرد۔	لَنْ یُّفْعَلَ	واحد	مذکر	غائب
ہرگز نہیں کئے جائیں گے وہ دو مرد۔	لَنْ یُّفْعَلَا	تثنیہ		
ہرگز نہیں کئے جائیں گے وہ سب مرد۔	لَنْ یُّفْعَلُوْا	جمع		
ہرگز نہیں کی جائے گی وہ ایک عورت۔	لَنْ تُفْعَلَ	واحد	مؤنث	
ہرگز نہیں کی جائیں گی وہ دو عورتیں۔	لَنْ تُفْعَلَا	تثنیہ		
ہرگز نہیں کی جائیں گی وہ سب عورتیں۔	لَنْ یُّفْعَلْنَ	جمع		

حاضر	مذکر	واحد	لَنْ تُفْعَلَ	ہرگز نہیں کیا جائے گا تو ایک مرد۔
		تثنیہ	لَنْ تُفْعَلَا	ہرگز نہیں کیے جا ؤ گے تم دو مرد۔
		جمع	لَنْ تُفْعَلُوْا	ہرگز نہیں کیے جا ؤ گے تم سب مرد۔
	مؤنث	واحد	لَنْ تُفْعَلِیْ	ہرگز نہیں کی جائے گی تو ایک عورت۔
		تثنیہ	لَنْ تُفْعَلَا	ہرگز نہیں کی جا ؤ گی تم دو عورتیں۔
		جمع	لَنْ تُفْعَلْنَ	ہرگز نہیں کی جا ؤ گی تم سب عورتیں۔
متکلم	مذکر مؤنث	واحد	لَنْ اُفْعَلَ	ہرگز نہیں کیا جاؤں گا میں ایک مرد یا ایک عورت۔
	مذکر مؤنث	تثنیہ جمع	لَنْ نُفْعَلَ	ہرگز نہیں کیے جائیں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں۔

مشق ۲۸

اَذِنَ (اس نے اجازت دی) — بَرِحَ (ٹلنا، ہٹنا) — بَسْطٌ (پھیلانا، کشادہ کرنا) — جَائِعٌ (بھوکا) سَبُعٌ (درندہ۔ جمع سِبَاعٌ) — سَعْیٌ (کوشش) — شَبِعَ (وہ سیر ہوا) — طَرْقٌ (دروازہ کھٹکھٹانا) — عِنَبٌ (انگور) — قَرْعٌ (دروازہ کھٹکھٹانا) — لَعْقٌ (چاٹنا) — نَدَمَۃٌ (شرمندگی) — وَہْلَۃٌ (دفعہ، بار)۔

لَنْ تَبْلُغَ الْمَجْدَ حَتّٰی تَلْعَقَ الصَّبْرَ — لَنْ تَعْلَمُوْا خَبَرًا — لَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ مُشْرِکًا — لَنْ تَرْکَبْنَ الْفَرَسَ — لَنْ یَفْرَحَ جَمِیْلٌ — لَنْ یُّغْفَرَ الْمُشْرِکُ — لَنْ یُّصْلَبَ سَعِیْدٌ — لَنْ یُّتْرَکَ اَمْرٌ نَّافِعٌ — لَنْ یُّبْذَلَ الْمَالُ — لَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰی یَاْذَنَ لِیْ اَبِیْ اَوْ یَحْکُمَ اللّٰہُ لِیْ وَھُوَ خَیْرُ الْحَاکِمِیْنَ — لَنْ یَّجْعَلَ اللّٰہُ لِلْکٰفِرِیْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا — وَلَنْ تَرْضٰی عَنْکَ الْیَھُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَھُمْ — قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰہِ عَھْدًا فَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰہُ عَھْدَہٗ — اِنَّکَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا — وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ — وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نُّؤْمِنَ لَکَ حَتّٰی نَرَی اللّٰہَ جَھْرَۃً — اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِھِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُھُمْ — وَمَا مَنَعَھُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْھُمْ نَفَقٰتُھُمْ۔

Marfat.com

فعل مضارع نفی جحد بلم

جیساکہ پہلے آچکا ہے کہ ماضی مثبت کے ساتھ ما لگانے سے ماضی میں اثبات کی بجائے نفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں جیسے مَا قَتَلَ (اس نے قتل نہیں کیا)۔ مَا ضَرَبَ (اس نے نہیں مارا)۔

اگر ماضی میں نفی کے ساتھ ساتھ زور و قوت بھی پیدا کرنی ہو تو پھر مضارع کے ساتھ لَمْ یا لَمَّا لگانے سے۔ جس سے مضارع حال اور استقبال کی بجائے ماضی کے معنی دیتا ہے جیسے یَفْعَلُ (وہ کرتا ہے یا کرے گا)۔ لَمْ یَفْعَلْ (اس نے ہرگز نہیں کیا) اس کو نفی جحد یعنی نفی انکاری بھی کہتے ہیں۔ لَمْ یا لَمَّا لگانے سے مضارع کے آخری حرف یعنی لام کلمہ پر جزم پڑھا جاتا ہے۔

گردان فعل مضارع معروف نفی جحد بلم

غائب	مذکر	واحد	لَمْ یَفْعَلْ	ہرگز نہیں کیا اس ایک مرد نے۔
		تثنیہ	لَمْ یَفْعَلَا	ہرگز نہیں کیا ان دو مردوں نے۔
		جمع	لَمْ یَفْعَلُوْا	ہرگز نہیں کیا ان سب مردوں نے۔
	مؤنث	واحد	لَمْ تَفْعَلْ	ہرگز نہیں کیا اس ایک عورت نے۔
		تثنیہ	لَمْ تَفْعَلَا	ہرگز نہیں کیا ان دو عورتوں نے۔
		جمع	لَمْ یَفْعَلْنَ	ہرگز نہیں کیا ان سب عورتوں نے۔
حاضر	مذکر	واحد	لَمْ تَفْعَلْ	ہرگز نہیں کیا تو ایک مرد نے۔
		تثنیہ	لَمْ تَفْعَلَا	ہرگز نہیں کیا تم دو مردوں نے۔
		جمع	لَمْ تَفْعَلُوْا	ہرگز نہیں کیا تم سب مردوں نے۔
	مؤنث	واحد	لَمْ تَفْعَلِیْ	ہرگز نہیں کیا تو ایک عورت نے۔
		تثنیہ	لَمْ تَفْعَلَا	ہرگز نہیں کیا تم دو عورتوں نے۔
		جمع	لَمْ تَفْعَلْنَ	ہرگز نہیں کیا تم سب عورتوں نے۔
متکلم	مذکر و مؤنث	واحد	لَمْ اَفْعَلْ	ہرگز نہیں کیا میں ایک مرد یا ایک عورت نے
	مذکر و مؤنث	تثنیہ و جمع	لَمْ نَفْعَلْ	ہرگز نہیں کیا ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں نے

گردان فعل مضارع مجہول نفی جحد بلم

غائب	مذکر	واحد	لَمْ یُفْعَلْ	ہرگز نہیں کیا گیا وہ ایک مرد۔
		تثنیہ	لَمْ یُفْعَلَا	ہرگز نہیں کیے گئے وہ دو مرد۔
		جمع	لَمْ یُفْعَلُوْا	ہرگز نہیں کیے گئے وہ سب مرد۔
	مؤنث	واحد	لَمْ تُفْعَلْ	ہرگز نہیں کی گئی وہ ایک عورت۔
		تثنیہ	لَمْ تُفْعَلَا	ہرگز نہیں کی گئیں وہ دو عورتیں۔
		جمع	لَمْ یُفْعَلْنَ	ہرگز نہیں کی گئیں وہ سب عورتیں۔
حاضر	مذکر	واحد	لَمْ تُفْعَلْ	ہرگز نہیں کیا گیا تو ایک مرد۔
		تثنیہ	لَمْ تُفْعَلَا	ہرگز نہیں کیے گئے تم دو مرد۔
		جمع	لَمْ تُفْعَلُوْا	ہرگز نہیں کیے گئے تم سب مرد۔
	مؤنث	واحد	لَمْ تُفْعَلِیْ	ہرگز نہیں کی گئی تو ایک عورت۔
		تثنیہ	لَمْ تُفْعَلَا	ہرگز نہیں کی گئیں تم دو عورتیں۔
		جمع	لَمْ تُفْعَلْنَ	ہرگز نہیں کی گئیں تم سب عورتیں۔
متکلم	مذکر ومؤنث	واحد	لَمْ اُفْعَلْ	ہرگز نہیں کیا گیا میں ایک مرد یا ایک عورت۔
	مذکر ومؤنث	تثنیہ وجمع	لَمْ نُفْعَلْ	ہرگز نہیں کیے گئے ہم دو یا سب مرد یا دو یا سب عورتیں۔

مشق ٢٩

تَبْذِیْرٌ (بیجا خرچ کرنا) — تَذْکِیْرٌ (نصیحت کرنا) — حَبٌّ (دانہ) — حَصِیْدٌ (کاٹی ہوئی فصل) — خَالَطَ (اس نے میل جول رکھا) — خَجِلٌ (شرمندہ) — رِقَّۃٌ (دل کی نرمی) — زَحْزَحَ (اس نے ہٹا دیا) — زُوْرٌ (جھوٹ) — عِمَادٌ (ستون) — فَتَّشَ (اس نے تفتیش کی) — کِفَاتًا (سمیٹنے والی) — لِصٌّ (چور) —

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ — اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ — اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِھٰدًا — اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ — لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ (حدیث) — فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ — اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃً — اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ —

Marfat.com

مضارع معروف مع لام تاکید و نون تاکید

مضارع کے شروع میں ل لگا کر آخر میں نون تاکید لگانے سے مضارع میں تاکید کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں جیسے يَكْتُبُ سے لَيَكْتُبَنَّ یا لَيَكْتُبَنْ (وہ ضرور ضرور لکھے گا) لام تاکید ہمیشہ مفتوح ہوگا۔

نون تاکید ۲ دو طرح کا ہوتا ہے :۔

(۱) نون ثقیلہ یا نون مشدد۔ نون ثقیلہ سے گردان کے تمام صیغے آتے ہیں۔ جن صیغوں میں نون ثقیلہ سے پہلے الف آتا ہے ان میں نون ثقیلہ مکسور ہوتا ہے اور باقی صیغوں میں مفتوح۔

(۲) نون خفیفہ یا نون ساکن۔ نون خفیفہ سے گردان کے صرف وہ آٹھ صیغے آتے ہیں جن میں نون ثقیلہ سے پہلے الف نہیں ہے۔ نون خفیفہ کو کبھی کبھی تنوین سے بدل دیتے ہیں جیسے لَنَسْفَعًا (ہم ضرور ضرور گھسیٹیں گے) لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ (تم مسجد حرام میں ضرور ضرور داخل ہوگا) لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ (اللہ ضرور ضرور مدد کریگا جو اس کی مدد کریگا)۔

گردان مضارع مع نون ثقیلہ و نون خفیفہ

	مضارع معروف	لام تاکید و نون ثقیلہ	لام تاکید و نون خفیفہ	
واحد	يَفْعَلُ	لَيَفْعَلَنَّ	لَيَفْعَلَنْ	وہ ایک مرد ضرور ضرور کرے گا۔
تثنیہ	يَفْعَلَانِ	لَيَفْعَلَانِّ	×	وہ دو مرد ضرور ضرور کریں گے۔
جمع	يَفْعَلُوْنَ	لَيَفْعَلُنَّ	لَيَفْعَلُنْ	وہ سب مرد ضرور ضرور کریں گے۔
واحد	تَفْعَلُ	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَنْ	وہ ایک عورت ضرور ضرور کرے گی۔
تثنیہ	تَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلَانِّ	×	وہ دو عورتیں ضرور ضرور کریں گی۔
جمع	يَفْعَلْنَ	لَيَفْعَلْنَانِّ	×	وہ سب عورتیں ضرور ضرور کریں گی۔
واحد	تَفْعَلُ	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَنْ	تو ایک مرد ضرور ضرور کرے گا۔
تثنیہ	تَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلَانِّ	×	تم دو مرد ضرور ضرور کرو گے۔
جمع	تَفْعَلُوْنَ	لَتَفْعَلُنَّ	لَتَفْعَلُنْ	تم سب مرد ضرور ضرور کرو گے۔
واحد	تَفْعَلِيْنَ	لَتَفْعَلِنَّ	لَتَفْعَلِنْ	تو ایک عورت ضرور ضرور کرے گی۔
تثنیہ	تَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلَانِّ	×	تم دو عورتیں ضرور ضرور کرو گی۔
جمع	تَفْعَلْنَ	لَتَفْعَلْنَانِّ	×	تم سب عورتیں ضرور ضرور کرو گی۔

Marfat.com

مؤنث و مذکر	واحد	اَفْعَلُ	لَاَفْعَلَنَّ	لَاَفْعَلَنْ	میں ایک مرد ضرور ضرور کروں گا۔ یا میں ایک عورت ضرور ضرور کروں گی۔
مذکر و مؤنث	تثنیہ و جمع	نَفْعَلُ	لَنَفْعَلَنَّ	لَنَفْعَلَنْ	ہم دو مرد یا سب مرد ضرور ضرور کریں گے۔ یا دو عورتیں یا سب عورتیں ضرور ضرور کرینگی

مشق نمبر ۳۰

اِعْلَانٌ (اعلان۔اشتہار) — تَمَشِّیْ (ٹہلنا، چلنا) — ثُلَّةٌ (آدمیوں کی بڑی جماعت) — جَلْدٌ (کوڑے لگانا) — حَظٌّ (حصہ) — خَیْطٌ (دھاگا) — رَوَاحٌ (شام) — سَارَ (اس نے سیر کی) — قَلْعَۃٌ (قلعہ) — کَلَّا (ہرگز نہیں۔خبردار) — کَھْفٌ (غار) — مَاشِیَۃٌ (مویشی) جمع مَوَاشِیْ — مَائِدَۃٌ (دسترخوان) — مَطَارٌ (ہوائی اڈہ) —

(اردو میں ترجمہ کرو)

لَنَذْهَبَنَّ غَدًا اِلَی الصَّیْدِ — لَیَنْجَحَانِّ اَخَوَایَ فِیْ هٰذَا الْعَامِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ — لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ — لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَةِ — لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِی الصّٰلِحِیْنَ — لَیَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا — لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ — لَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَا اٰمُرُهٗ — لَیُسْجَنَنَّ وَلَیَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ — وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِیْنٍ — لَیَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ — وَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ — رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ — وَلَیَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ وَلَیُسْئَلُنَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ — لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِیِّهٖ —

(عربی میں ترجمہ کرو)

آج میرا بھائی مدرسے میں ضرور حاضر ہوگا — ہم ضرور ہی اپنی کتاب پڑھیں گے — وہ سب عورتیں ضرور ہی اپنے کپڑے دھوئیں گی — تو ایک عورت ضرور ہی کھانا کھائیگی — میں ضرور ہی تجھکو نماز کیلئے جگاؤں گا — تم دو مرد ضرور ہی کل مارے جاؤ گے — تو ضرور ہی منزل پر پہنچے گا — میں انشاءاللہ اس سال ضرور ہی کامیاب ہوجاؤں گا — وہ دونوں تم سے کوئی کتاب ضرور ہی طلب کریں گے

Marfat.com

فعل امر

جس فعل میں کام کرنے کا حکم پایا جائے اسے فعل امر کہتے ہیں۔ یہ صرف مضارع حاضر معروف سے بنتا ہے۔

اقسام فعل امر: — (۱) امر حاضر — (۲) امر غائب و متکلم

امر حاضر معروف بنانے کا قاعدہ: مضارع حاضر معروف کے صیغۂ واحد کی علامت مضارع یعنی ت کو حذف کرنے کے بعد

(۱) اگر پہلا حرف متحرک ہو تو آخری حرف کو ساکن کر دو جیسے تَعِدُ سے عِدْ (تو وعدہ کر)، تَكُوْنُ سے كُنْ (تو ہو جا) تَقُوْلُ سے قُلْ (تو کہہ)

(۲) اگر پہلا حرف متحرک ہو اور آخر میں حرف علت ہو تو اس حرف علت کو حذف کر دو جیسے تَقِيْ سے قِ۔

(۳) اگر پہلا حرف ساکن ہو تو اس کے ساتھ ہمزۂ وصل اور لام کلمہ کو جزم دینے سے امر حاضر معروف بن جاتا ہے۔ اگر مضارع کا عین کلمہ مضموم (پیش والا) ہو تو ہمزہ وصل کو ضمہ (پیش) ورنہ عین کلمہ کے مفتوح یا مکسور ہونے کی صورت میں ہمزہ وصل کو کسرہ (زیر) آئیگا، جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ (تو مدد کر)، تَدْخُلُ سے اُدْخُلْ (تو داخل ہو)، تَذْهَبُ سے اِذْهَبْ (تو جا)، تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ (تو سن)، تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ (تو مار)، تَجْلِسُ سے اِجْلِسْ (تو بیٹھ)۔

امر حاضر معروف کی گردان

	مذکر		مونث	
واحد	اِضْرِبْ	تو ایک مرد مار۔	اِضْرِبِيْ	تو ایک عورت مار
تثنیہ	اِضْرِبَا	تم دو مرد مارو	اِضْرِبَا	
جمع	اِضْرِبُوْا	تم سب مرد مارو	اِضْرِبْنَ	

كُنْ، قُلْ اور عِدْ سے امر حاضر معروف کی گردانیں۔

واحد	كُنْ تو ایک مرد ہو جا۔	قُلْ تو ایک مرد کہہ۔	عِدْ تو ایک مرد وعدہ کر۔
تثنیہ	كُوْنَا تم دونوں مرد ہو جاؤ۔	قُوْلَا تم دو مرد کہو۔	عِدَا تم دو مرد وعدہ کرو۔
جمع	كُوْنُوْا تم سب مرد ہو جاؤ۔	قُوْلُوْا تم سب مرد کہو۔	عِدُوْا تم سب مرد وعدہ کرو۔
واحد	كُوْنِيْ تو ایک عورت ہو جا۔	قُوْلِيْ تو ایک عورت کہہ	عِدِيْ تو ایک عورت وعدہ کر۔
تثنیہ	كُوْنَا تم دو عورتیں ہو جاؤ۔	قُوْلَا تم دو عورتیں کہو۔	عِدَا تم دو عورتیں وعدہ کرو۔
جمع	كُنَّ تم سب عورتیں ہو جاؤ	قُلْنَ تم سب عورتیں کہو	عِدْنَ تم سب عورتیں وعدہ کرو۔

Marfat.com

امر حاضر مجہول

مضارع مجہول پر لام امر (لِ چاہیے) اور آخر میں جزم دینے سے امر حاضر مجہول بن جاتا ہے جیسے تُضْرَبُ سے لِتُضْرَبْ (چاہیے کہ تو مارا جائے) لام امر مکسور ہوتا ہے۔

امر حاضر مجہول کی گردان

	مذکر		مؤنث	
واحد	لِتُضْرَبْ	چاہیے کہ تو ایک مرد مارا جائے	لِتُضْرَبِي	چاہیے کہ تو ایک عورت ماری جائے۔
تثنیہ	لِتُضْرَبَا	چاہیے کہ تم دو مرد مارے جاؤ	لِتُضْرَبَا	چاہیے کہ تم دو عورتیں ماری جاؤ۔
جمع	لِتُضْرَبُوا	چاہیے کہ تم سب مرد مارے جاؤ	لِتُضْرَبْنَ	چاہیے کہ تم سب عورتیں ماری جاؤ۔

امر غائب و متکلم

عربی زبان میں امر غائب و متکلم بھی استعمال ہوتا ہے۔ امر غائب و متکلم معروف و مجہول بالکل اسی طرح بنائے جاتے ہیں جس طرح امر حاضر مجہول بنایا جاتا ہے یعنی معروف کیلئے مضارع معروف پر اور مجہول مضارع مجہول پر لام امر لگانے اور آخری حرف کو جزم دینے سے امر غائب و متکلم معروف و مجہول بن جاتا ہے۔

گردان امر غائب و متکلم

	امر غائب و متکلم معروف		امر غائب و متکلم مجہول	
واحد	لِيَضْرِبْ	چاہیے کہ وہ ایک مرد مارے	لِيُضْرَبْ	چاہیے کہ وہ ایک مرد مارا جائے۔
تثنیہ	لِيَضْرِبَا	چاہیے کہ وہ دو مرد ماریں	لِيُضْرَبَا	چاہیے کہ وہ دو مرد مارے جائیں
جمع	لِيَضْرِبُوا	چاہیے کہ وہ سب مرد ماریں۔	لِيُضْرَبُوا	چاہیے کہ وہ سب مرد مارے جائیں۔
واحد	لِتَضْرِبْ	چاہیے کہ وہ ایک عورت مارے۔	لِتُضْرَبْ	چاہیے کہ وہ ایک عورت ماری جائے
تثنیہ	لِتَضْرِبَا	چاہیے کہ وہ دو عورتیں ماریں۔	لِتُضْرَبَا	چاہیے کہ وہ دو عورتیں ماری جائیں۔
جمع	لِيَضْرِبْنَ	چاہیے کہ وہ سب عورتیں ماریں۔	لِيُضْرَبْنَ	چاہیے کہ وہ سب عورتیں ماری جائیں۔
واحد	لِأَضْرِبْ	چاہیے کہ میں ایک مرد یا ایک عورت ماروں	لِأُضْرَبْ	چاہیے کہ میں ایک مرد مارا جاؤں یا میں ایک عورت ماری جاؤں
تثنیہ جمع	لِنَضْرِبْ	چاہیے کہ ہم دو مرد یا سب مرد یا دو یا سب عورتیں ماریں	لِنُضْرَبْ	چاہیے کہ ہم دو یا سب مرد، یا دو یا سب عورتیں مارے جائیں۔

نوٹ: اگر لام امر سے پہلے "و" یا "ف" آئے تو لام کو ساکن کر دیتے ہیں جیسے وَلْيَكْتُبْ (اور چاہیے کہ وہ لکھے) فَلْتَخْرُجْ (پس چاہیے کہ وہ عورت نکل جائے)۔

Marfat.com

امر معروف ومجہول بانون ثقیلہ ونون خفیفہ

جس طرح مضارع میں نون ثقیلہ ونون خفیفہ آتے ہیں اسی طرح امر میں بھی آتے ہیں لیکن امرِ حاضر میں لام تاکید نہیں لگتا۔

گردان امر معروف با نون ثقیلہ ونون خفیفہ

		امر معروف بانون ثقیلہ	امر معروف بانون خفیفہ
غائب مذکر	واحد	لِیَفْعَلَنَّ چاہئے کہ وہ ایک مرد ضرور کرے۔	لِیَفْعَلَنْ چاہئے کہ وہ ایک مرد ضرور کرے۔
	تثنیہ	لِیَفْعَلَانِّ چاہئے کہ وہ دو مرد ضرور کریں۔	×
	جمع	لِیَفْعَلُنَّ چاہئے کہ وہ سب مرد ضرور کریں۔	لِیَفْعَلُنْ چاہئے کہ وہ سب مرد ضرور کریں۔
غائب مؤنث	واحد	لِتَفْعَلَنَّ چاہئے کہ وہ ایک عورت ضرور کرے	لِتَفْعَلَنْ چاہئے کہ وہ ایک عورت ضرور کرے
	تثنیہ	لِتَفْعَلَانِّ چاہئے کہ وہ دو عورتیں ضرور کریں۔	×
	جمع	لِیَفْعَلْنَانِّ چاہئے کہ وہ سب عورتیں ضرور کریں۔	×
حاضر مذکر	واحد	اِفْعَلَنَّ تو ایک مرد ضرور کر۔	اِفْعَلَنْ تو ایک مرد ضرور کر۔
	تثنیہ	اِفْعَلَانِّ تم دو مرد ضرور کرو۔	×
	جمع	اِفْعَلُنَّ تم سب مرد ضرور کرو۔	اِفْعَلُنْ تم سب مرد ضرور کرو۔
حاضر مؤنث	واحد	اِفْعَلِنَّ تو ایک عورت ضرور کر۔	اِفْعَلِنْ تو ایک عورت ضرور کر۔
	تثنیہ	اِفْعَلَانِّ تم دو عورتیں ضرور کرو۔	×
	جمع	اِفْعَلْنَانِّ تم سب عورتیں ضرور کرو۔	×
متکلم مذکر ومؤنث	واحد	لِاَفْعَلَنَّ چاہئے کہ میں ایک مرد یا عورت ضرور کروں۔	لِاَفْعَلَنْ چاہئے کہ میں ایک مرد یا ایک عورت ضرور کروں
متکلم مذکر ومؤنث	تثنیہ وجمع	لِنَفْعَلَنَّ چاہئے کہ ہم دو یا سب مرد یا دو یا سب عورتیں ضرور کریں۔	لِنَفْعَلَنْ چاہئے کہ ہم دو یا سب مرد یا دو یا سب عورتیں ضرور کریں۔

گردان امر مجہول با نون ثقیلہ و نون خفیفہ

غائب مذکر	واحد	لِیُفْعَلَنَّ چاہئے کہ وہ ایک مرد ضرور کیا جائے	لِیُفْعَلَنْ چاہئے کہ وہ ایک مرد ضرور کیا جائے
	تثنیہ	لِیُفْعَلَانِّ چاہئے کہ وہ دو مرد ضرور کئے جائیں۔	×
	جمع	لِیُفْعَلُنَّ چاہئے کہ وہ سب مرد ضرور کئے جائیں۔	لِیُفْعَلُنْ چاہئے کہ وہ سب مرد ضرور کئے جائیں۔

Marfat.com

واحد	لِتُفْعَلَنَّ چاہئے کہ وہ ایک عورت ضرور کی جائے	لِتُفْعَلَنْ چاہئے کہ وہ ایک عورت ضرور کی جائے
تثنیہ	لِتُفْعَلَانِّ چاہئے کہ وہ دو عورتیں ضرور کی جائیں۔	×
جمع	لِیُفْعَلْنَانِّ چاہئے کہ وہ سب عورتیں ضرور کی جائیں۔	×
واحد	لِتُفْعَلَنَّ چاہئے کہ تو ایک مرد ضرور کیا جائے۔	لِتُفْعَلَنْ چاہئے کہ تو ایک مرد ضرور کیا جائے
تثنیہ	لِتُفْعَلَانِّ چاہئے کہ تم دو مرد ضرور کئے جاؤ۔	
جمع	لِتُفْعَلُنَّ چاہئے کہ تم سب مرد ضرور کئے جاؤ۔	لِتُفْعَلُنْ چاہئے کہ تم سب مرد ضرور کئے جاؤ
واحد	لِتُفْعَلِنَّ چاہئے کہ تو ایک عورت ضرور کی جائے۔	لِتُفْعَلِنْ چاہئے کہ تو ایک عورت ضرور کی جائے
تثنیہ	لِتُفْعَلَانِّ چاہئے کہ تم دو عورتیں ضرور کی جائیں	×
جمع	لِتُفْعَلْنَانِّ چاہئے کہ تم سب عورتیں ضرور کی جائیں۔	×
واحد	لِاُفْعَلَنَّ چاہئے کہ میں ایک مرد یا ایک عورت ضرور کیا جاؤں	لِاُفْعَلَنْ چاہئے کہ میں ایک مرد یا ایک عورت
تثنیہ و جمع	لِنُفْعَلَنَّ چاہئے کہ ہم دو مرد یا سب مرد یا دو عورتیں یا سب عورتیں ضرور کئے جائیں۔	لِنُفْعَلَنْ چاہئے کہ ہم دو مرد یا سب مرد یا دو یا سب عورتیں ضرور کئے جائیں۔

مشق ۳۱

اَحْسَنْتَ (تونے بہت اچھا کیا) ــــ اَسْلِحَتَهُمْ (ان کا اسلحہ) ــــ اِهْبِطُوْا (تم اترو) ــــ بَارَكَ اللّٰهُ (اللہ تعالیٰ برکت دے) ــــ تَعَالَ (آ) ــــ حِذْرَهُمْ (ان کا احتیاط کرنا) ــــ حَيٌّ (زندہ) ــــ دَائِمًا (ہمیشہ) ــــ ذَوِي الْقُرْبٰى (قرابت والا) ــــ رَاكِعٌ (رکوع کرنے والا۔ جھکنے والا) ــــ سَائِغٌ (خوشگوار) ــــ سَبُّوْرَةٌ (تختہ سیاہ) ــــ طَبَاشِيْرُ (کھریا مٹی۔ ایک دوا کا نام) فَاحِشَةٌ (بے حیائی کا کام) ــــ فَلْيَصُمْهُ (پس چاہئے کہ اس کا روزہ رکھے) ــــ قَرِّيْ (تو ٹھنڈی کر) كِتَابِيْ (میرا خط) ــــ لِيَبْكُوْا (چاہئے کہ وہ روئے) ــــ مِصْرًا (ایک شہر) ــــ مُعَيَّنَةٌ (مقررہ) مَعْرُوْفٌ (نیکیاں) ــــ مُنْكَرَةٌ (برائیاں) ــــ نَجَسٌ (ناپاک۔ گندہ)۔

(اردو میں ترجمہ کرو)

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ــــ
يٰاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ــــ كُوْنُوْا قَوَّامِيْنَ بِالْقِسْطِ ــــ

يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ ـــ فَاعْبُدْنِي
وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي ـــ وَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا ـــ قَالَ إِبْرَاهِيمُ
رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ـــ اِذْهَبْ بِكِتَابِي هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ـــ يَا اَيَّتُهَا
النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي
وَادْخُلِي جَنَّتِي ـــ فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ ـــ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ
وَلْيَاْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ـــ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُونَ اِلَى الْخَيْرِ
وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ـــ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ
ـــ اِعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ـــ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ـــ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ـــ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّ
لْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ـــ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ـــ اُدْخُلُوْا هٰذِهِ
الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا ـــ فَلْيَعْمَلْ
عَمَلًا صَالِحًا ـــ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖ اِنْ كَانُوْا صَادِقِيْنَ ـــ كُلُوْا
وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ـــ تُوْبُوْا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ ـــ اِعْمَلُوْا اٰلَ
دَاوٗدَ شُكْرًا ـــ

(عربی میں ترجمہ کرو)

اللہ تعالیٰ کا شکر کرو ـــ نیکی اور پرہیزگاری میں تعاون کرو ـــ ان سب کو خط لکھو ـــ
زید کو چھوڑ دو ـــ تم حامد کے ساتھ رہو ـــ قلم سے لکھو ـــ گدھے پر سوار ہو جاؤ ـــ
ہر حال میں شکر گذار رہ ـــ اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے سوا کسی کی عبادت
نہ کرو ـــ تو کرسی پر بیٹھ جا ـــ اگر حرج نہ ہو تو چائے پی لو ـــ ہمیشہ خوشخط لکھو ـــ
میرا یہ خط لے جاؤ ـــ پس چاہئے کہ وہ نیک عمل کرے ـــ اور تم میں سے ایک گروہ
ایسا ہونا چاہئے جو بھلائی کی طرف دعوت دیتا رہے ۔

Marfat.com

فعل نہی

امر کی طرح فعل نہی کی بھی دو قسمیں ہیں: (۱) نہی حاضر۔ (۲) نہی غائب و متکلم۔

دونوں کے بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ مضارع کے ساتھ لائے نہی لگا کر مضارع کے آخر میں جزم دیدیں جیسے لَا تَذْهَبْ (تو نہ جا)۔ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ (تم اپنی آواز مت بلند کرو) لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ (تم دونوں اس درخت کے قریب مت جاؤ)۔

گردان نہی معروف و مجہول

غائب مذکر	واحد	لَا یَفْعَلْ	وہ ایک مرد نہ کرے	لَا یُفْعَلْ	وہ ایک مرد نہ کیا جائے۔
	تثنیہ	لَا یَفْعَلَا	وہ دو مرد نہ کریں۔	لَا یُفْعَلَا	وہ دو مرد نہ کیے جائیں۔
	جمع	لَا یَفْعَلُوْا	وہ سب مرد نہ کریں۔	لَا یُفْعَلُوْا	وہ سب مرد نہ کیے جائیں۔
غائب مؤنث	واحد	لَا تَفْعَلْ	وہ ایک عورت نہ کرے۔	لَا تُفْعَلْ	وہ ایک عورت نہ کی جائے۔
	تثنیہ	لَا تَفْعَلَا	وہ دو عورتیں نہ کریں۔	لَا تُفْعَلَا	وہ دو عورتیں نہ کی جائیں۔
	جمع	لَا یَفْعَلْنَ	وہ سب عورتیں نہ کریں	لَا یُفْعَلْنَ	وہ سب عورتیں نہ کی جائیں۔
حاضر مذکر	واحد	لَا تَفْعَلْ	تو ایک مرد نہ کرے۔	لَا تُفْعَلْ	تو ایک مرد نہ کیا جائے۔
	تثنیہ	لَا تَفْعَلَا	تم دو مرد نہ کرو۔	لَا تُفْعَلَا	تم دو مرد نہ کیے جاؤ۔
	جمع	لَا تَفْعَلُوْا	تم سب مرد نہ کرو۔	لَا تُفْعَلُوْا	تم سب مرد نہ کیے جاؤ۔
حاضر مؤنث	واحد	لَا تَفْعَلِیْ	تو ایک عورت نہ کرے۔	لَا تُفْعَلِیْ	تو ایک عورت نہ کی جائے۔
	تثنیہ	لَا تَفْعَلَا	تم دو عورتیں نہ کرو۔	لَا تُفْعَلَا	تم دو عورتیں نہ کی جائیں۔
	جمع	لَا تَفْعَلْنَ	تم سب عورتیں نہ کرو	لَا تُفْعَلْنَ	تم سب عورتیں نہ کی جائیں۔
متکلم مذکر و مؤنث	واحد	لَا اَفْعَلْ	میں ایک مرد یا ایک عورت نہ کروں	لَا اُفْعَلْ	میں ایک مرد یا ایک عورت نہ کی جاؤں
متکلم مذکر و مؤنث	تثنیہ و جمع	لَا نَفْعَلْ	ہم دو مرد یا سب مرد یا دو عورتیں یا سب عورتیں نہ کریں۔	لَا نُفْعَلْ	ہم دو مرد یا سب مرد، یا ہم دو عورتیں یا سب عورتیں نہ کی جائیں۔

Marfat.com

گردان نہی معروف با نون ثقیلہ و نون خفیفہ

غائب مذکر	واحد	لَا يَفْعَلَنَّ	وہ ایک مرد ہرگز نہ کرے۔	لَا يَفْعَلَنْ	وہ ایک مرد ہرگز نہ کرے۔
	تثنیہ	لَا يَفْعَلَانِّ	وہ دو مرد ہرگز نہ کریں۔	×	
	جمع	لَا يَفْعَلُنَّ	وہ سب مرد ہرگز نہ کریں۔	لَا يَفْعَلُنْ	وہ سب مرد ہرگز نہ کریں۔
مؤنث	واحد	لَا تَفْعَلَنَّ	وہ ایک عورت ہرگز نہ کرے۔	لَا تَفْعَلَنْ	وہ ایک عورت ہرگز نہ کرے۔
	تثنیہ	لَا تَفْعَلَانِّ	وہ دو عورتیں ہرگز نہ کریں۔	×	
	جمع	لَا يَفْعَلْنَانِّ	وہ سب عورتیں ہرگز نہ کریں۔	×	
حاضر مذکر	واحد	لَا تَفْعَلَنَّ	تو ایک مرد ہرگز نہ کرے	لَا تَفْعَلَنْ	تو ایک مرد ہرگز نہ کرے۔
	تثنیہ	لَا تَفْعَلَانِّ	تم دو مرد ہرگز نہ کرو	×	
	جمع	لَا تَفْعَلُنَّ	تم سب مرد ہرگز نہ کرو	لَا تَفْعَلُنْ	تم سب مرد ہرگز نہ کرو۔
مؤنث	واحد	لَا تَفْعَلِنَّ	تو ایک عورت ہرگز نہ کرے	لَا تَفْعَلِنْ	تو ایک عورت ہرگز نہ کرے۔
	تثنیہ	لَا تَفْعَلَانِّ	تم دو عورتیں ہرگز نہ کرو۔	×	
	جمع	لَا تَفْعَلْنَانِّ	تم سب عورتوں ہرگز نہ کرو۔	×	
متکلم مذکر و مؤنث	واحد	لَا أَفْعَلَنَّ	میں ایک مرد یا ایک عورت ہرگز نہ کروں۔	لَا أَفْعَلَنْ	میں ایک مرد یا ایک عورت ہرگز نہ کروں
مذکر و مؤنث	تثنیہ و جمع	لَا نَفْعَلَنَّ	ہم دو مرد یا سب مرد یا دو یا سب عورتیں ہرگز نہ کریں۔	لَا نَفْعَلَنْ	ہم دو مرد یا سب مرد یا دو عورتیں یا سب عورتیں ہرگز نہ کریں۔

گردان نہی مجہول با نون ثقیلہ و نون خفیفہ

غائب	واحد	لَا يُفْعَلَنَّ	ہرگز نہ کیا جائے وہ ایک مرد۔	لَا يُفْعَلَنْ	ہرگز نہ کیا جائے وہ ایک مرد۔
	تثنیہ	لَا يُفْعَلَانِّ	ہرگز نہ کئے جائیں وہ دو مرد۔	×	
	جمع	لَا يُفْعَلُنَّ	ہرگز نہ کئے جائیں وہ سب مرد۔	لَا يُفْعَلُنْ	ہرگز نہ کئے جائیں وہ سب مرد۔
	واحد	لَا تُفْعَلَنَّ	ہرگز نہ کی جائے وہ ایک عورت	لَا تُفْعَلَنْ	ہرگز نہ کی جائے وہ ایک عورت
مؤنث	تثنیہ	لَا تُفْعَلَانِّ	ہرگز نہ کی جائیں وہ دو عورتیں	×	
	جمع	لَا يُفْعَلْنَانِّ	ہرگز نہ کی جائیں وہ سب عورتیں	×	

واحد	لَا تُفْعَلَنَّ	ہرگز نہ کیا جائے تو ایک مرد۔	لَا تُفْعَلَنْ	ہرگز نہ کیا جائے تو ایک مرد۔
تثنیہ	لَا تُفْعَلَانِّ	ہرگز نہ کیے جاؤ تم دو مرد۔	×	
جمع	لَا تُفْعَلُنَّ	ہرگز نہ کیے جاؤ تم سب مرد	لَا تُفْعَلُنْ	ہرگز نہ کیے جاؤ تم سب مرد۔
واحد	لَا تُفْعَلِنَّ	ہرگز نہ کی جائے تو ایک عورت	لَا تُفْعَلِنْ	ہرگز نہ کی جائے تو ایک عورت۔
تثنیہ	لَا تُفْعَلَانِّ	ہرگز نہ کی جاؤ تم دو عورتو	×	
جمع	لَا تُفْعَلْنَانِّ	ہرگز نہ کی جاؤ تم سب عورتو	×	
واحد	لَا أُفْعَلَنَّ	ہرگز نہ کیا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت۔	لَا أُفْعَلَنْ	ہرگز نہ کیا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت۔
تثنیہ و جمع	لَا نُفْعَلَنَّ	ہرگز نہ کیے جائیں ہم دو مرد یا سب مرد، یا دو عورتیں یا سب عورتیں۔	لَا نُفْعَلَنْ	ہرگز نہ کیے جائیں ہم دو مرد یا سب مرد، یا دو عورتیں یا سب عورتیں۔

مشق ۳۲

بَعْدَ غَدٍ (پرسوں آئندہ) — بَلْ (بلکہ) — ثَوْرٌ (بیل) — حَبْلٌ (رسی) — حَيَّةٌ (سانپ) — دُمْيَةٌ (گڑیا) — سُكَّرٌ (شکر) — عَقْرَبٌ (بچھو) — صَبْغٌ (رنگنا) — فَوْقُ (اوپر) — قَبْلَ الْأَمْسِ (پرسوں گذشتہ) — قِطَطٌ (بلی) — مَزَجٌ (ملانا) — مِلْحٌ (نمک) — نَصِيبٌ (حصہ) هَبَطٌ (اترنا)

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ — صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ — لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا — لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ — يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ — لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ — وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ — وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ — لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ — لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ — لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰى أَنْ يَّكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسٰى أَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ — لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ — وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِيْنَ۔

Marfat.com

جملہ فعلیہ

جس جملہ کا پہلا لفظ فعل ہو اس کو جملہ فعلیہ کہتے ہیں جیسے قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ (داؤدؑ نے جالوت کو قتل کیا) ــــــ جملہ فعلیہ میں فاعل کو مسند الیہ اور مفعول و متعلقات فعل وغیرہ کو مسند کہتے ہیں۔ اگر جملہ فعلیہ میں فعل لازم ہو تو اس کے بعد عام طور پر فاعل آتا ہے اور فاعل پر عموماً پیش ہوتا ہے جیسے جَلَسَ زَیْدٌ (زید بیٹھا)۔

اگر جملہ فعلیہ میں فعل متعدی ہو تو فاعل کے بعد تیسرا جزو عام طور پر مفعول ہوتا ہے اور اس پر زبر ہوتا ہے۔ اسی طرح مجرور اور مضاف الیہ پر زیر ہوتا ہے۔ ان تین اجزا کے علاوہ جملے میں جتنے الفاظ ہوں وہ سب متعلقات کہلاتے ہیں، جیسے اَکَلَ زَیْدٌ خُبْزًا مَعَ اللَّحْمِ فِی الْبَیْتِ (زید نے گھر میں گوشت کے ساتھ روٹی کھائی)۔ اس جملے میں مَعَ اللَّحْمِ فِی الْبَیْتِ متعلقات بھی ہیں اور جار مجرور بھی۔

اگر جملہ فعلیہ میں حروف ناصبہ میں سے کوئی حرف آجائے تو فاعل پر پیش کی بجائے زبر آتا ہے۔

جملہ فعلیہ میں فاعل خواہ تثنیہ یا جمع ہو فعل ہمیشہ واحد آئے گا جیسے کَتَبَ الْمُعَلِّمُ (معلم نے لکھا) طَلَعَ الرِّجَالُ الْجَبَلَ (لوگ پہاڑ پر چڑھے) جَاءَ رَجُلَانِ عِنْدِیْ (میرے پاس دو آدمی آئے) نَجَحَتِ الْبِنْتَانِ فِیْ عِلْمِ الطِّبِّ (دو لڑکیاں علم طب میں کامیاب ہوئیں)۔

اگر فاعل جمع مکسر غیر عاقل ہو تو مذکر و مونث دونوں صورتوں میں فعل عموماً واحد مونث آئیگا جیسے جَاءَتِ الْجِمَالُ (اونٹ آئے)۔ ذَهَبَتِ النُّوْقُ (اونٹنیاں گئیں)۔ ان مثالوں میں جِمَالُ جمع مکسر ہے جَمَلٌ کی اور نُوْقٌ جمع مکسر ہے نَاقَةٌ کی۔

اگر فاعل جمع مکسر عاقل ہو تو مذکر و مونث دونوں صورتوں میں فعل مذکر بھی آسکتا ہے اور مونث بھی جیسے قَالَ الرِّجَالُ، قَالَتِ الرِّجَالُ (مردوں نے کہا) قَالَ نِسْوَةٌ یا قَالَتْ نِسْوَةٌ (عورتوں نے کہا)۔

اگر فاعل اسم جمع ہو یا مونث غیر حقیقی تو دونوں صورتیں جائز ہیں جیسے حَضَرَ الْقَوْمُ یا حَضَرَتِ الْقَوْمُ، طَلَعَ الشَّمْسُ یا طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔

اگر فاعل فعل سے پہلے آئے تو فعل و فاعل دونوں ایک دوسرے کے مطابق ہوں گے جیسے اَلْمُعَلِّمُ کَتَبَ (معلم نے لکھا) اَلْمُعَلِّمَةُ کَتَبَتْ ــــــ اَلْمُعَلِّمَانِ کَتَبَ (دو معلموں نے لکھا) اَلْمُعَلِّمَانِ کَتَبَتَا اَلْمُعَلِّمُوْنَ کَتَبُوْا (بہت سے معلموں نے لکھا) اَلْمُعَلِّمَاتُ کَتَبْنَ۔

Marfat.com

جملہ انشائیہ

جس جملے سے صرف حکم معلوم ہو اور کوئی خبر معلوم نہ ہو اس کو جملہ انشائیہ کہتے ہیں اور فعل امر سے چونکہ صرف حکم معلوم ہوتا ہے اس لئے اس سے جو جملہ بنتا ہے اس کو بھی جملہ انشائیہ کہتے ہیں جیسے اُكْتُبْ بِالْقَلَمِ (تو قلم کے ساتھ لکھ)۔ اِرْكَبْ عَلَى الْفَرَسِ (تو گھوڑے پر سوار ہو جا)۔

نہی بھی امر ہی کی ایک صورت ہے، فرق صرف یہ ہے کہ امر میں کام کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اور نہی میں کام کرنے سے روکا جاتا ہے، لہذا نہی سے جو جملہ بنتا ہے وہ بھی جملہ فعلیہ انشائیہ کہلاتا ہے جیسے لَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا (تو زمین پر اکڑ کر نہ چل)۔

مشق ۳۳

اِعَانَةٌ (مدد) — اِلَّا (مگر) — اَلْآنَ (ابھی) — اِلَى الْآنَ (اب تک) — اَهْلًا وَّسَهْلًا (خوش آمدید) — جَمِيْعٌ (سب کے سب) — دَيَّارٌ (مکان میں رہنے والا) — سِوَارٌ (کنگن جمع اَسَاوِرُ) — صَمَدٌ (بے نیاز) — عَامٌ (سال) — فَ (پس۔ پھر۔ کیونکہ۔ تو) — قِسْطَاسٌ (ترازو) — كَاَنَّمَا (گویا کہ) كَمَا (جیسا کہ) — لِاَنَّ (اس لئے کہ) — مَرَّةٌ (ایک بار) — مَنْحٌ (عطا کرنا) — وَهْنٌ (کمزور ہونا) —

جَاءَ زَيْدٌ — رَاَيْتُ حَامِدًا — ذَهَبْتُ بِمَحْمُوْدٍ — رَاَيْتُ بِنْتَانِ — طَلَعَ الرِّجَالُ الْجَبَلَ فِي الصَّيْفِ ثُمَّ نَزَلُوْا فِي الشِّتَاءِ وَدَخَلُوْا مَسَاكِنَهُمْ — جَاءَ رَجُلَانِ عِنْدِيْ صَبَاحًا فَجَلَسَا وَشَرِبَا الْقَهْوَةَ — نَجَحَ الْاَوْلَادُ فِي الْاِمْتِحَانِ وَمُنِحُوْا جَائِزَةً — فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ — كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللهِ — فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ — مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا — كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ — كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّ زُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ۔

Marfat.com

ضمائر

ضمائر ایسے مختصر اسماء ہیں جو غائب (هُوَ، هُمَا، هُمْ) یا مخاطب (اَنْتَ، اَنْتُمَا، اَنْتُمْ) یا متکلم (اَنَا، نَحْنُ) کی جگہ استعمال ہوتے ہیں ــــ لفظی صورت کے اعتبار سے ضمیر کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ضمائر منفصل: یہ ضمیریں ایک مستقل اسم کی طرح استعمال ہوتی ہیں جیسے هُوَ (وہ) اَنْتَ (تو) اَنَا (میں)۔ یہ دو قسم کی ہوتی ہیں۔

(الف) ضمائر منفصل مرفوع (فاعلی): وہ ضمیریں جو فاعل یا مبتدا ہو سکیں۔ ان کی گردان حسب ذیل ہے:-

(ب) ضمائر منفصل منصوب (مفعولی): یہ ضمیریں مفعول کے طور پر آتی ہیں۔ ان کی گردان بھی ذیل میں درج ہے:-

	گردان ضمیر منفصل مرفوع		گردان ضمیر منفصل منصوب
واحد	هُوَ	وہ	اِیَّاهُ
تثنیہ	هُمَا	وہ دونوں	اِیَّاهُمَا
جمع	هُمْ	وہ سب	اِیَّاهُمْ
واحد	هِيَ	وہ ایک عورت	اِیَّاهَا
تثنیہ	هُمَا	وہ دو عورتیں	اِیَّاهُمَا
جمع	هُنَّ	وہ سب عورتیں	اِیَّاهُنَّ
واحد	اَنْتَ	تو	اِیَّاكَ
تثنیہ	اَنْتُمَا	تم دونوں	اِیَّاكُمَا
جمع	اَنْتُمْ	تم سب	اِیَّاكُمْ
واحد	اَنْتِ	تو ایک عورت	اِیَّاكِ
تثنیہ	اَنْتُمَا	تم دو عورتوں	اِیَّاكُمَا
جمع	اَنْتُنَّ	تم سب عورتوں	اِیَّاكُنَّ
واحد	اَنَا	میں	اِیَّایَ
تثنیہ و جمع	نَحْنُ	ہم سب	اِیَّانَا

(۲) ضمائر متصل: یہ ضمیریں ایک مستقل اسم کی طرح استعمال نہیں ہوتیں بلکہ یہ اپنے سے پہلے لفظ کا جزو بن کر یعنی اپنے سے پہلے لفظ کے ساتھ مل کر استعمال ہوتی ہیں جیسے فَعَلْتُ (میں نے کیا) کی تا۔

Marfat.com

ضمائر متصل کی قسمیں

(۱) ضمائر متصل مرفوع (فاعلی) : اس کی دو قسمیں ہیں :-

(الف) بارز : بارز وہ ضمیریں ہیں جن کے لئے ظاہر میں کوئی مخصوص لفظ ہو، ان کی تعداد گیارہ ہے

اَ ۱، وْ ۲، نَ ۳، تَ ۴، تِ ۵، تُ ۶، تُمَا ۷، تُمْ ۸، تُنَّ ۹، تَا ۱۰، ی ۱۱،

ی مضارع کے ساتھ خاص ہے۔

(ب) مستتر۔ ان کے لئے ظاہر میں کوئی علامت نہیں ہوتی بلکہ یہ افعال کے مختلف صیغوں میں پوشیدہ ہوتی ہیں اور ماضی کے صرف دو صیغوں واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب میں پائی جاتی ہیں، جیسے ضَرَبَ میں ھُوَ اور ضَرَبَتْ میں ھِیَ۔ اسی طرح مضارع کے پانچ صیغوں واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم، تثنیہ وجمع متکلم میں پائی جاتی ہیں جیسے یَضْرِبُ میں ھُوَ، تَضْرِبُ میں ھِیَ، تَضْرِبُ میں اَنْتَ، اَضْرِبُ میں اَنَا اور نَضْرِبُ میں نَحْنُ۔

(۲) ضمائر متصل منصوب (مفعولی) : یہ ضمیریں فعل کے ساتھ آتی ہیں اور مفعول واقع ہوتی ہیں جیسے ضَرَبَهٗ (اس نے اس کو مارا) میں ہٗ۔

گردان ضمیر متصل منصوب

	غائب	حاضر	متکلم
واحد	ضَرَبَهٗ	ضَرَبَكَ	ضَرَبَنِی
تثنیہ	ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَكُمَا	
جمع	ضَرَبَهُمْ	ضَرَبَكُمْ	ضَرَبَنَا
واحد	ضَرَبَهَا	ضَرَبَكِ	
تثنیہ	ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَكُمَا	
جمع	ضَرَبَهُنَّ	ضَرَبَكُنَّ	

اصل ضمیر کے لحاظ سے یہ صیغہ ضَرَبِیْ ہونا چاہئے تھا مگر ماضی کے آخری حرف پر زبر ہوتا ہے لہذا اس زبر کی حفاظت کیلئے یا سے پہلے ن کا اضافہ کیا گیا۔ اس نون کو نون وقایہ کہتے ہیں۔

(۳) ضمائر متصل مجرور (اضافی) : یہ ضمیریں حروف جارہ اور اسماء کے ساتھ استعمال ہوتی ہیں ان کی گردان بھی ضمائر متصل منصوب کی طرح ہوتی ہے۔

Marfat.com

گردان ضمیر متصل مجرور بحرف

	غائب مذکر	غائب مؤنث	مخاطب مذکر	مخاطب مؤنث	متکلم مذکر	متکلم مؤنث
واحد	لَهٗ	لَهَا	لَكَ	لَكِ	لِيْ	لِيْ
تثنیہ	لَهُمَا	لَهُمَا	لَكُمَا	لَكُمَا	لَنَا	لَنَا
جمع	لَهُمْ	لَهُنَّ	لَكُمْ	لَكُنَّ	لَنَا	لَنَا

گردان ضمیر متصل مجرور باسم

واحد	كِتَابُهٗ	كِتَابُهَا	كِتَابُكَ	كِتَابُكِ	كِتَابِيْ	كِتَابِيْ
تثنیہ	كِتَابُهُمَا	كِتَابُهُمَا	كِتَابُكُمَا	كِتَابُكُمَا	كِتَابُنَا	كِتَابُنَا
جمع	كِتَابُهُمْ	كِتَابُهُنَّ	كِتَابُكُمْ	كِتَابُكُنَّ	كِتَابُنَا	كِتَابُنَا

عام طور پر ضمائر متصلہ ہی استعمال ہوتی ہیں ضمائر منفصلہ اس وقت استعمال ہوتی ہیں جب ضمائر متصلہ کا استعمال ممکن نہ رہے۔ مثلاً جملہ کے شروع میں ضمیر متصل نہیں آسکتی اس لئے ایسے موقع پر ضمیر منفصل استعمال کی جاتی ہے جیسے هُوَ رَجُلٌ۔

کبھی کبھی تاکید اور تخصیص کے لئے بھی ضمیر منفصل منصوب استعمال کی جاتی ہے جیسے ذَهَبْتَ أَنْتَ (تو ہی گیا)۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ (ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں)۔

ضمیر شان: کبھی جملے کے شروع میں ایک ضمیر لائی جاتی ہے جس سے پہلے ایسا کوئی لفظ نہیں ہوتا جس کی طرف یہ ضمیر اشارہ کرے۔ یہ صرف واحد مذکر یا مؤنث غائب کی ضمیر ہوتی ہے ایسی ضمیر کو ضمیر شان کہتے ہیں۔ ترجمے میں اس ضمیر کے معنی کرنے کی ضرورت نہیں۔ جیسے هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ (اللہ ایک ہے)۔ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ (پس بیشک آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں)۔

ضمیر فاصل: اگر ضمیر معرفہ ہو اور صفت کے ساتھ مشابہ ہونے کا احتمال ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر مرفوع منفصل لگائی جاتی ہے۔ اس ضمیر کا صیغہ مبتدا کے مطابق ہوتا ہے جیسے إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ (بیشک اللہ ہی رزق دینے والا ہے) أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ (وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں)۔

اگر مذکورہ مثالوں میں سے ضمیر نکال دی جائے تو وہ مرکب توصیفی کے جملے بن جائیں گے اور معنی بالکل مختلف ہو جائیں گے۔ اسی لئے اس کو ضمیر فاصل یعنی خبر اور صفت کو جدا کرنے والی ضمیر کہتے ہیں۔

Marfat.com

مشق ۳۴

آمَامٌ (آگے) — بَلٰی (ہاں) — جَالِسٌ (بیٹھا ہوا) — جِدًّا (بہت ہی) — جَدِیْدٌ (نیا) حَارِسٌ (نگہبانی کرنے والا) — خَتَنٌ (داماد) — خَلْفٌ (پیچھے) — سَاعَۃٌ (گھنٹہ گھڑی۔ قیامت) — صِھْرٌ (سسر) — عِنْدَ (پاس) — قَاعِدٌ (بیٹھا ہوا) — قَائِمٌ (کھڑا ہوا) قَدِیْمٌ (پرانا) — قَبِیْلَۃٌ (خاندان) — نُسُكٌ (عبادت۔ قربانی) — یُھْرَعُوْنَ (ان کو بے تحاشا دوڑایا جاتا ہے) — وَسِخٌ (میلہ) —

اَنْتُمْ خَیَّاطُوْنَ — هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ صَالِحَاتٌ — هُوَ شَاعِرٌ مَّعْرُوْفٌ — هٰذَا كِتَابِیْ — یَدَاكَ نَظِیْفَتَانِ — ثِیَابُ مُعَلِّمِیْكُمْ نَفِیْسَۃٌ — سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ — لِسَانُكُمْ عَرَبِیٌّ — لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ — وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُوالرَّحْمَۃِ — اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ — اَلَیْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ — وَجَاءَهٗ قَوْمُهٗ یُهْرَعُوْنَ اِلَیْهِ — هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ — هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ — اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ — لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ — نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ — بَیْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ وَ مَا هُمْ بِضَآرِّیْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ — اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ — خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَۃٌ — وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَۃُ — وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ — مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ۔

(عربی میں ترجمہ کرو)

وہ بیٹھا ہے — وہ بڑھئی ہے — یہ آدمی شاعر ہے — وہ دونوں حاضر ہیں — وہ دونوں نیک غلام ہیں — وہ سب استاد ہیں — میرے پاس سونے کی گھڑی ہے — یہ تیرے بھائی کی کتاب ہے — زید کا بھائی میرا مدرسے کا ساتھی ہے — ان کے کپڑے نفیس ہیں۔ میں نے اس کو گھر میں قید کردیا۔ اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے۔

حروف

ویسے تو حروف اپنے معنی بھی دوسرے اسماء و افعال کے ساتھ ملے بغیر نہیں بتا سکتے لیکن اسماء و افعال کے ساتھ ملنے سے ان میں اتنی طاقت آجاتی ہے کہ یہ نہ صرف بہت سے افعال کو مربوط کر دیتے ہیں بلکہ ان کے معنی بھی الٹ پلٹ کر رکھ دیتے ہیں۔

حروف دو قسم کے ہوتے ہیں

(۱) حروفِ مبانی یا بنیادی حروف: حروفِ ہجا کو حروف مبانی کہتے ہیں۔ ان (حروف ہجا) کو ملانے سے الفاظ بنتے ہیں۔

(۲) حروف معانی: وہ حروف جو معانی رکھتے ہیں اور الفاظ کے طور پر استعمال ہوتے ہیں حروف معانی کہلاتے ہیں۔

حروف معانی کی ۲ قسمیں ہیں

(الف) حروف عامل۔ وہ حروف جو اسماء و افعال کے اعراب پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

(ب) حروف غیر عامل۔ وہ حروف جو اسماء و افعال کے اعراب پر اثر انداز نہیں ہوتے۔

حروف عاملہ کی اقسام

(الف) حروف جارہ: یہ حروف اسم کو زیر دیتے ہیں' ان کی تعداد سترہ ہے۔ کسی نے ان کو ایک شعر میں جمع کر دیا ہے

ے باؔ، تاؔ، کافؔ، لامؔ، واوؔ، مُنذُ، مُذ، خَلَا
رُبَّ، حَاشَا، مِن، عَدَا، فِی، عَن، عَلٰی، حَتّٰی، اِلٰی

(۱) باء:- بیں، پر، قسم، ساتھ وغیرہ معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ (پس اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کے سبب ان کی گرفت کی)۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ (میں اللہ پر ایمان لایا) ـــــ اٰتَّقِ رَبِّهٖ (تو اس سے ڈرا) ـــــ

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ (اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے)۔

(ب) با زائد بھی ہوتی ہے جیسے اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ (کیا اللہ اپنے بندے کیلئے کافی نہیں) اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ (اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو خوب جانتا ہے)

(ج) فعل لازم کو متعدی بنانے کیلئے بھی آتی ہے جیسے جَآءَ بِالْمَآءِ (وہ پانی لایا)۔ جاءَ کے معنی ہیں "وہ آیا" اس کے بعد با کا اضافہ کرنے سے "لانے" کے معنی پیدا ہو گئے۔

Marfat.com

(۲) تا۔ قسم کے لئے آتا ہے۔ اور لفظ اللہ کے ساتھ مخصوص ہے جیسے تَاللّٰہِ لَتُسْئَلُنَّ (قسم ہے اللہ کی تجھ سے ضرور پوچھا جائے گا)۔

(۳) کَ۔ تشبیہ کے لئے آتا ہے۔ کَالْحِجَارَۃِ (پتھر کے مانند)۔

(۴) ل، واسطے، لئے، طرف، وقت۔ کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ (اللہ کیلئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے)۔ لِلْفُقَرَاءِ (فقراء کیلئے) ۔ لَہٗ (اس کیلئے)۔ لَکُمْ (تمہارے لئے)

(۵) وَ۔ قسم کے لئے آتا ہے۔ جیسے وَاللّٰہِ ۔ وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ۔ وَالْفَجْرِ۔

نوٹ: واؤ عطف (اور) کے لئے بھی کثرت سے استعمال ہوتا ہے مگر وہ غیر عاملہ ہے۔

(۶) مُنْذُ (سے) یہ عرصہ بتانے کے لئے آتا ہے جیسے مَا رَاَیْتُہٗ مُنْذُ یَوْمَیْنِ۔ (میں نے اس کو دو دن سے نہیں دیکھا)۔

(۷) مُذْ (سے) یہ بھی عرصہ بتلانے کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے مَا رَاَیْتُہٗ مُذْ یَوْمَیْنِ۔

(۸) خَلَا (سوا) یہ استثنا کے لئے آتا ہے جیسے جَاءَ الرِّجَالُ خَلَا حَامِدًا (حامد کے سوا سب لوگ آگئے)

(۹) رُبَّ (بعض۔ بہت سے) رُبَّ رَجُلٍ کَرِیْمٍ لَقِیْتُہٗ (میں نے بہت سے شریف آدمیوں سے ملاقات کی)۔

(۱۰) حَاشَا (سوا) یہ بھی استثنا کیلئے آتا ہے جیسے جَاءَ الرِّجَالُ حَاشَا حَامِدٍ (حامد کے سوا سب لوگ آگئے)۔

(۱۱) مِنْ (سے، بعض، بسبب) مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَہٗ (اس نے کس چیز سے اس کو پیدا کیا) مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ (اللہ کے ڈر سے) فَمِنْکُمْ کَافِرٌ وَّمِنْکُمْ مُّؤْمِنٌ (پس تم میں سے بعضے کافر ہیں اور بعضے مومن)۔

(۱۲) عَدَا (سوا) یہ بھی استثنا کیلئے آتا ہے جَاءَ الرِّجَالُ عَدَا حَامِدٍ (حامد کے سوا سب لوگ آگئے۔

(۱۳) فِیْ (میں) فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ (بہترین سانچے میں) خَالِدِیْنَ فِیْہَا اَبَدًا (وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے)۔

(۱۴) عَنْ (سے) عَنْ ہٰذِہِ الشَّجَرَۃِ (اس درخت سے)۔

(۱۵) عَلٰی (پر) وَاصْبِرْ عَلٰی مَا اَصَابَکَ (اور تو اس تکلیف پر صبر کر جو تجھے پہنچے)۔

(۱۶) حَتّٰی (یہاں تک) سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ (سلامتی ہے فجر طلوع ہونے تک)۔

(۱۷) اِلٰی (تک، طرف) مِنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا (جس نے اللہ کی طرف دعوت دی اور نیک عمل کئے)۔

Marfat.com

(۲) حروف مشبہ بفعل

یہ حروف بعض باتوں میں فعل سے مشابہت رکھتے ہیں مثلاً یہ ثلاثی اور رباعی ہوتے ہیں اور آخر میں زبر آتا ہے، اسی وجہ سے ان کو حروف مشبہ بفعل کہتے ہیں، یہ جملہ اسمیہ میں مبتدا کو نصب (زبر) دیتے ہیں اور ان کی تعداد چھ ہے۔

اِنَّ[1]، اَنَّ[2]، کَاَنَّ[3]، لَیْتَ[4]، لٰکِنَّ[5]، لَعَلَّ[6]۔

(۱) اِنَّ: (الف) یہ ہمیشہ اسم پر داخل ہوتا ہے اور جملے کے شروع میں آتا ہے جیسے اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ (بیشک میرا رب دعا کو ضرور سنتا ہے)۔ اِنَّ رَبَّکَ یَعْلَمُ (بیشک تیرا رب جانتا ہے)۔

(ب) اگر جملے میں لفظ قَالَ اور اس کے مشتقات موجود ہوں تو حرف اِنَّ جملے کے شروع میں نہیں آتا بلکہ درمیان میں آتا ہے جیسے قَالَ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ (اس نے کہا میرا رب میرے ساتھ ہے)۔

(ج) اِنَّ کی وجہ سے جملہ اسمیہ کے معنی میں کوئی تبدیلی نہیں آتی بلکہ کلام میں زور پیدا ہو جاتا ہے زَیْدٌ حَاضِرٌ اور اِنَّ زَیْدٌ حَاضِرٌ۔ دونوں میں معنی کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں۔

کبھی کبھی اِنَّ کو مخفف کر کے اِنْ لکھا جاتا ہے۔ اس صورت میں یہ فعل پر بھی داخل ہوتا ہے۔ نیز یہ اکثر کَانَ اور ظَنَّ اور ان کے مشتقات کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جیسے وَاِنْ کَانَتْ لَکَبِیْرَۃً۔ (اور یہ البتہ بڑی بات ہے)۔

(۲) اَنَّ۔ (الف) یہ ہمیشہ جملے کے درمیان میں آتا ہے۔

(ب) یہ ہمیشہ اسم پر داخل ہوتا ہے۔

(ج) کبھی کبھی اَنَّ کو بھی اِنَّ کی طرح مخفف یعنی ساکن کر کے اَنْ لکھا جاتا ہے۔ اس صورت میں یہ بھی فعل پر داخل ہو سکتا ہے۔

(د) اَنْ مخففہ کے بعد ماضی پر قَدْ اور مضارع پر "س" یا "سَوْفَ" لگایا جاتا ہے تاکہ اَنْ ناصبۃ الفعل سے ممتاز ہو جائے جیسے عَلِمَ اَنْ سَیَکُوْنُ مِنْکُمْ مَّرْضٰی (اس نے جان لیا کہ تم میں سے بعض بیمار ہوں گے)۔

Marfat.com

(۳) (الف) كَاَنَّ (گویا کہ) یہ تشبیہ کے لئے آتا ہے، جیسے كَاَنَّ هٰذَا الْكَلْبَ اَسَدٌ (گویا کہ یہ کتا ایک شیر ہے) ——— (ب) كَاَنَّ کو بھی مخفف کر کے كَاَنْ پڑھا جاتا ہے اور یہ اکثر فعل منفی بلم پر لگایا جاتا ہے جیسے كَاَنْ لَمْ يَرَهُ اَحَدٌ (گویا کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا)۔

(۴) لَيْتَ (کاش کہ) تمنی کے لئے آتا ہے جیسے لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ يَوْمًا (کاش کہ شباب (جوانی) کسی روز واپس آجاتی)

(۵) لٰكِنَّ (لیکن) استدراک یعنی پہلی بات سننے والے کے دل میں جو وہم پیدا ہوتا ہے اس کو دور کرنے کیلئے آتا ہے۔ اس کو بھی مخفف کر کے لٰكِنْ پڑھا جاتا ہے اور فعل پر داخل ہو کر غیر عاملہ ہو جاتا ہے جیسے اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ (خبردار وہی بیوقوف ہیں لیکن وہ جانتے نہیں)۔

(۶) لَعَلَّ (شاید۔ امید ہے کہ) امید کے لئے آتا ہے لَعَلَّ زَيْدًا تَقِيٌّ (امید ہے کہ زید پرہیزگار رہے)۔

(۳) حروف النہی

یہ تین ہیں: (۱) مَا۔ (۲) لَا۔ (۳) لَاتَ۔

کبھی کبھی مَا اور لَا۔ لَيْسَ کی مانند اسم کو رفع (پیش) اور خبر کو نصب (زبر) دیتے ہیں جیسے مَا هٰذَا بَشَرًا (یہ بشر نہیں ہے) لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ (کوئی آدمی تجھ سے افضل نہیں)۔

کبھی لَا کے ساتھ تا کا اضافہ کر کے لَاتَ بنالیا جاتا ہے جیسے لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ۔ یہاں اسم محذوف ہے اور حِيْنَ خبر ہے جس کو نصب (زبر) دیا گیا ہے۔ اصل عبارت لَاتَ الْحِيْنُ حِيْنَ مَنَاصٍ (یہ وقت چھٹکارے کا وقت نہیں) تھی۔

نوٹ: (الف) اکثر مَا اور لَا حروف غیر عاملہ ہوتے ہیں ——— (ب) مَا اکثر اسم کے طور پر استعمال ہوتا ہے جیسے مَا استفہامیہ (کیا چیز) مَا موصولہ (جو کچھ) مَا ظرفیہ (جب تک) اور مَا مصدریہ۔

(۴) حروف ندا

یہ حروف پکارنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ ان کی تعداد پانچ ہے۔ يَا[1]، اَيَا[2]، هَيَا[3]، اَيْ[4] اور اَ[5]۔

اگر ان حرفوں کے بعد اسم مفرد غیر مضاف ہو تو اس پر پیش آتا ہے جیسے يَا رَجُلُ، يَا زَيْدُ۔

اگر اسم مفرد مضاف ہو تو اس پر زبر پڑھا جاتا ہے جیسے يَا عَبْدَ اللهِ۔

ان پانچ حرفوں میں سے يَا کثرت سے استعمال ہوتا ہے اور منادیٰ قریب و بعید دونوں کے لئے آتا ہے، اَيْ اور اَ قریب کے لئے اور اَيَا و هَيَا بعید کے لئے مخصوص ہیں۔

Marfat.com

(۵) لا نفی جنس

یہ لا جنس کی نفی کے لئے آتا ہے اور صرف اسم نکرہ پر داخل ہوتا ہے اور اس کو نصب دیتا ہے جیسے لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی قوت نہیں — یا، لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ (گھر میں کوئی آدمی نہیں ہے)۔

(۶) حروف ناصبہ

حروف ناصبہ (زبر دینے والے حروف) چار ہیں:- اَنْ، لَنْ، کَیْ، اِذَنْ، یہ مضارع کو زبر دیتے ہیں جیسے عَلٰی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَھُمْ (اس بات پر کہ وہ ان جیسے آدمیوں کو پیدا کرے)۔ لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ (ہم ہرگز نہیں صبر کریں گے ایک کھانے پر) — کَیْ لَا یَکُوْنَ (تاکہ وہ نہ ہو) — اِذًا تُفْلِحَ (اس وقت تو فلاح پائے گا)۔

(۷) حروف جازمہ

یہ حروف مضارع کو جزم دیتے ہیں اور ان کی تعداد پانچ ہے: لَمْ، لَمَّا، لام امر، لائے نہی، اِنْ، لَمْ یَذْھَبْ (وہ نہیں گیا) لَمَّا یَذْھَبْ (وہ اب تک نہیں گیا) لِیَذْھَبْ (اسے جانا چاہئے)۔ لَا تَذْھَبْ (تو مت جا) اِنْ تَذْھَبْ اَذْھَبْ (اگر تو جائے گا میں بھی جاؤں گا)۔

حروف غیر عاملہ

(۱) حروفِ عطف: عطف کے معنی ہیں مائل کرنا۔ یہ دو لفظوں یا دو جملوں کے درمیان آتا ہے اور اپنے بعد والے لفظ یا جملے کو اپنے سے پہلے والے لفظ یا جملے کی طرف مائل کر لیتا ہے اور دونوں کی اعرابی حالت بھی ایک ہی ہو جاتی ہے۔ حرف عطف سے پہلے جملے کو معطوف علیہ اور بعد والے جملے کو معطوف کہتے ہیں۔ ان کی تعداد دس ہے:

فَا (اس لئے کہ۔ کیونکہ)۔ وَ (اور)۔ ثُمَّ (پھر)۔ اَوْ (یا)۔ اَمْ (یا)۔ اِمَّا (یا)۔ حَتّٰی (تک)۔ لَا (نہیں)۔ بَلْ (بلکہ) لٰکِنْ (لیکن)۔

(۲) حروفِ استفہام: حروف استفہام (دریافت کرنے کے حروف) دو ہیں:— آ اور ھَلْ — آ کثرت سے استعمال ہوتا ہے اور اسم فعل اور حرف سب پر داخل ہوتا ہے۔ ھَلْ حرف پر داخل نہیں ہوتا۔

Marfat.com

(۳) حروفِ ایجاب۔ (جواب دینے کے حروف)۔ یہ آٹھ ہیں:۔
نَعَمْ (ہاں، جی ہاں)۔ بَلٰی (ہاں کیوں نہیں) اِیْ (ہاں) اَجَلْ، جَلَلْ، جَیْرِ، اِنَّ (ہاں) کَلَّا (نہیں)۔

(۴) حروفِ نہی۔ یہ تین ہیں:۔ مَا (نہیں)۔ لَا (نہیں)۔ اِنْ (نہیں)۔

(۵) حروفِ مصدریہ۔ یہ چار ہیں۔ اَنْ، لَوْ، مَا، اَنَّ، پہلے تین حرفوں سے فعل ہیں اور چوتھے حرف سے جملہ اسمیہ میں مصدری معنی پیدا ہوتے ہیں۔

(۶) حروفِ تحضیض۔ یہ ترغیب دلانے والے اور آمادہ کرنے والے حروف ہیں ان کی تعداد پانچ ہے اور ان سب کے معنی ہیں "کیوں نہیں"۔ اَلَا، هَلَّا، اَلَّا، لَوْلَا، لَوْمَا۔
یہ پانچوں حروف ہمیشہ فعل پر داخل ہوتے ہیں۔ ان حروف کے بعد اکثر جوابی جملہ آتا ہے، اس جملے پر فا داخل ہوتا ہے اور مضارع کو نصب (زبر) پڑھا جاتا ہے۔

(۷) حروفِ شرط۔ یہ تین ہیں۔ لَوْ (اگر)۔ لَوْلَا (اگر نہ ہوتا)۔ لَوْمَا (اگر نہ ہوتا)۔
ان حروف کے بعد دو جملے آتے ہیں۔ پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں اور جزا پر لام لگایا جاتا ہے جیسے لَوْشِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَیْهِ اَجْرًا۔ (اگر تو چاہتا تو مزدوری اس پر اجر لیتا)

(۸) حرفِ ردع۔ (جھڑکنے یا انکار کرنے والا حرف):۔ کَلَّا (ہرگز نہیں۔ بیشک)۔ جیسے
کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ (ہرگز نہیں، عنقریب تم جان لوگے)۔
کَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی (بیشک انسان سرکشی کرتا ہے)۔

(۹) حروفِ تقریب: (قریب کرنے کے حروف)۔ ان کی تعداد دو ہے۔ سَ۔ سَوْفَ۔
یہ مضارع کو مستقبل قریب کے لئے مخصوص کر دیتے ہیں۔ سَنُقْرِئُكَ (ہم آپ کو ابھی پڑھائیں گے)۔
سَوْفَ اَقْرَءُ (میں عنقریب پڑھوں گا)۔

(۱۰) حروفِ تاکید (تاکید کے حروف)۔ یہ دو ہیں لَ (لام تاکید)۔ اور نَّ (نون تاکید)۔

(۱۱) حروفِ تنبیہ:۔ (خبردار کرنے والے حروف) یہ تین ہیں۔ اَلَا۔ اَمَا۔ هَا۔ ان تینوں کے معنی ہیں؛ خبردار۔ سنو!۔

(۱۲) حروفِ تفسیر؛ تفسیر کے حروف۔ یہ دو ہیں۔ اَیْ۔ اَنْ۔

Marfat.com

حروف زائد: (زائد واقع ہونے والے حروف) ۔ مندرجہ ذیل سات حروف با معنی ہونے کے باوجود کبھی کبھی زائد بھی ہوتے ہیں:-

(۱) إِنْ ۔ مائے نافیہ کے بعد زائد ہوتا ہے۔

(۲) أَنْ ۔ لَمَّا کے بعد زائد ہوتا ہے۔

(۳) مَا ۔ إِذَا کے بعد، اگر مَتٰی، أَيْنَ ۔ أَيٌّ اور إِنْ شرط کے معنی میں ہوں تب بھی مَا زائد ہوتا ہے — کبھی کبھی حروف جارہ ب، عَنْ ۔ كَ اور مِنْ کے بعد بھی ما زائد ہوتا ہے۔

(۴) لَا کبھی أَنْ مصدریہ کے بعد اور أُقْسِمُ سے پہلے زائد ہوتا ہے۔

(۵) مِن ۔ إِنْ نافیہ اور کَمْ کے بعد زائد ہوتا ہے۔

(۶) ب ۔ مَا اور لَيْسَ کی خبر پر زائد ہوتا ہے۔

(۷) ل ۔ یہ بھی کبھی کبھی زائد ہوتا ہے۔

مشق ۳۵

إِنَاءٌ (برتن) — اِمْرُءٌ (مرد) — اِمْرَءَةٌ (عورت) — اِنْهَشَمَتْ (چور چور ہو گئیں) — تَعَالَ (تو آ) — جُبْنٌ (ڈرپوک) — حِصْنٌ (گوہ) — رُحْ (تو جا) — ذَيْلٌ (دامن) — مِنْدِيْلٌ (رومال) — سِمَاطٌ (دسترخوان) قِرْطَاسٌ (کاغذ) — قَسْوَةٌ (سختی) — لَبَّيْكَ (حاضر ہوتا ہوں) — لِحْيَةٌ (داڑھی) — مَرْحَبًا (اکرکم) — مَنَاصٌ (بھاگنا پناہ لینا) — هَوْنٌ (آہستہ)۔

وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالظَّالِمِيْنَ — أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ — أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِيْنَ — تَاللّٰهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلٰى أُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ — ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ — لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ — لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ أُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ — وَالْعَصْرِ — وَالشَّمْسِ — أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ — وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ — فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ وَّاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ — لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْ أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ — وَاصْبِرْ عَلٰى مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ — سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ — إِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاءِ — إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُوْمُ۔

Marfat.com

ہفت اقسامِ فعل

بعض کلموں میں ہمزہ یا حرفِ علت یا ایک جنس کے دو حروف ہوتے ہیں، اور بعض کلموں میں نہ ہمزہ ہوتا ہے نہ کوئی حرف علت اور نہ ایک جنس کے دو حروف ہوتے ہیں۔ پس اس اعتبار سے فعل چار قسم کے ہوئے:

(۱) صحیح: جس کلمہ میں اصلی حروف کی جگہ ہمزہ یا حرف علت یا ایک جنس کے دو حروف نہ ہوں اس کو صحیح کہتے ہیں جیسے فَتَحَ (اس نے کھولا) شَرِبَ (اس نے پیا)، ضَرَبَ (اس نے مارا)، کَرُمَ (وہ بزرگ ہوا)۔

(۲) مہموز: جس کلمے کے اصلی حروف میں سے کوئی حرف ہمزہ ہو، اس کی تین قسمیں ہیں۔

(الف) مہموز الفاء: اگر ہمزہ فا کلمہ کی جگہ ہو تو اس کو مہموز الفاء کہتے ہیں جیسے اَکَلَ (اس نے کھایا) اَمَرَ (اس نے حکم دیا)۔

(ب) مہموز العین: اگر ہمزہ عین کلمہ کی جگہ ہو تو اس کو مہموز العین کہتے ہیں جیسے سَاَلَ (اس نے سوال کیا)۔

(ج) مہموز اللام: اگر ہمزہ لام کلمہ کی جگہ ہو تو اس کو مہموز اللام کہتے ہیں جیسے قَرَاَ (اس نے پڑھا)۔

(۳) معتل: اگر کسی کلمہ کے اصلی حروف میں سے کوئی حرف، حرفِ علت ہو تو اس کو معتل کہتے ہیں، معتل کی مندرجہ ذیل پانچ قسمیں ہیں:۔

(الف) اگر کلمہ میں ایک حرفِ علت ہو تو اس کی تین قسمیں ہیں:۔

(۱) معتل الفاء: اگر حرف علت فا کلمہ کی جگہ ہو تو اس کو معتل الفاء یا مثال کہتے ہیں جیسے وَجَدَ۔ وَعَدَ ـــــ اگر فا کلمہ واؤ ہے تو اس کو مثال واوی کہتے ہیں، اور اگر فا کلمہ یا ہے تو اس کو مثال یائی کہتے ہیں۔

(۲) اگر حرفِ علت عین کلمہ کی جگہ واقع ہو تو اس کو معتل العین یا اجوف کہتے ہیں جیسے قَالَ۔ بَاعَ ـــــ اگر عین کلمہ واؤ ہے تو اس کو اجوف واوی کہتے ہیں اور

Marfat.com

عین کلمہ یا ہو تو اس کو اجوف یائی کہتے ہیں۔

(۳) اگر حرف علت لام کلمہ کی جگہ ہو تو اس کو معتل اللام یا ناقص کہتے ہیں جیسے رَمٰی۔ اگر لام کلمہ واؤ ہے تو اس کو ناقص واوی کہتے ہیں۔ اور لام کلمہ یا ہو تو اس کو ناقص یائی کہتے ہیں۔

(ب) اگر کلمہ میں دو حروف علت ہوں تو اس کو لفیف کہتے ہیں، لفیف کی دو قسمیں ہیں:

(۱) لفیف مفروق: اگر دونوں حروف علت جدا ہوں یعنی ان کے درمیان کوئی اور حرف صحیح ہو تو اس کو لفیف مفروق کہتے ہیں جیسے وَلِیٌّ۔ وَقٰی۔ وَعٰی۔

(۲) لفیف مقرون: اگر دونوں حروف علت متصل ہوں تو اس کو لفیف مقرون کہتے ہیں جیسے طَوٰی۔ غَوٰی۔ طَغٰی۔

(۴) مضاعف: جس کلمہ کے دو حروفِ اصلی ایک جنس کے (ایک جیسے) ہوں اس کو مضاعف کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مضاعفِ ثلاثی: اس میں عین اور لام کلمے ایک جنس کے ہوتے ہیں جیسے عَدَّ، مَدَّ، سَرَّ۔ یہ اصل میں عَدَدَ، مَدَدَ، اور سَرَرَ تھے۔ عَدَدَ اور مَدَدَ میں دونوں دال باہم ملا کر ایک کر دیئے گئے۔ اسی طرح سَرَرَ میں دونوں را باہم ملا کر ایک کر دیئے گئے۔

(۲) مضاعف رباعی: اس میں فا کلمہ اور پہلا لام نیز عین کلمہ اور دوسرا لام ایک جنس کے ہوتے ہیں جیسے مَضْمَضَ۔ جَصْجَصَ۔ یہ دونوں کلمے فَعْلَلَ کے وزن پر مضاعف رباعی ہیں۔

نوٹ: اگر حرف علت ساکن ہو اور اس سے پہلے حرف کی حرکت اس کے موافق ہو (یعنی الف سے پہلے زبر "ی" سے پہلے زیر اور "و" سے پہلے پیش ہو) تو وہ حرف علت مدہ کہلاتا ہے جیسے قَاتَلَ۔ یَقُوْلُ۔ یَبِیْعُ ـــــ اگر حرف علت ساکن ہو اور اس سے پہلے حرف کی حرکت اس کے موافق نہ ہو تو حرف علت لین ہوگا جیسے خَوْفٌ۔ قُرَیْشٌ ـــــ اگر حرف علت کلمے کے شروع میں واقع ہو تو وہ نہ مدہ ہوگا اور نہ لین۔ جیسے وَقَعَ، وَهَبَ۔ يَسَرَ۔

Marfat.com

تصرفات

کبھی کبھی بعض الفاظ میں ہمزہ، یا ایک جنس کے دو حروف، یا حرف علت آجانے سے ثقالت پیدا ہو جاتی ہے، اس کو دور کرنے کے لئے ایسے لفظوں میں کچھ تصرف یعنی ردوبدل کیا جاتا ہے۔ اگر یہ تصرف مہموز یعنی ہمزہ والے لفظ میں ہو تو اس کو تخفیف کہتے ہیں جیسے اَمَرَ، اِبِلٌ — اگر یہ تصرف ایسے لفظ میں ہو جس میں ایک جیسے دو حرف ہوں تو اس کو ادغام کہتے ہیں جیسے مَدَّ — اگر یہ تصرف ایسے لفظ میں ہو جس میں کوئی حرف علت ہو تو اس کو تعلیل کہتے ہیں، جیسے وَعَدَ۔ قَالَ۔ لَیْلٌ۔

نوٹ: حروف علت میں سب سے زیادہ ثقیل واؤ ہے اس سے کم "ی" اور سب سے کم ثقالت الف میں ہے

تخفیف کے قاعدے

(۱) اگر کسی لفظ میں دو ہمزہ ساتھ ساتھ آجائیں اور ان میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو ہمزہ ساکن کو ایسے حرف علت سے بدل دیتے ہیں جو پہلے ہمزہ متحرکہ کی حرکت کے مطابق ہو یعنی اگر پہلے ہمزۂ متحرکہ پر زبر ہو تو ہمزۂ ساکن کو الف سے اور پیش ہو تو واؤ سے اور زیر ہو تو یا سے بدل دیتے ہیں، جیسے اَءْمَنَ سے اٰمَنَ (وہ ایمان لایا) — اُءْمِنُ سے اُوْمِنُ (میں ایمان لاتا ہوں) — اِءْمَانٌ سے اِیْمَانٌ (ایمان لانا)۔

(۲) اگر کسی لفظ میں ایک ہمزہ ساکن ہو اور اس سے پہلا حرف ہمزہ کے سوا کوئی اور حرف متحرک ہو تو اس ہمزۂ ساکن کو اس پہلے حرف کی حرکت کے مطابق حرف علت سے بدلنا جائز ہے لازم نہیں جیسے یَأْمُرُ کو یَامُرُ۔ یُؤْمِنُ کو یُوْمِنُ۔ ذِئْبٌ کو ذِیْبٌ۔ مِئْذَنَۃٌ کو مِیْذَنَۃٌ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

(۳) اگر کسی لفظ میں ایک ہمزۂ متحرکہ ہو اور اس سے پہلا حرف ساکن ہو تو ہمزہ کی حرکت اس سے پہلے حرف کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دینا جائز ہے جیسے یَسْئَلُ سے یَسَلُ۔

(۴) اگر کسی لفظ میں ایک ہمزۂ مفتوح (زبر والا) ہو اور ہمزہ سے پہلا حرف مکسور (زیر والا) یا

مضموم (پیش والا) ہو تو ہمزہ کو اس سے پہلے حرف کی حرکت کے مطابق حرف علت سے بدلنا جائز ہے جیسے سُؤَالٌ سے سُوَالٌ اور مِئْرٌ سے مِیْرٌ (دشمن)۔

نوٹ: اَخَذَ سے امر کا صیغہ اُوْخُذْ کے بجائے خُذْ آتا ہے۔ اس کی تخفیف اس طرح ہوئی کہ خُذْ اصل میں اُءْخُذْ تھا، کثرت استعمال کی بنا پر اس میں مزید تخفیف کی ضرورت محسوس ہوئی اس لئے اس کے ہمزۂ اصلیہ کو واؤ سے بدل کر حذف کر دیا گیا اور اُخُذْ رہ گیا۔ چونکہ اصلی ہمزہ جو ساکن تھا حذف ہوگیا اور اس کے بعد کا حرف متحرک ہے اس لئے ہمزۂ وصل کی ضرورت نہیں لہٰذا وہ بھی حذف ہوگیا اور خُذْ رہ گیا۔

ادغام کے قاعدے

جس حرف کا ادغام کرتے ہیں اس کو مدغم اور جس حرف میں ادغام کرتے ہیں اس کو مدغم فیہ کہتے ہیں جیسے مَدَّ، اصل میں مَدَدَ تھا۔ اس کی پہلی دال مدغم اور دوسری مدغم فیہ ہے۔

(۱) اگر مدغم اور مدغم فیہ دونوں قریب المخرج ہوں تو لکھنے میں دونوں قائم رہیں گے اور پڑھنے میں صرف دوسرا حرف یعنی مدغم فیہ باقی رہے گا جیسے وَجَدْتُّ۔ یہاں لکھنے میں دال اور تا دونوں قائم ہیں مگر پڑھنے میں صرف تا ادا کی جائے گی یعنی اس کو وَجَتُّ پڑھیں گے۔

(۲) اگر دونوں حروف ایک جنس کے ہوں تو لکھنے میں صرف ایک حرف آئے گا اور پڑھنے میں دونوں حرف جیسے مَدَّ۔

(۳) اگر کسی لفظ میں ایک جیسے دو حروف آجائیں اور ان میں سے پہلا حرف ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو لکھنے میں دونوں کو ملا کر ایک حرف بنا دیتے ہیں جیسے مَدْدُ سے مَدٌّ۔

(۴) اگر کسی لفظ میں ایک جنس یا ایک مخرج کے دو صحیح حروف آجائیں اور دونوں متحرک ہوں تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ملا دیتے ہیں جیسے مَدَدَ سے مَدْدَ۔ مَدَّ۔

(نوٹ) بعض الفاظ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں جیسے سَبَبٌ اور مَدَدٌ میں ادغام نہیں ہوتا کیونکہ یہ سَبٌّ (گالی) اور مَدٌّ (کھینچنا) سے مشابہت رکھتے ہیں۔

(۵) اگر کسی لفظ میں ایک جیسے دو حرف آجائیں اور دونوں متحرک ہوں اور ان سے پہلا حرف

Marfat.com

ساکن ہو توان میں سے پہلے حرف کی حرکت ماقبل کی طرف منتقل کرکے ادغام کر دیتے ہیں جیسے یَمْدُدُ سے یَمُدْدُ۔ یَمُدُّ۔

نوٹ :- رباعی کے افعال اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں۔

(۶) مضارع کے جو صیغے حروف جازم کی وجہ سے مجزوم ہوتے ہیں اور امر کے وہ صیغے جن کے آخر میں جزم پڑھا جاتا ہے ان میں ادغام اور فکِّ ادغام (ادغام کھول دینا) دونوں جائز ہیں

(۷) اگر باب افتعال کا فا کلمہ د ذ یا ز ہو تو افتعال کی تا کو انہی حرفوں (د ذ ز) سے بدل کر ادغام کر دیتے ہیں جیسے اِدْتَخَلَ سے اِدْدَخَلَ، اِدَّخَلَ ــــ یَدْتَخِلُ سے یَدْدَخِلُ، یَدَّخِلُ ــــ اِذْتَکَرَ سے اِذْذَکَرَ، اِذَّکَرَ ــــ یَذْتَکِرُ سے یَذْذَکِرُ، یَذَّکِرُ۔ اسی طرح اِزْتَانَ سے یَزْتَانُ، اِزَّانَ سے یَزَّانُ، اِزْتِحَامُ سے اِزْدِحَامُ۔ اِذْتِخَارُ سے اِدِّخَارُ۔

(۸) اگر باب تفعّل اور باب تفاعل کا فا کلمہ ت ث د ذ ز س ش ص ض ط ظ میں سے کوئی حرف ہو تو ان ابواب کی تا کو اس حرف (جو فا کلمہ کی جگہ واقع ہے) سے بدل کر ادغام کر دینا جائز ہے لازم نہیں۔ نیز اس صورت میں ماضی اور امر کے شروع میں ہمزۂ وصل بڑھانا بھی ضروری ہے جیسے تَذَکَّرَ سے اِذَّکَّرَ۔ یَتَذَکَّرُ سے اِذَّکَّرُ۔ تَثَاقَلَ سے اِثَّاقَلَ۔

(۹) لام تعریف (اَل) کا حروف شمسیہ (ت ث د ذ ز س ش ص ض ط ظ) میں ادغام کرنا لازم ہے جیسے اَلتَّاءُ، اَلثَّاءُ، اَلدَّالُ وغیرہ۔

(۱۰) اگر افتعال کا فا کلمہ حروف اطباق (ص ض ط ظ) میں سے ہو تو تا کو طا سے بدل دیتے ہیں جیسے اِصْتَلَحَ سے اِصْطَلَحَ۔ اِضْتَرَبَ سے اِضْطَرَبَ۔ اِطْتَلَعَ سے اِطَّلَعَ اِظْتَلَمَ سے اِظْطَلَمَ۔

تعلیل کے قاعدے

(۱) اگر علامت مضارع مفتوحہ اور عین کلمہ مکسورہ کے درمیان واؤ ساکن واقع ہو تو وہ حذف ہو جاتی ہے جیسے یَوْعِدُ سے یَعِدُ۔

(۲) اگر مضارع کا عین کلمہ یا لام کلمہ حرف حلقی ہو اور علامت مضارع مفتوحہ اور عین کلمہ

Marfat.com

مفتوحہ کے درمیان واؤ ساکن واقع ہو تو وہ واؤ حذف ہو جاتا ہے جیسے یَوْھَبُ سے یَھَبُ،
اور یَوْضَعُ سے یَضَعُ۔

نوٹ: وَزَرَ یَذِرُ میں واؤ کو خلاف قیاس حذف کر دیا جاتا ہے کیونکہ نہ تو اس کا مضارع مکسور العین ہے اور نہ اس میں کوئی حرفِ حلقی ہے۔

(۳) اگر کسی لفظ میں واؤ ساکن ہو اور وہ مشدد نہ ہو نیز اس سے پہلا حرف مکسور ہو تو اس واؤ کو یا سے بدل دیتے ہیں جیسے مِوْزَانٌ سے مِیْزَانٌ اور اِوْقَادًا سے اِیْقَادًا۔

(۴) اگر کسی لفظ میں یا ساکن ہو اور وہ مشدد نہ ہو اور اس سے پہلا حرف مضموم ہو تو اس یا کو واؤ سے بدل دیتے ہیں جیسے مُیْقِنٌ سے مُوْقِنٌ۔ یُیْقِظُ سے یُوْقِظُ۔

(۵) اگر باب افتعال میں فا کی جگہ واؤ یا یائے اصلی آجائے تو اس کو تا سے بدل کر تا میں ادغام کر دیتے ہیں جیسے اِوْتَقَدَ سے اِتَّقَدَ۔ اِیْتَسَرَ سے اِتَّسَرَ۔ اِوْتَصَلَ سے اِتَّصَلَ۔

(۶) اگر کسی لفظ میں واؤ اور "ی" متحرک ہوں اور ان سے پہلا حرف مفتوح (زبر والا) ہو تو ان (و، ی) کو الف سے بدل دیتے ہیں، جیسے قَوَلَ سے قَالَ۔ بَیَعَ سے بَاعَ۔ خَوِفَ سے خَافَ نَیِلَ سے نَالَ۔ رَمَیَ سے رَمٰی۔ طَوُلَ سے طَالَ۔ یَخْشَیُ سے یَخْشٰی۔

(۷) اگر نہی ثلاثی مجرد کا عین کلمہ (واؤ) اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہو جائے اور وہ ماضی مکسور العین (عین کلمہ پر زیر) نہ ہو تو فا کلمہ کو ضمہ (پیش) دیا جاتا ہے جیسے قَوَلْنَ سے قُلْنَ۔

(۸) اگر ماضی ثلاثی مجرد کا عین کلمہ "ی" ہو اور وہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہو جائے تو فا کلمہ کو کسرہ (زیر) دیا جائے گا جیسے بَیَعْنَ سے بِعْنَ۔

(۹) اگر ماضی ثلاثی مجرد مکسور العین (عین کلمہ پر زیر) ہو اور اس کا عین کلمہ واؤ ہو اور وہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہو جائے تو فا کلمہ کو کسرہ (زیر) دیا جائیگا جیسے خَوِفْنَ سے خِفْنَ۔

(۱۰) اگر مضارع کا عین کلمہ واؤ مضموم یا یائے مکسور ہو اور اس سے پہلا حرف ساکن ہو تو اس واؤ یا ی کی حرکت پہلے حرف کو دیدیتے ہیں جیسے یَقْوُلُ سے یَقُوْلُ۔ اور یَبْیِعُ سے یَبِیْعُ۔

(۱۱) اگر مضارع کا عین کلمہ واؤ مفتوح (زبر والا) یا یائے مفتوح ہو اور اس سے پہلا حرف ساکن ہو تو اس واؤ یا ی کا فتح (زبر) پہلے حرف کو دیکر اس واؤ یا ی کو الف سے بدل دیتے ہیں

Marfat.com

جیسے یُقْوَلُ سے یُقَالُ ۔ یُبْیَعُ سے یُبَاعُ ۔ یُخْوَفُ سے یُخَافُ ۔

(۱۲) اگر کوئی لفظ فَاعِلٌ کے وزن پر ہو اور اس میں عین کلمہ کی جگہ واؤ یا ی آجائے تو اس کو ہمزہ سے بدل دیتے ہیں جیسے قَاوِلٌ سے قَائِلٌ ۔ بَایِعٌ سے بَائِعٌ ۔

(۱۳) اگر کسی لفظ کے آخر میں واؤ مفتوح (زبر والا) ہو اور اس سے پہلے حرف پر کسرہ (زیر) ہو تو اس واؤ کو یا سے بدل دیتے ہیں جیسے دُعِوَ سے دُعِیَ ۔ رَضِوَ سے رَضِیَ ۔

(۱۴) اگر کسی لفظ میں واؤ چوتھی جگہ یا اس سے زیادہ پر واقع ہو اور اس سے پہلے حرف کی حرکت اس کے مخالف ہو تو اس واؤ کو "یا" سے بدل دیتے ہیں جیسے یُدْعَوُ سے یُدْعٰی ۔ یُرْضَوُ سے یُرْضٰی ۔

(۱۵) اگر الف، واؤ اور ی کسی لفظ کے آخر میں واقع ہوں تو وہ وقف اور جزم کی حالت میں حذف ہو جاتے ہیں جیسے لَمْ یَخْشٰی سے لَمْ یَخْشَ ۔ لَمْ یَرْمِیْ سے لَمْ یَرْمِ ۔ لَمْ یَدْعُوْ سے لَمْ یَدْعُ ۔

(۱۶) اگر اسم فاعل کے آخر میں واؤ ہو اور اس سے پہلے کسرہ (زیر) ہو تو وہ واؤ "یا" میں تبدیل ہو کر حذف ہو جاتا ہے جیسے دَاعِوٌ سے دَاعٍ ۔ نیز اگر اسم فاعل کے آخر میں "ی" ہو اور اس سے پہلے کسرہ ہو تو وہ بھی حذف ہو جاتی ہے جیسے رَامِیٌ سے رَامٍ ۔

(۱۷) اگر کسی لفظ میں واؤ اور "ی" ایک ساتھ جمع ہو جائیں اور ان میں سے پہلا ساکن ہو تو واؤ کو یا سے بدل کر یا میں ادغام کر دیتے ہیں جیسے مَرْمُوْیٌ سے مَرْمِیٌّ ۔

(۱۸) اگر کسی اسم کے آخر میں واؤ پیش کے بعد واقع ہو تو اس پیش کو زیر سے اور واؤ کو یا سے بدل دیتے ہیں۔ نیز یا کو ساکن کر کے حذف کر دیتے ہیں جیسے تَلَقُّوٌ سے تَلَقٍّ ۔

(۱۹) اگر کسی مصدر یا اسم کے آخر میں واؤ یا ی ہو اور ان سے پہلے الف ہو تو ان (و، ی) کو ہمزہ سے بدل دیتے ہیں جیسے اِرْضَاوٌ سے اِرْضَاءٌ (راضی کرنا) ۔ اِلْقَایٌ سے اِلْقَاءٌ (ڈالنا) ۔ سَمَاوٌ سے سَمَاءٌ (آسمان) ۔ بِنَایٌ سے بِنَاءٌ (عمارت) ۔

(۲۰) اگر جمع کا الف دو واؤ یا دو ی کے درمیان واقع ہو تو ان میں سے دوسرے واؤ کو یا دوسری یا کو ہمزہ سے بدل دیتے ہیں جیسے اَوَاوِلُ سے اَوَائِلُ ۔ خَیَایِرُ سے خَیَائِرُ ۔

(۲۱) اگر کسی لفظ کے شروع میں مکسور یا مضموم واؤ ہو تو اس کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے وُجُوْهٌ سے اُجُوْهٌ ۔ وُقِّیَتْ سے اُقِّیَتْ ۔

Marfat.com

نوٹ: لفظ کے شروع کے واؤ مفتوح کو صرف دو جگہ ہمزہ سے بدلا گیا ہے جیسے وَحَدٌ سے اَحَدٌ۔ وَنَاۃٌ سے اَنَاۃٌ۔

(۲۲) اگر کسی لفظ کے شروع میں دو واؤ متحرک ہوں تو پہلے واؤ کو ہمزہ سے بدلنا ضروری ہے جیسے وَوَاصِلُ سے اَوَاصِلُ۔ وَوَاعِدُ سے اَوَاعِدُ۔

(۲۳) اگر کسی مفرد لفظ میں واؤ ساکن ہو اور وہ واؤ اسی لفظ کی جمع میں الف اور کسرہ کے درمیان واقع ہو تو وہ ی سے بدل جائے گا۔ جیسے حَوْضٌ مفرد، حِوَاضٌ جمع سے حِيَاضٌ رَوْضٌ مفرد، رِوَاضٌ جمع سے رِيَاضٌ۔

(۲۴) اگر ناقص واوی کی جمع فُعُولٌ کے وزن پر ہو تو دونوں واؤ کو ی سے بدل کر ان سے پہلے کسرہ دیدیتے ہیں جیسے دُلُوْوٌ سے دُلِیٌّ۔

(۲۵) اگر کسی لفظ میں الف سے پہلے کسرہ ہو تو وہ ی سے بدل جائے گا جیسے مِحْرَابٌ سے مَحَارِیْبُ۔ مفتاحٌ سے مَفَاتِیْحُ۔

چند تعلیلات

قَالَ: یہ قَوَلَ تھا۔ اس میں واؤ متحرک اور اس سے پہلا حرف مفتوح ہے اس لئے واؤ کو الف سے بدل دیا اور قَالَ ہو گیا۔

قُلْنَ: یہ قَوَلْنَ تھا۔ یہاں بھی واؤ متحرک اور اس سے پہلا حرف مفتوح ہے اس لئے واؤ کو الف سے بدل دیا تو قَالْنَ ہو گیا، اب الف اور لام دو ساکن جمع ہو گئے لہذا الف کو حذف کر دیا تو قَلْنَ ہو گیا۔ پھر قاف کی زبر کو پیش سے بدل دیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ حذف شدہ حرف واؤ تھا، ی نہیں تھا لہذا قُلْنَ ہو گیا۔

قِيْلَ: یہ قُوِلَ تھا۔ واؤ پر زیر ثقیل تھی اس لئے پہلے حرف قاف کی حرکت دور کر کے واؤ کا کسرہ اس کو دیدیا تو قِوْلَ ہو گیا اب واؤ ساکن ہے اور اس سے پہلا حرف مکسور لہذا واؤ کو ی سے بدل دیا تو قِيْلَ ہو گیا۔

قُلْنَ: (ماضی مجہول) یہ قُوِلْنَ تھا، یہاں ثقالت کی بنا پر قاف کی حرکت دور کر کے واؤ کا

Marfat.com

کسرہ اس کو دیدیا تو قِوُلْنَ ہوگیا۔ اب واؤ اور لام دو ساکن جمع ہونے کی بنا پر واؤ کو حذف کردیا تو قِلْنَ ہوگیا پھر قاف کے کسرہ کو ضمہ سے بدل دیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ حذف شدہ حرف واؤ تھا لہٰذا قُلْنَ ہوگیا۔

یَقُوْلُ: یہ یَقْوُلُ تھا۔ ثقالت کی بنا پر واؤ کا ضمہ نقل کرکے قاف کو دیدیا تو یَقُوْلُ ہوگیا۔

یُقَالُ: یہ یُقْوَلُ تھا، ثقالت کی بنا پر واؤ کا زبر نقل کرکے قاف کو دیدیا تو یُقَوْلُ ہوگیا چونکہ اصل لفظ میں واؤ متحرک تھا اور اب اس سے پہلے زبر ہے لہٰذا واؤ کو الف سے بدل دیا تو یُقَالُ ہوگیا۔

لَمْ یَقُلْ: یہ لَمْ یَقْوُلْ تھا۔ ثقالت کی بنا پر واؤ کا پیش قاف کو دیدیا اس طرح واؤ اور لام دو ساکن جمع ہوگئے لہٰذا واؤ کو حذف کردیا تو لَمْ یَقُلْ ہوگیا۔

لِیَقُلْ: (امر غائب معروف): یہ لِیَقْوُلْ تھا۔ اس میں بھی واؤ کا پیش قاف کو دیدیا اور اجتماع ساکنین کی بنا پر واؤ کو حذف کردیا تو لِیَقُلْ ہوگیا۔

لَا تَقُلْ (نہی حاضر معروف): یہ لَا تَقْوُلْ تھا۔ واؤ کا پیش قاف کو دیکر اجتماع ساکنین کی بنا پر واؤ کو حذف کردیا تو لَا تَقُلْ ہوگیا۔

قُلْ (امر حاضر معروف): یہ اُقْوُلْ تھا۔ یہاں بھی ثقالت کی بنا پر واؤ کا پیش قاف کو دیکر اجتماع ساکنین کی وجہ سے واؤ کو حذف کردیا تو اُقُلْ ہوگیا۔ اس میں فاکلمہ متحرک ہے لہٰذا ہمزۂ وصل کی ضرورت نہیں رہی اس لئے اس کو بھی حذف کردیا تو قُلْ ہوگیا۔

قُلْنَ (امر حاضر جمع مؤنث) یہ اُقْوُلْنَ تھا۔ مذکورہ بالا کی طرح یہاں بھی واؤ کا پیش قاف کو دیکر واؤ کو حذف کردیا تو اُقُلْنَ ہوگیا۔ پھر فاکلمہ متحرک ہونے کی بنا پر ہمزہ وصل کی ضرورت نہیں رہی لہٰذا اس کو بھی حذف کردیا تو قُلْنَ رہ گیا۔

قَائِلٌ (اسم فاعل): یہ قَاوِلٌ تھا۔ یہ فَاعِلٌ کے وزن پر ہے اس میں الف کے بعد عین کلمہ کی جگہ واقع ہے اس لئے اس کو ہمزہ سے بدل دیا تو قَائِلٌ ہوگیا۔

مَقُوْلٌ (اسم مفعول): یہ مَقْوُوْلٌ تھا۔ واؤ کا پیش قاف کو دیکر دو ساکن واؤ میں سے ایک واؤ کو حذف کردیا تو مَقُوْلٌ ہوگیا۔

Marfat.com

بَاعَ: یہ بَیَعَ تھا۔ اس میں ی متحرک ہے اور اس سے پہلے حرف پر زبر ہے لہذا ی کو الف سے بدل دیا اور بَاعَ ہوگیا۔

بِعْنَ: یہ بَیَعْنَ تھا۔ یہاں بھی مذکورہ بالا کی طرح ی متحرک اور اس سے پہلا حرف مفتوح ہے لہذا ی کو الف سے بدل دیا تو بَاعْنَ ہوگیا۔ اب الف اور عین دو ساکن جمع ہیں اس لئے الف کو حذف کر دیا تو بَعْنَ ہوگیا۔ پھر ب کے زبر کو زیر سے بدل دیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ حذف شدہ حرف "ی" تھا۔ لہذا بِعْنَ ہوگیا۔

بِیْعَ: یہ بُیِعَ تھا۔ ثقالت کی بنا پر ی کا کسرہ اس سے پہلے حرف ب کی حرکت دور کر کے اس کو دیدیا تو بِیْعَ ہوگیا۔

بِعْنَ: (جمع مؤنث غائب مجہول) یہ بُیِعْنَ تھا۔ ب کی حرکت دور کر کے ی کا کسرہ اس کو دیدیا تو بِیْعْنَ ہوگیا۔ ی اور ع دو ساکن جمع ہو گئے اس لئے ی کو حذف کر دیا اور بِعْنَ ہوگیا۔

یَبِیْعُ: یہ یَبْیِعُ تھا۔ ی کا کسرہ ب کو دینے سے یَبِیْعُ ہوگیا۔

یُبَاعُ: یہ یُبْیَعُ تھا۔ ی کا زبر ب کو دینے سے یُبَیْعُ ہوگا۔ اصل ی متحرک تھی اور اب اس سے پہلا حرف مفتوح (زبر والا) ہوگیا اس لئے ی کو الف سے بدل دیا اور یُبَاعُ ہوگیا۔

لَمْ یَبِعْ: یہ لَمْ یَبْیِعْ تھا۔ یہاں ی کا کسرہ با کو دینے سے ی اور ع دو ساکن جمع ہو گئے لہذا ی کو حذف کر دیا تو لَمْ یَبِعْ ہوگیا۔

لِیَبِعْ (امر غائب معروف): یہ لِیَبْیِعْ تھا۔ یہاں بھی ی کا زبر با کو دینے سے ی اور ع دو ساکن جمع ہو گئے لہذا ی کو حذف کر دیا تو لِیَبِعْ ہوگیا۔

لَا تَبِعْ (نہی حاضر معروف): یہ لَا تَبْیِعْ تھا۔ یہاں بھی مذکورہ بالا کی طرح ی کی زیر با کو دیدی اور دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے ی کو حذف کر دیا تو لَا تَبِعْ ہوگیا۔

بِعْ: (امر حاضر معروف) یہ اِبْیِعْ تھا۔ یہاں بھی یا کا کسرہ با کو دیکری کو حذف کر دیا تو اِبِعْ ہوگیا۔ فا کلمہ متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزۂ وصل کی ضرورت نہیں رہی اسلئے اس کو بھی حذف کر دیا تو بِعْ ہوگیا۔

بِعْنَ (امر حاضر معروف جمع مؤنث) یہ اِبْیِعْنَ تھا۔ اس میں بھی مذکورہ بالا کی طرح ی کا کسرہ با کو دیدیا۔ پھر دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے ی کو حذف کر دیا تو اِبِعْنَ ہوگیا۔ اب فا کلمہ متحرک

Marfat.com

ہونے کی بنا پر ہمزۂ وصل کی ضرورت نہیں رہی لہٰذا اس کو بھی حذف کر دیا تو بِعْنَ ہو گیا۔

بَائِعٌ (اسم فاعل) یہ بَایِعٌ تھا۔ یہ فاعل کے وزن پر ہے اور اس میں ی الف کے بعد عین کلمہ کی جگہ واقع ہے اس لئے اس کو ہمزہ سے بدل دیا تو بَائِعٌ ہو گیا۔

مَبِیْعٌ (اسم مفعول) یہ مَبْیُوْعٌ تھا، ی کا پیش با کو دیدیا تو مَبُیْوْعٌ ہو گیا۔ ی اور واؤ دو ساکن جمع ہو گئے لہٰذا ی کو حذف کر دیا تو مَبُوْعٌ ہو گیا پھر با کی پیش کو زیر سے بدل دیا تو مَبِوْعٌ ہو گیا اب واؤ ساکن ہے اور اس سے پہلے زیر ہے لہٰذا واؤ کو یا سے بدل دیا تو مَبِیْعٌ ہو گیا۔

خَافَ: یہ خَوِفَ تھا۔ واؤ متحرک ہے اور اس سے پہلے حرف پر زبر ہے اس لئے واؤ کو الف سے بدل دیا تو خَافَ ہو گیا۔

خِفْنَ: یہ خَوِفْنَ تھا۔ اس میں بھی واؤ متحرک اور اس سے پہلے حرف پر زبر ہے اس لئے واؤ کو الف سے بدل دیا تو خَافْنَ ہو گیا۔ یہاں الف اور ف دو ساکن جمع ہو گئے اس لئے الف کو حذف کر دیا تو خَفْنَ ہو گیا۔ اور خا کے زبر کو زیر سے بدل دیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ حذف شدہ واؤ پر زیر تھی لہٰذا خِفْنَ ہو گیا۔

خِیْفَ: یہ خُوِفَ تھا۔ واؤ کی زیر ثقیل تھی اس لئے خ کی حرکت دور کر کے واؤ کی زیر اس کو دیدی تو خِوْفَ ہو گیا۔ اب واؤ ساکن ہے اور اس سے پہلے حرف پر زیر۔ لہٰذا واؤ کو ی سے بدل دیا تو خِیْفَ ہو گیا۔

خِفْنَ: (مجہول) یہ خُوِفْنَ تھا۔ ثقالت کی بنا پر خا کا پیش دور کر کے واؤ کی زیر اس کو دیدی تو خِوْفْنَ ہو گیا، اس طرح واؤ اور فا دو ساکن جمع ہو گئے لہٰذا واؤ کو حذف کر دیا تو خِفْنَ ہو گیا۔

یَخَافُ: یہ یَخْوَفُ تھا، ثقالت کی بنا پر واؤ کا زبر نقل کر کے خا کو دیدیا تو یَخَوْفُ ہو گیا۔ اصل واؤ متحرک تھا اور اب اس سے پہلے حرف پر زبر ہے لہٰذا واؤ کو الف سے بدل دیا تو یَخَافُ ہو گیا۔

لِیَخَفْ (امر غائب معروف): یہ لِیَخْوَفْ تھا۔ یہاں واؤ کا زبر خا کو دیدیا تو لِیَخَوْفْ ہو گیا۔ واو اور فا دو ساکن جمع ہونے کی بنا پر واو کو حذف کر دیا تو لِیَخَفْ ہو گیا۔

لَاتَخَفْ (نہی حاضر معروف) یہ لَاتَخْوَفْ تھا۔ یہاں بھی واؤ کا زبر نقل کر کے خا کو دیدیا تو لَاتَخَوْفْ ہو گیا۔ اب واؤ اور ف دو ساکن جمع ہونے کی بنا پر واؤ کو حذف کر دیا تو لَاتَخَفْ ہو گیا۔

Marfat.com

لَمْ یَخَفْ: یہ لَمْ یَخْوَفْ تھا۔ اس میں بھی واؤ کا زبر خا کو دیدیا تو لَمْ یَخَوْفْ ہوگیا۔ واؤ اور فا دو ساکن جمع ہونے کی بنا پر واؤ کو حذف کردیا تو لَمْ یَخَفْ ہوگیا۔

خَفْ: (امر حاضر معروف) یہ اِخْوَفْ تھا۔ واؤ کا زبر خا کو دیدیا تو اِخَوْفْ ہوگیا۔ واؤ اور فا دو ساکن جمع ہوگئے اس لئے واؤ کو حذف کردیا تو اِخَفْ ہوگیا۔ اب فا کلمہ یعنی خا متحرک ہے اس لئے ہمزۂ وصل کی ضرورت نہیں رہی لہٰذا اس کو بھی حذف کردیا تو خَفْ ہوگیا۔

خَفْنَ (امر حاضر معروف جمع مؤنث) یہ اِخْوَفْنَ تھا۔ یہاں بھی واؤ کا زبر خا کو دیدیا تو اِخَوْفْنَ ہوگیا واؤ اور فا دو ساکن جمع ہونے کی بنا پر واؤ کو حذف کردیا تو اِخَفْنَ ہوگیا۔ اب فا کلمہ متحرک ہے اس لئے ہمزۂ وصل کی ضرورت نہیں رہی لہٰذا اس کو بھی حذف کردیا تو خَفْنَ ہوگیا۔

خَائِفٌ: (اسم فاعل) یہ خَاوِفٌ تھا جو فَاعِلٌ کے وزن پر ہے اور اس میں "و" "الف" کے بعد "ع" کلمہ کی جگہ واقع ہے اس لئے اس کو ہمزہ سے بدل دیا تو خَائِفٌ ہوگیا۔

مَخُوْفٌ (اسم مفعول): یہ مَخْوُوْفٌ تھا، "و" کا پیش "خ" کو دیدیا تو مَخُوْوْفٌ ہوگیا اب دو "و" ساکن جمع ہوگئے لہٰذا ایک "و" کو حذف کردیا تو مَخُوْفٌ ہوگیا۔

دَعَا: یہ دَعَوَ تھا، "و" متحرک ہے اور اس سے پہلے حرف پر زبر اس لئے "و" کو "الف" سے بدل دیا تو دَعَا ہوگیا۔ دَعَوَا میں تثنیہ کی بنا پر "و" برقرار رہا۔

دَعَوْا (جمع مذکر غائب): یہ دَعَوُوْا تھا۔ یہاں پہلا "و" متحرک ہے اور اس سے پہلے حرف پر زبر ہے اس لئے اس "و" کو "الف" سے بدل دیا تو دَعَاوْا ہوگیا، "الف" اور "و" دو ساکن جمع ہونے کی بنا پر "الف" کو حذف" کردیا تو دَعَوْا ہوگیا۔

دَعَتْ: یہ دَعَوَتْ تھا۔ مذکورہ بالا کی طرح "و" کو "الف" سے بدل کر اجتماع ساکنین کی بنا پر حذف کردیا تو دَعَتْ ہوگیا۔

دَعَتَا: یہ دَعَوَتَا تھا یہاں بھی "و" کو "الف" سے بدل کر اجتماع ساکنین کی بنا پر حذف کردیا تو دَعَتَا ہوگیا۔

نوٹ: یہاں "تا" ظاہر میں متحرک ہے اور حقیقت میں ساکن، تثنیہ کے "الف" کی وجہ سے اس کو زبر دیا گیا۔

Marfat.com

دُعِیَ: یہ دُعِوَ تھا۔ یہاں "و" سے پہلے حرف پر زیر ہے اسلئے اس کو "ی" سے بدل دیا تو دُعِیَ ہو گیا۔

دُعُوْا: یہ دُعِوُوْا تھا۔ یہاں پہلے "و" کو مذکورہ بالا کی طرح "ی" سے بدل دیا تو دُعِیُوْا ہو گیا "ی" کی پیش ثقالت کی بنا پر "ع" کی حرکت دور کر کے "ع" کو دیدی اور "ی" کو حذف کر دیا تو دُعُوْا ہو گیا۔ اس کے بعد کے تمام صیغوں میں یعنی دُعِیَتْ سے دُعِیْنَ تک "و" کو "ی" سے بدلا گیا ہے۔

یَدْعُوْا: یہ یَدْعُوُوْا تھا۔ ثقالت کی بنا پر "و" کا پیش حذف کر دیا تو یَدْعُوْا ہو گیا۔

یَدْعُوْنَ (جمع مذکر غائب) یہ یَدْعُوُوْنَ تھا پہلے "و" کا پیش ثقالت کی بنا پر حذف کر دیا تو یَدْعُوْوْنَ ہو گیا۔ اب "و" "و" ساکن جمع ہونے کی بنا پر ایک کو حذف کر دیا تو یَدْعُوْنَ ہو گیا۔

تَدْعِیْنَ: یہ تَدْعُوِیْنَ تھا۔ ثقالت کی بنا پر "و" کا کسرہ "ع" کی حرکت دور کر کے اس کو دیدیا تو تَدْعِوْیْنَ ہو گیا۔ اجتماع ساکنین کی بنا پر "و" کو حذف کر دیا تو تَدْعِیْنَ رہ گیا۔

یُدْعٰی: یہ یُدْعَوُ تھا۔ یہاں "و" چوتھے نمبر پر واقع ہے اور اس سے پہلے حرف کی حرکت اس کے مخالف اس لئے "و" کو "ی" سے بدل دیا تو یُدْعَیُ ہو گیا۔ اب "ی" متحرک ہے اور اس سے پہلا حرف مفتوح اس لئے "ی" کو "الف" سے بدل دیا تو یُدْعٰی ہو گیا۔

تُدْعَیَانِ (واحد مؤنث حاضر مجہول) یہ تُدْعَوِیْنَ تھا۔ یہاں بھی "و" لفظ میں چوتھے نمبر پر واقع ہے اور اس سے پہلے حرف کی حرکت اس کے مخالف ہے اس لئے اس کو "ی" سے بدل دیا تو تُدْعَیِیْنَ ہو گیا۔ اب "ی" متحرک ہے اور اس سے پہلا حرف مفتوح اس لئے "ی" کو "الف" سے بدل دیا تو تُدْعَایْنَ ہو گیا "الف" اور "ی" دو ساکن جمع ہو گئے لہٰذا الف کو حذف کر دیا تو تُدْعَیْنَ ہو گیا۔

لَمْ یَدْعُ: یہ لَمْ یَدْعُوْ تھا۔ یہاں "و" لفظ کے آخر میں ہے اور مجزوم ہے اس لئے اس کو حذف کر دیا اور لَمْ یَدْعُ رہ گیا۔

دَاعٍ: یہ دَاعِوٌ تھا "و" لفظ میں چوتھے نمبر پر ہے اور اس سے پہلے حرف کی حرکت اس سے مخالف ہے اس لئے اس کو "ی" سے بدل دیا تو دَاعِیٌ ہو گیا، پھر ثقالت کی بنا پر پیش کو حذف کر دیا تو "ی" اور تنوین دو ساکن جمع ہو گئے اس لئے "ی" کو بھی حذف کر دیا تو دَاعٍ ہو گیا۔

مَدْعُوٌّ: یہ مَدْعُوْوٌ تھا۔ "و" "و" جمع ہونے پر ایک کا دوسرے میں ادغام کر دیا۔

رَمِیَ: یہ رَمِیَ تھا۔ یہاں دَعَا کی طرح "ی" کو "الف" سے بدل دیا۔

Marfat.com

یَرْمِیْ: یہ یَرْمِیُ تھا ثقالت کی بنا پر پیش کو حذف کر دیا تو یَرْمِیْ ہو گیا۔

تَرْمِیْنَ (واحد مؤنث حاضر): یہ تَرْمِیِیْنَ تھا "ی" کی زیر ثقالت کی بنا پر حذف کر دی، پھر دو یائے ساکن جمع ہونے کی بنا پر ایک کو حذف کر دیا تو تَرْمِیْنَ ہو گیا۔

رُمِیَ: یہ یُرْمَیُ تھا۔ یہاں "ی" متحرک اور اس سے پہلا حرف مفتوح ہے اس لئے "ی" کو "الف" سے بدل دیا تو یُرْمٰی ہو گیا۔

تُرْمَیْنَ (واحد مؤنث حاضر مجہول): یہ تُرْمَیِیْنَ تھا۔ ثقالت کی بنا پر "ی" کی زیر کو حذف کر دیا تو تُرْمَیْیْنَ ہو گیا۔ پھر دو یائے ساکن ہیں سے ایک کو حذف کر دیا تو تُرْمَیْنَ ہو گیا۔

اِرْمِ: (امر حاضر معروف) یہ اِرْمِیْ تھا۔ یہاں "ی" لفظ کے آخر میں ہے اور مجزوم ہے اس لئے حذف ہو گئی۔

رَامٍ (اسم فاعل): یہ رَامِیٌ تھا "ی" کی پیش ثقالت کی بنا پر حذف کر دی پھر "ی" اور تنوین کے درمیان اجتماع ساکنین ہو گیا اس لئے "ی" کو حذف کر دیا تو رَامٍ ہو گیا۔

مَرْمِیٌّ (اسم مفعول): یہ مَرْمُوْیٌ تھا "و" کو "ی" سے بدل کر دونوں "ی" کا ادغام کر دیا۔ پھر "ی" کی مناسبت سے "م" کے پیش کو زیر سے بدل دیا تو مَرْمِیٌّ ہو گیا۔

رَضِیَ: یہ رَضِوَ تھا۔ یہاں "و" سے پہلے حرف پر زیر ہے اس لئے اس کو "ی" سے بدل دیا تو رَضِیَ ہو گیا۔

یَرْضٰی: یہ یَرْضَوُ تھا۔ یہاں "و" لفظ میں چوتھے نمبر پر واقع ہے اور اس سے پہلے حرف کی حرکت اس کے مخالف ہے اس لئے "و" کو "ی" سے بدل دیا تو یَرْضَیُ ہو گیا۔ اب "ی" متحرک ہے اور اس سے پہلا حرف مفتوح اس لئے "ی" کو "الف" سے بدل دیا تو یَرْضٰی ہو گیا۔

یَرْضَوْنَ: یہ یَرْضَوُوْنَ تھا۔ یہاں لفظ میں چوتھے نمبر پر "و" ہے اور اس سے پہلے حرف کی حرکت اس کے مخالف ہے اس لئے اس "و" کو "ی" سے بدل دیا تو یَرْضَیُوْنَ ہو گیا۔ اب "ی" متحرک ہے اور اس سے پہلا حرف مفتوح، اس لئے "ی" کو "الف" سے بدل دیا تو یَرْضَاوْنَ ہو گیا۔ "الف" اور "و" دو ساکن جمع ہونے کی بنا پر "الف" کو حذف کر دیا تو یَرْضَوْنَ ہو گیا۔

یَرْضَیْنَ (جمع مؤنث غائب): یہ یَرْضَوْنَ تھا۔ یہاں بھی مذکورہ بالا کی طرح پہلے "و" کو "ی" سے بدل دیا پھر "ی" "الف" میں تبدیل ہو کر اجتماع ساکنین کی بنا پر حذف ہو گئی تو یَرْضَیْنَ ہو گیا۔

Marfat.com

تَرْضَیْنَ (واحد مؤنث حاضر): یہ تَرْضَوِیْنَ تھا، پہلے "و" کو "ی" سے بدل دیا پھر "ی" "الف" میں تبدیل ہو کر اجتماع ساکنین کی بنا پر حذف ہو گئی تو تَرْضَیْنَ ہو گیا۔

لَمْ یَرْضَ: یہ لَمْ یَرْضٰی تھا، یہاں لفظ کے آخر میں "الف" واقع ہے اس لئے مجزوم ہونے کی بنا پر حذف ہو گیا تو لَمْ یَرْضَ رہ گیا۔

رَاضٍ (اسم فاعل) یہ رَاضِوٌ تھا، یہاں "و" چوتھے نمبر پر واقع ہے اور اس سے پہلے حرف کی حرکت اس کے خلاف ہے اس لئے اس کو "ی" سے بدل دیا تو رَاضِیٌ ہو گیا۔ پھر ثقالت کی بنا پر پیش کو حذف کر دیا تو "ی" اور تنوین دو ساکن جمع ہو گئے اس لئے "ی" کو بھی حذف کر دیا تو رَاضٍ ہو گیا۔

مَرْضِیٌّ (اسم مفعول): یہ مَرْضُوٌّ تھا یہاں "و" کو "ی" سے بدلنے پر مَرْضُوْیٌ ہوا۔ اب "و" اور "ی" ایک جگہ جمع ہو گئے اور ان میں سے پہلا حرف "و" ساکن ہے اس لئے "و" کو "ی" سے بدل دیا اور پھر دونوں "ی" کا ادغام کر دیا اور "ی" کی مناسبت سے پیش کو زیر سے بدل دیا تو مَرْضِیٌّ ہو گیا۔

وَقٰی: یہ وَقَیَ تھا، "ی" متحرک ہے اور اس سے پہلے حرف پر زبر ہے اس لئے "ی" کو "الف" سے بدل دیا تو وَقٰی ہو گیا۔

وَقَوْا: یہ وَقَیُوْا تھا، یہاں بھی "ی" متحرک ہے اور اس سے پہلے حرف پر زبر ہے اس لئے "ی" کو "الف" سے بدل دیا تو وَقَاوْا ہو گیا۔ پھر "الف" اور "و" دو ساکن جمع ہونے کی بنا پر "الف" کو حذف کر دیا تو وَقَوْا ہو گیا۔

وُقُوْا: یہ وُقِیُوْا تھا، ثقالت کی بنا پر "ی" کا پیش "ق" کی زیر دور کر کے اس کو دیدیا تو وُقُیْوْا ہو گیا پھر اجتماع ساکنین کی بنا پر "ی" کو حذف کر دیا تو وُقُوْا ہو گیا۔

یَقِیْ: یہ یَوْقِیُ تھا، یہاں "و" علامت مضارع مفتوحہ اور عین کلمہ مکسورہ کے درمیان واقع ہے اس لئے اس کو حذف کر دیا تو یَقِیُ ہو گیا پھر ثقالت کی بنا پر "ی" کا پیش دور کر دیا تو یَقِیْ رہ گیا۔

تَقِیْنَ: یہ تَوْقِیِیْنَ تھا یہاں بھی "و" علامت مضارع مفتوح اور عین کلمہ مکسورہ کے درمیان واقع ہے اس لئے اس کو حذف کر دیا تو تَقِیِیْنَ ہو گیا۔ پھر ثقالت کی بنا پر "ی" کے زیر کو دور کر دیا تو تَقِیْیْنَ ہو گیا۔ آخر میں اجتماع ساکنین کی بنا پر ایک "ی" کو حذف کرنے سے تَقِیْنَ ہو گیا۔

Marfat.com

لَمْ یَقِ: یہ یَقِیْ سے بنا ہے حرف جازم آنے سے "ی" حذف ہو گئی۔

قِ (امر حاضر معروف) یہ تَقِیْ مضارع معروف سے بنا ہے، علامت مضارع "ت" اور حرف علت "ی" کو حذف کرنے پر قِ رہ گیا۔

وَاقٍ (اسم فاعل) یہ وَاقِیٌ تھا، یہاں "ی" کے پیش کو ثقالت کی بنا پر حذف کر دیا اور تنوین کے درمیان اجتماع ساکنین ہو گیا اس لئے "ی" کو حذف کر دیا تو وَاقٍ ہو گیا۔

مَوْقِیٌّ (اسم مفعول) یہ مَوْقُوْیٌ تھا۔ یہاں "و" کو "ی" سے بدل کر دونوں "ی" کا ادغام کر دیا اور "ی" کی مناسبت سے "ق" کے پیش کو زیر سے بدل دیا تو مَوْقِیٌّ ہو گیا۔

یُوْجٰی: یہ یُوْجَیُ تھا۔ یہاں "ی" متحرک ہے اور اس سے پہلا حرف مفتوح ہے اس لئے "ی" کو "الف" سے بدل دیا تو یُوْجٰی ہو گیا۔

یَلِیْ: یہ یَوْلِیُ تھا، اس میں "و" علامت مضارع اور عین کلمہ مکسورہ کے درمیان واقع ہے اس لئے اس کو حذف کر دیا تو یَلِیُ ہو گیا، پھر ثقالت کی بنا پر "ی" کا پیش حذف کر دیا تو یَلِیْ ہو گیا۔

طَوٰی: یہ طَوَیَ تھا، یہاں "ی" متحرک ہے اور اس سے پہلے حرف پر زبر ہے اس لئے "ی" کو "الف" سے بدل دیا تو طَوٰی ہو گیا۔

یَطْوِیْ: یہ یَطْوِیُ تھا، ثقالت کی بنا پر "ی" کے پیش کو حذف کر دیا تو یَطْوِیْ ہو گیا۔

یَقْوٰی: یہ یَقْوَوُ تھا۔ اس لفظ میں "و" چوتھے نمبر پر ہے اور اس سے پہلے حرف کی حرکت اس کے خلاف ہے اس لئے "و" کو "ی" سے بدل دیا تو یَقْوَیُ ہو گیا۔ اب "ی" متحرک ہے اور اس سے پہلا حرف مفتوح اس لئے "ی" کو "الف" سے بدل دیا تو یَقْوٰی ہو گیا۔

اِیْجَ: یہ اِوْجِیْ تھا "و" ساکن سے پہلے حرف پر زیر ہے اس لئے اس کو "ی" سے بدل دیا اور لفظ کے آخر سے حرف علت حذف کر دیا تو اِیْجَ ہو گیا۔

اِغْنَاءٌ: یہ اِغْنَایٌ تھا۔ اس لفظ کے آخر میں "ی" ہے اور اس سے پہلے "الف"۔ لہٰذا "ی" کو ہمزہ سے بدل دیا تو اِغْنَاءٌ ہو گیا۔

اِلْتِقَاءٌ: یہ اِلْتِقَایٌ تھا، یہاں بھی آخر میں "ی" اور اس سے پہلے "الف" ہے لہٰذا "ی" کو ہمزہ سے بدل دیا تو اِلْتِقَاءٌ ہو گیا۔

Marfat.com

تَسْمِيَةٌ : یہ تَسْمِيْوٌ تھا۔ اس میں "و" اور "ی" ایک ساتھ جمع ہیں اور پہلا حرف "ی" ساکن۔ لہذا "و" کو "ی" سے بدل دیا تو تَسْمِيٌّ ہوگیا۔ پھر تخفیف کی غرض سے ایک "ی" کو حذف کردیا اور آخر میں "ۃ" بڑھادی تو تَسْمِيَةٌ ہوگیا۔

تَلَقٍّ : یہ تَلَقُّوٌ تھا۔ یہاں "و" لفظ کے آخر میں ہے اور اس سے پہلے پیش ہے لہذا "و" کو "ی" سے اور پیش کو زیر سے بدل دیا تو تَلَقِّيٌ ہوگیا۔ پھر ثقالت کی بناء پر "ی" کا ضمہ حذف کردیا۔ اب دو ساکن "ی" اور تنوین جمع ہوگئے لہذا "ی" کو بھی حذف کردیا تو تَلَقٍّ ہوگیا۔

ذَبَّ : یہ ذَبَبَ تھا، یہاں دو حرف ایک جنس اور ایک مخرج کے ہیں اور دونوں متحرک ہیں اس لئے پہلی "ب" کو ساکن کر کے دوسری میں ادغام کردیا تو ذَبَّ ہوگیا۔

يَذُبُّ : یہ يَذْبُبُ تھا۔ پہلی "ب" کی حرکت نقل کر کے "ذ" کو دیدی اور "ب" کا "ب" میں ادغام کردیا تو يَذُبُّ ہوگیا۔

لَمْ يَذُبَّ : یہ لَمْ يَذْبُبْ تھا۔ یہاں بھی "ب" کی حرکت "ذ" کو دیدی تو لَمْ يَذُبْبْ ہوگیا۔ اب دو ساکن جمع ہوگئے اس لئے دوسرے حرف کو حرکت دیدی اور اس حرکت دینے کی چار صورتیں ہیں:

(۱) زبر دیا جائے، کیونکہ زبر دوسری تمام حرکات سے خفیف اور آسان ہے جیسے لَمْ يَذُبَّ۔

(۲) زیر دی جائے کیونکہ ساکن کو زیر سے حرکت دی جاتی ہے جیسے لَمْ يَذُبِّ۔

(۳) پہلے حرف کی موافقت میں پیش دیا جائے جیسے لَمْ يَذُبُّ۔

(۴) اصل حالت پر رکھا جائے جیسے لَمْ يَذْبُبْ۔

تَحَضُّوْنَ : اصل لفظ تَتَحَاضُّوْنَ تھا۔ باب تفعل، تفاعل اور تفعلل میں اگر دو "ت" ساتھ ساتھ آجائیں تو ایک "ت" کو حذف کرنا جائز ہے۔ یہ لفظ باب تفاعل سے ہے اور اس میں دو "ت" ایک ساتھ واقع ہیں اس لئے ایک "ت" کو حذف کردیا۔

تَسْتَطِعْ : اصل لفظ تَسْتَطِيْعُ تھا۔ اس سے پہلے حرف جازم لَمْ آیا ہے اس لئے "ع" ساکن ہوگیا۔ حرف علت "ی" چونکہ پہلے ہی ساکن تھی لہذا دو ساکن جمع ہونے پر "ی" حذف ہوگئی اور تَسْتَطِعْ رہ گیا۔

تَكُ : اصل لفظ تَكُوْنُ تھا۔ حرف شرط "اِنْ" کے آنے سے حرف علت "و" حذف ہوگیا اور "ن" کو بھی خلاف قیاس حرف علت کے مشابہ مان کر کثرت استعمال کے سبب تخفیف کے لئے حذف کردیا۔

Marfat.com

سَاهُوْنَ: اصل لفظ سَاهِيُوْنَ تھا۔ "ی" مضموم سے پہلے "ہ" مکسور ہے جس سے "ی" کا ضمہ ثقیل ہوگیا اس لئے اس کو نقل کرکے "ہ" کو دیدیا۔ اس طرح "ی" اور "و" دو ساکن جمع ہوگئے لہذا "ی" کو حذف کردیا تو سَاهُوْنَ رہ گیا۔

ظَلْتَ: اصل لفظ ظَلِلْتَ تھا۔ کسرہ اور دو "ل" کے ایک ساتھ آنے سے ثقالت پیدا ہوگئی اس لئے پہلے "ل" کو تخفیف کرکے حذف کردیا۔

عَادٍ: اصل لفظ عَادِوٌ تھا۔ اسم فاعل میں کلمے کے آخر کا "و" ماقبل مکسور ہونے کی بنا پر "ی" میں تبدیل ہو کر حذف ہوجاتا ہے، اس لئے یہاں بھی "و" کو "ی" میں تبدیل کرکے حذف کردیا۔

عَادُوْنَ: اصل لفظ عَادِوُوْنَ تھا۔ "و" کا ماقبل مکسور ہونے کی بنا پر اس کو "ی" سے بدل دیا تو عَادِیُوْنَ ہوگیا۔ اس سے "ی" کے اوپر ضمہ ثقیل ہوگیا۔ لہذا اس کو نقل کرکے ماقبل کو دیدیا تو عَادُیْوْنَ ہوگیا اور "ی" اور "و" دو ساکن جمع ہوگئے اس لئے "ی" کو حذف کردیا تو عَادُوْنَ ہوگیا۔

عُدْتُ: اصل لفظ عَوَدْتُ تھا۔ "و" متحرک اور ماقبل مفتوح ہونے کی بنا پر "و" کو "الف" سے بدل دیا تو عَادْتُ ہوگیا۔ اس طرح "الف" اور "د" دو ساکن جمع ہوگئے لہذا الف کو حذف کردیا اور "و" کی رعایت سے "ع" کو ضمہ دیدیا تو عُدْتُ ہوگیا۔

عَصَوْا: اصل لفظ عَصَیُوْا تھا۔ "ی" کے متحرک اور ماقبل مفتوح ہونے کی بنا پر "ی" کو الف سے بدل دیا اس طرح "و" اور "الف" دو ساکن جمع ہوگئے لہذا الف کو حذف کردیا تو عَصَوْا رہ گیا۔

مُدَّخَلًا: اصل لفظ مُدْتَخَلًا تھا۔ اگر باب افتعال کا فا کلمہ "د ذ یا ز" ہو تو افتعال کی "ت" کو انہی حرفوں (د ذ ز) سے بدل کر ادغام کردیتے ہیں۔ یہ لفظ بھی باب افتعال سے ہے اور "فا" کلمے کی جگہ "د" آیا ہے اس لئے "ت" کو "د" سے بدل کر دونوں دال کا ادغام کردیا تو مُدَّخَلًا ہوگیا۔

مُدَّکِر: اصل لفظ مُدْتَکِرٌ تھا۔ یہ بھی باب افتعال سے ہے اور "فا" کلمہ کی جگہ "د" آیا ہے لہذا "ت" کو "د" سے بدل کر دونوں "د" کا ادغام کردیا۔

مُزَّمِّلُ: اصل لفظ مُتَزَمِّلُ تھا جو باب تفعّل سے ہے اور اس کے "ف" کلمہ کی جگہ "ز" آیا ہے اس لئے اس کی "ت" کو "ز" سے بدل کر ادغام کردیا۔

Marfat.com

مُطَّلِعُوْنَ : اصل لفظ مُطْتَلِعُوْنَ تھا جو باب افتعال سے ہے اور اس کے "ف" کلمہ کی جگہ حرف اطباق "ط" ہے اس لئے اس کی "ت" کو "ط" سے بدل کر ادغام کر دیا۔

مُطَّوِّعِيْنَ : اصل لفظ مُتَطَوِّعِيْنَ تھا۔ یہ باب تفعّل سے ہے اور اس کے "ف" کلمہ کی جگہ "ط" ہے اس لئے "ت" کو "ط" سے بدل کر "ط" کا "ط" میں ادغام کر دیا۔

مُعْتَرَّ : اصل لفظ مُعْتَرِرُ تھا۔ "ر" کا "ر" میں ادغام کر دیا۔

مُنَجُّوْكَ : اصل لفظ مُنَجِّيُوْنَ تھا۔ آخری نون کو اضافت کی بنا پر اور "ی" کو ثقالت کی وجہ سے حذف کر دیا تو مُنَجُّوْ رہ گیا۔

يَدَّبَّرُوْا : اصل لفظ يَتَدَبَّرُوْا تھا۔ یہ بھی باب تفعّل سے ہے اور اس کے "ف" کلمہ کی جگہ "د" آئی ہے اس لئے اس کی "ت" کو "د" سے بدل کر ادغام کر دیا۔

يَصَّدَّقُوْا ۔ اصل لفظ يَتَصَدَّقُوْا تھا۔ "ت" کو "ص" سے بدل کر ادغام کر دیا۔

يَصْطَرِخُوْنَ : اگر باب افتعال کا "ف" کلمہ "ص" ہو تو "ت" کو "ط" سے بدل دیتے ہیں۔ یہاں بھی اسی قاعدے سے "ت" کو بدل دیا گیا ہے۔

يَطَّوَّفَ : اصل لفظ يَتَطَوَّفَ تھا۔ یہ باب تفعّل سے ہے اور اس کا "ف" کلمہ "ط" ہے اس لئے "ت" کو "ط" سے بدل کر ادغام کر دیا۔

Marfat.com

ابواب کے معنوی خواص

خاصیت: علمِ صرف کی اصطلاح میں باب کی خاصیت سے وہ زائد معنی مراد ہیں جو لغوی معنی کے علاوہ ہوں۔

ماخذ: ماخذ سے مراد وہ لفظ ہے جو مصدر نہ ہو (بلکہ اسم جامد ہو) اور اس سے کوئی فعل بنا لیا جائے جیسے عِرَاقٌ سے اَعْرَقَ (عراق میں پہنچا)۔ لہٰذا اَعْرَقَ کا ماخذ عِرَاقٌ ہے۔

باب نَصَرَ کی خاصیت

اس باب کی خاصیت مبالغہ ہے یعنی دو آدمیوں میں سے ایک کے غلبہ کو ظاہر کرنا۔ اس باب کو مفاعلہ کے بعد لایا جاتا ہے جیسے خَاصَمَنِیْ زَیْدٌ فَخَصَمْتُہٗ (زید نے مجھ سے جھگڑا کیا، میں جھگڑے میں اس پر غالب آیا)۔ یُخَاصِمُنِیْ زَیْدٌ فَاَخْصُمُہٗ (میں اور زید باہم جھگڑتے ہیں میں اس پر غالب آتا ہوں)۔

باب ضَرَبَ کی خاصیت

اس کی خاصیت بھی مبالغہ ہے یعنی دو آدمیوں میں سے ایک کے غلبہ کو ظاہر کرنا۔

باب سَمِعَ کی خاصیت

یہ زیادہ تر لازم آتا ہے اور اس میں زیادہ تر اوصاف عارضی اور عوارض نفسانی سے متعلق ہوتے ہیں جیسے فَرِحَ (وہ خوش ہوا) ــ حَزِنَ (وہ رنجیدہ ہوا) ــ سَقِمَ (وہ بیمار ہوا) کَدِرَ (وہ گدلا ہوا) وغیرہ

باب فَتَحَ کی خاصیت

اس کی خاصیت لفظی ہوتی ہے یعنی اس باب کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حلقی حرف ہوتا ہے صرف چند مادے اس سے مستثنیٰ ہوتے ہیں جیسے مَنَعَ (اس نے منع کیا) ــ نَھَضَ (وہ اٹھا) ــــ ذَھَبَ (وہ گیا)۔

Marfat.com

باب کَرُمَ کی خاصیت ۔ یہ ہمیشہ لازم آتا ہے اور اس کے معنی میں خلقی و فطری صفات حقیقی اور دائمی طور پر پائی جاتی ہیں جیسے حَسُنَ (وہ خوبصورت ہوا)۔ کَبُرَ (وہ بڑا ہوا)۔ شَجُعَ (وہ بہادر ہوا)

باب حَسِبَ کی خاصیت ۔ اس باب سے بہت کم الفاظ ہیں۔ افعال صحیح میں سے صرف دو فعل آئے ہیں: حَسِبَ (اس نے گمان کیا) نَعِمَ (وہ تروتازہ ہوا)۔ چند افعال مثال واوی سے آئے ہیں جیسے وَرِمَ (وہ سوج گیا)۔ وَرِثَ (وہ وارث ہوا)۔ وَثِقَ (اس نے بھروسہ کیا)۔ وَبِقَ (وہ ہلاک ہوا)۔ وَفِقَ (اس نے موافقت کی)۔

باب افعال کے معنوی خواص

اس کا ماضی اَفْعَلَ اور مضارع یُفْعِلُ کے وزن پر آتے ہیں۔ افعال اجوف میں عین کلمہ کی حرکت کو فا کلمہ کی طرف منتقل کر کے عین کلمہ کو الف سے بدل کر اجتماع ساکنین کی وجہ سے ایک الف کو گرا دیا جاتا ہے اور آخر میں اس حذف شدہ الف کے بدلے ۃ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے جیسے اَقَامَ سے اِقَامَۃٌ (اصل میں اِقْوَامٌ تھا)۔

اس باب کے کثیر الاستعمال معنوی خواص یہ ہیں:۔

(۱) تعدیہ: فعل لازم کو متعدی بنانا اور اگر فعل متعدی ہو تو ایک اور مفعول کا اضافہ کرنا۔ جیسے خَرَجَ زَیْدٌ (زید نکلا) سے اَخْرَجْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو نکالا)۔ ذَھَبَ (وہ گیا) سے اَذْھَبَ (وہ لے گیا)۔

(۲) صیرورت: فاعل کا منصب ماخذ ہونا۔ اَلْبَنَتِ الشَّاۃُ (بکری دودھ والی ہوگئی)۔ ماخذ لَبَنٌ ۔ اَثْمَرَ الشَّجَرُ (درخت پھل دار ہوا) ماخذ ثَمَرٌ۔

(۳) لزوم ۔ متعدی سے لازم کرنا۔ جیسے اَحْمَدَ زَیْدٌ (زید قابلِ تعریف ہوا)۔

(۴) تعریض یا عرض: فاعل کا مفعول کو ماخذ کی جگہ لیجانا یا ماخذ کیلئے پیش کرنا۔ اَبَعْتُ الْفَرَسَ (میں نے گھوڑے کو بیع کیلئے پیش کیا، یا میں گھوڑے کو بیع کی جگہ لے گیا۔ اَبَعْتُ کا ماخذ بَیْعٌ ہے۔

Marfat.com

(۵) وِجْدَان۔ فاعل کا مفعول کو ماخذ کے ساتھ متصف پانا۔ جیسے اَبْخَلْتُہٗ (میں نے اس کو بخیل پایا)۔ ماخذ بُخْلٌ۔ اَعْظَمْتُہٗ (میں نے اسے صاحبِ عظمت پایا)۔ ماخذ عظمت۔

(۶) تصییر۔ فاعل کا مفعول کو صاحبِ ماخذ کر دینا۔ جیسے اَشْرَکْتُ النَّعْلَ (میں نے شراکدار یعنی تسمہ والی جوتی بنائی)۔

(۷) سَلْب۔ فاعل کا مفعول سے ماخذ کو دور کرنا۔ اس کی دو قسمیں ہیں:۔

(ا) اگر فعل لازم ہو تو سلب فاعل سے ہوگا جیسے اَقْسَطَ زَیْدٌ (زید نے اپنے نفس سے ظلم کو دور کیا)۔

(ب) اگر فعل متعدی ہے تو سلب مفعول سے ہوگا جیسے اَشْکَیْتُ زَیْدًا (میں نے زید کی شکایت دور کر دی)۔

(۸) بُلُوْغ۔ فاعل کا ماخذ میں آنا یا پہنچانا۔ جیسے اَعْرَقَ حَامِدٌ (حامد عراق میں پہنچا)۔ ماخذ عراق۔ یہ بلوغِ مکانی ہے۔ اَصْبَحَ زَیْدٌ (زید صبح کے وقت پہنچا) یہ بلوغ زمانی ہے۔ اَعْشَرَتِ الدَّرَاہِمُ (درہم دس تک پہنچے) یہ بلوغ عددی ہے۔

(۹) نسبت۔ فاعل کا مفعول کو ماخذ کی طرف منسوب کرنا۔ اَکْفَرْتُہٗ (میں نے اس کو کفر کی طرف منسوب کیا۔ ماخذ کفر۔

(۱۰) ابتدا۔ نئے معنی کے لئے آنا جو مجرد کے معنی سے بالکل مختلف ہوں۔ اَشْفَقَ زَیْدٌ (زید ڈرا) مجرد میں شَفِقَ مہربانی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

(۱۱) اعطاء۔ ماخذ کا دینا جیسے اَشْوَیْتُہٗ (میں نے اسے گوشت بھوننے کے لئے دیا)۔

(۱۲) حَیْنُوْنَت۔ فاعل کے لئے ماخذ کا وقت آجانا۔ اَحْصَدَ الزَّرْعُ (کھیتی کٹنے کا وقت آگیا) ماخذ حصاد۔

(۱۳) مبالغہ: ماخذ کو کثرت مقدار یا کیفیت میں بیان کرنا جیسے اَثْمَرَ النَّخْلُ (کھجور کے درخت میں بہت پھل آیا)۔ اَسْفَرَ الصُّبْحُ (صبح خوب روشن ہوگئی)۔

(۱۴) لیاقت: کسی چیز کا ماخذ کے لائق ہونا۔ اَلَامَ الْفَرْعُ (مردار قابل ملامت ہوا)۔

تفعیل کے معنوی خواص

اس کا ماضی فَعَّلَ اور مضارع یُفَعِّلُ کے وزن پر آتے ہیں۔ اس کا مصدر تَفْعِیْل کے علاوہ تَفْعِلَۃٌ کے وزن پر بھی آتا ہے۔ اس باب کے کثیر الاستعمال معنوی خواص یہ ہیں:

Marfat.com

(۱) تعدیہ۔ فَرِحَ (وہ خوش ہوا) فَرَّحَ (اس نے خوش کیا)۔

(۲) صیرورت۔ نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفے دار ہوا)۔ ماخذ نَوْرٌ۔

(۳) سلب۔ قُذِیَتْ عَیْنُہٗ (اس کی آنکھ میں تنکا پڑ گیا)۔ قَذَّیْتُ عَیْنَہٗ (میں نے اس کی آنکھ سے تنکا نکال دیا)۔ ماخذ قذی۔

(۴) بُلُوْغ۔ عَمَّقَ الْمَاءُ (پانی گہرائی میں پہنچا)۔ خَیَّمَ (وہ خیمہ میں آیا)۔

(۵) مبالغہ۔ یہ باب تفعیل کی خاص خاصیت ہے۔ مبالغہ تین طرح ہوتا ہے۔

(۱) فعل میں مبالغہ۔ جیسے صَرَّحَ (وہ خوب ظاہر ہوا) جَوَّلَ (وہ خوب گرد اگرد گھوما)۔

(۲) فاعل میں مبالغہ۔ مَوَّتَ الْاِبِلُ (اونٹوں میں موت کی بیماری خوب پھیلی)۔

(۳) مفعول میں مبالغہ۔ قَطَّعْتُ الثِّیَابَ (میں نے بہت کپڑے کاٹے)۔

(۶) نسبت۔ فَسَّقْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو فسق کی طرف منسوب کیا)۔ فسق ماخذ۔

(۷) تخلیط۔ ماخذ سے کسی شے کو ملمع کرنا۔ جیسے ذَهَّبْتُ السَّیْفَ (میں نے تلوار کو سونے کا ملمع کیا) ذہب ماخذ۔

(۸) ابتدا۔ کَلَّمْتُہٗ (میں نے اس سے کلام کیا)۔ مجرد کَلْمٌ زخمی کرنا۔

(۹) تحویل: کسی چیز کو لوٹا کر ماخذ یا ماخذ کی مانند بنانا۔ جیسے نَصَّرَ حَامِدٌ یَهُوْدِیًّا (زید نے ایک یہودی کو نصرانی بنایا)۔ ماخذ نصرانی (عیسائی)۔

(۱۰) تکثیر۔ کثرت ظاہر کرنا۔ قَطَّعْتُ الْحَبْلَ (میں نے رسی کے ٹکڑے کر دیئے)۔

(۱۱) قصر۔ اختصار کے لئے کسی مرکب سے ایک فعل مشتق کرنا جیسے سَبَّحَ (اس نے سبحان اللہ کہا)۔ هَلَّلَ۔ اس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا۔

(۱۲) الباس۔ کسی چیز کو ماخذ پہنانا۔ جَلَّلَ الْفَرَسَ (اس نے گھوڑے کو جھول پہنایا)۔

مفاعلۃ کے معنوی خواص

اس کا ماضی فَاعَلَ اور مضارع یُفَاعِلُ کے وزن پر آتے ہیں۔ اس کا مصدر مُفَاعَلَۃٌ کے علاوہ فِعَالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے۔ چند کثیر الاستعمال معنوی خواص یہ ہیں۔

(۱) مشارکت: دو شخصوں کا اس طرح مل کر کام کرنا کہ ایک کا فعل دوسرے پر واقع ہو یعنی دونوں میں سے ہر ایک فاعل بھی ہو اور مفعول بھی لیکن عبارت میں ایک کو فاعل اور دوسرے کو مفعول

Marfat.com

ظاہر کیا جائے۔ جیسے قَاتَلَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا (حامد اور محمود نے باہم قتال کیا) ضَارَبَ زَیْدٌ حَامِدًا (زید نے حامد سے مار پیٹ کی)۔

(۲) موافقت مجرد، مجرد کے ہم معنی ہونا۔ جیسے سَافَرَ حَامِدٌ۔ بمعنی سَفَرَ حَامِدٌ (حامد نے سفر کیا)۔

قَاتَلَهُ اللّٰهُ بمعنی قَتَلَهُ اللّٰهُ (اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کرے)۔

(ب) موافقت افعال: جیسے بَاعَدْتُہٗ بمعنی اَبْعَدْتُہٗ (میں نے اس کو دور کر دیا)۔

(ج) موافقت تفاعل: شَاتَمَ زَیْدٌ حَامِدًا (زید اور حامد نے آپس میں گالی گلوچ کی)۔

(د) موافقت تفعیل: ضَاعَفَ بمعنی ضَعَّفَ (کئی گنا کرنا)۔

(۳) تصییر۔ عَافَاكَ اللّٰهُ (اللہ تعالیٰ تجھے عافیت والا بنائے)۔

(۴) ابتدا۔ قَاسَا زَیْدٌ هٰذِهِ الشَّدِیْدُ (زید نے اس تکلیف کا رنج اٹھایا) مجرد قَسْوَةٌ بمعنی سختی۔

(۵) تکثیر۔ ضاعفتہ۔ میں نے اس میں بہت اضافہ کر دیا۔

تَفَعُّلٌ کے معنوی خواص

اس باب کا ماضی تَفَعَّلَ اور مضارع یَتَفَعَّلُ کے وزن پر آتا ہے۔

اگر تفعل ناقص واوی ہو تو واؤ کو یا سے بدل کر ما قبل کو مکسور کر لیتے ہیں جیسے تَعَلّٰی سے تَعَلِّیًا اسی طرح اگر ناقص یائی ہو تو صرف ما قبل کو مکسور کر لیتے ہیں۔ اس کی خصوصیات یہ ہیں:۔

(۱) مطاوعت تفعیل: (ا) ایک فعل کے دوسرے فعل کو لانا جس سے ظاہر ہو کہ مفعول نے فاعل کا اثر قبول کر لیا۔ جیسے قَطَّعْتُہٗ فَتَقَطَّعَ (میں نے اس کو پارہ پارہ کیا پس وہ پارہ پارہ ہو گیا)۔

(ب) ایک فعل کے دوسرے فعل کو لانا جس سے ظاہر ہو کہ مفعول کے لئے فاعل کا اثر قبول نہ کرنا ممکن ہو جیسے عَلَّمْتُہٗ فَتَعَلَّمَ (میں نے اس کو سکھایا پس اس نے سیکھ لیا) یہاں علم کا قبول نہ کرنا ممکن ہے۔

(۲) تکلف: فاعل کا اپنے آپ کو بناوٹی طور پر ماخذ سے متصف ظاہر کرنا۔ یعنی کسی صفت کو اپنے اندر تکلف پیدا کرنا جیسے تَشَجَّعَ (وہ بتکلف بہادر بنا)۔ تَجَوَّعَ حَامِدٌ (حامد بتکلف بھوکا رہا)

(۳) تجنب۔ ماخذ سے بچنا۔ تَاَثَّمَ زَیْدٌ (زید گناہ سے بچا)۔ اثم ماخذ

(۴) لبس۔ ماخذ کا پہننا۔ تَخَتَّمَ زَیْدٌ (زید نے انگوٹھی پہنی)۔ خاتم ماخذ۔

(۵) تعمل: ماخذ کو کام میں لانا۔ تَدَهَّنَ زَیْدٌ (زید نے تیل ڈالا) دُهْنٌ ماخذ۔ تَخَیَّمَ حَامِدٌ (حامد نے خیمہ کھڑا کیا)

Marfat.com

(۶) اتخاذ: (ا) ماخذ بنانا۔ جیسے تَبَوَّبَ (دروازہ بنانا) بابٌ ماخذ۔

(ب) ماخذ کو لینا۔ جیسے تَجَنَّبَ (ایک طرف ہونا) جَنْبٌ وجانبٌ ماخذ۔

(ج) کسی چیز کو ماخذ بنانا۔ تَوَسَّدَ الْحَجَرَ (پتھر کو تکیہ بنانا)

(د) ماخذ میں پکڑنا۔ تَاَبَّطْتُ الْکِتَابَ (میں نے کتاب کو بغل میں لیا)۔

(۷) تَدْرِیْج: کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا۔ تَجَرَّعَ زَیْدٌ (زید نے گھونٹ گھونٹ پانی پیا)، تَحَفَّظَ حَامِدٌ (حامد نے تھوڑا تھوڑا حفظ کیا)۔

(۸) تحوّل۔ کسی چیز کا عین ماخذ یا ماخذ کی مثل ہونا جیسے تَنَصَّرَ زَیْدٌ (زید نصرانی ہوگیا)۔ تَبَحَّرَ حَامِدٌ فِی الْعِلْمِ (زید علم میں سمندر کی مانند ہوگیا)۔

(۹) صیرورت: تَمَوَّلَ زَیْدٌ (زید مالدار ہوگیا)۔ ماخذ مال۔

(۱۰) (الف) موافقت مجرد: دوسرے باب کا ہم معنی ہونا۔ تَقَبَّلَ بمعنی قَبِلَ۔

(ب) موافقت تفعیل: تَکَذَّبَہٗ بمعنی کَذَّبَہٗ۔ اس کو کذب سے منسوب کیا۔

(ج) موافقتِ افعال: تَبَصَّرَ بمعنی اَبْصَرَ۔

(د) موافقت استفعال۔ تَحَرَّجَ بمعنی اِسْتَحْرَجَ۔ طلب حاجت کی۔

(۱۱) ابتدا: تَکَلَّمَ زَیْدٌ (زید نے بات کی) مجرد کَلِمَ زخمی ہوا۔

(۱۲) تعمل: ماخذ کو کام میں لانا یا ماخذ سے کام لینا۔ تَخَتَّمَ (اس نے انگوٹھی پہنی)۔

تفاعل کے معنوی خواص

اس کا ماضی تَفَاعَلَ اور مضارع یَتَفَاعَلُ کے وزن پر آتے ہیں۔ ناقص واوی کی صورت میں یہاں بھی تفعل کی طرح واؤ کو یا سے بدل کر ماقبل کو سکور کر لیتے ہیں جیسے تَقَاضَیَ سے تَقَاضِیًا۔ اس کے چند مشہور خواص حسب ذیل ہیں۔

(۱) مشارکت: یہ خاصیت مفاعلہ کی طرح ہے فرق یہ ہے کہ مفاعلہ میں ایک فاعل اور دوسرا مفعول لایا جاتا ہے اور تفاعل میں دونوں کو بطور فاعل لایا جاتا ہے جیسے تَشَاتَمَا (دونوں نے ایک دوسرے کو گالی دی)۔ تَرَافَعَا (دونوں نے اٹھایا)۔

(۲) تخییل: فاعل کا اپنے آپ کو ماخذ سے (جو طبعاً ناپسند ہو) متصف ظاہر کرنا جیسے تَمَارَضَ زَیْدٌ

Marfat.com

(زید نے دکھاوے کے لئے اپنے آپ کو بیمار بنایا)۔

نوٹ:۔ تکلف اور تخییل میں فرق یہ ہے کہ تکلف میں ماخذ فعل مرغوب ہوتا ہے اور تخییل میں محض دوسروں کو دکھانے کیلئے ماخذ فعل سے کام لیا جاتا ہے حقیقتاً مطلوب نہیں ہوتا۔

(۳) مطاوعت مفاعلہ: بَاعَدْتُہٗ فَتَبَاعَدَ (میں نے اس کو دور کیا تو وہ دور ہو گیا۔

(۴) موافقت مجرد۔ جیسے تَعَالیٰ بمعنی عَلَا۔

(۵) موافقت افعال: تَیَامَنَ بمعنی اَیْمَنَ (یمن میں داخل ہوا)۔

(۶) ابتداء: جیسے تَبَارَکَ اللّٰہُ (اللہ تعالیٰ بہت بابرکت ہے) مجرد بَرَکَ بمعنی اونٹ بیٹھا۔

نوٹ: (۱) جس لفظ کے لئے باب مفاعلہ میں دو مفعول آتے ہیں اس کے تفاعل میں ایک مفعول آئیگا۔

(۲) جو لفظ باب مفاعلہ میں متعدی بیک مفعول ہوگا وہ باب تفاعل میں لازم ہوگا جیسے قَاتَلْتُ زَیْدًا (میں نے اور زید نے قتال کیا) اور تَقَاتَلْتُ اَنَا وَزَیْدٌ۔

افتعال کے معنوی خواص

اس کا ماضی اِفْتَعَلَ اور مضارع یَفْتَعِلُ کے وزن پر آتا ہے اس کے اہم معنوی خواص یہ ہیں۔

(۱) اتخاذ: (الف) ماخذ بنانا۔ جیسے اِحْتَجَرَ الْفَارُ (چوہے نے بل بنایا)۔ ماخذ مجرد۔

(ب) ماخذ کو لینا۔ اِجْتَنَبَ (جانب پکڑی)

(ج) کسی چیز کو ماخذ بنانا۔ اِغْتَذَی الشَّاۃَ (بکری کو غذا بنا دیا)۔

(د) ماخذ میں لینا۔ اِعْتَضَدَہٗ (اس کو بغل میں پکڑا)۔

(۲) تصرف: ماخذ کے حصول میں کوشش کرنا جیسے اِکْتَسَبَ (کسب میں کوشش کی)۔

(۳) طلب: فاعل کا مفعول سے ماخذ کو طلب کرنا۔ جیسے اِکْتَدَّ زَیْدٌ حَامِدًا (زید نے حامد سے مشقت (کدّ) طلب کی۔

(۴) تخییر: فاعل کا مفعول کو اپنے لئے کرنا جیسے اِکْتَالَ الشَّعِیْرَ (اس نے جو ناپے) ماخذ کَیْلٌ۔

(۵) مطاوعت تفعیل: جیسے غَمَّمْتُہٗ فَاغْتَمَّ میں نے اسے غمگین کیا پس وہ غمگین ہو گیا۔ حَمَّلْتُہٗ فَاحْتَمَلَ (میں نے اس کو لادا تو وہ لد گیا)۔

(۶) موافقت مجرد: جیسے اِبْتَلَجَ بمعنی بَلَجَ (کشادہ ابرو ہوا)۔

Marfat.com

(۷) موافقتِ افعال: جیسے اِحْتَجَزَ بمعنی اَحْجَزَ (ملک حجاز میں داخل ہوا)۔

(۸) موافقتِ تفعل: جیسے اِرْتَدٰی بمعنی تَرَدّٰی (چادر اوڑھ لی)۔

(۹) موافقت تفاعل: جیسے اِخْتَصَمَ زَیْدٌ بمعنی تَخَاصَمَ (باہم جھگڑا کیا)۔

(۱۰) موافقت استفعال: جیسے اِئْتَجَرَ بمعنی اِسْتَاْجَرَ (طلب اجرت کی)۔

(۱۱) ابتداء۔ جیسے اِسْتَلَمَ (پتھر کو بوسہ دیا) مجرد سَلِمَ بمعنی پتھر۔

(۱۲) مبالغہ۔ جیسے اِکْتَسَبَ زَیْدٌ (زید نے کسب میں خوب کوشش کی)۔

استفعال کے معنوی خواص

اس کا ماضی اِسْتَفْعَلَ اور مضارع یَسْتَفْعِلُ کے وزن پر آتا ہے۔ استفعال اجوف میں افعال کی طرح عین کلمہ کی حرکت کو فا کلمہ کی طرف منتقل کر کے عین کلمہ کو الف سے بدل کر اجتماع ساکنین کی وجہ سے ایک الف کو گرا دیتے ہیں اور اس کے بدلے میں آخر میں ۃ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے جیسے اِسْتِقَامَ سے اِسْتِقَامَۃٌ (اصل لفظ اِسْتِقْوَامٌ تھا) اس کے کثیر الاستعمال معنوی خواص یہ ہیں۔

(۱) طلب: جیسے اِسْتَطْعَمْتُہٗ (میں نے اس سے کھانا طلب کیا)۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں)۔

(۲) لیاقت: اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ (کپڑا پیوند کے لائق ہوگیا۔ ماخذ رُقْعَۃٌ۔

(۳) تکلف: اِسْتَجْرَأَ (اس نے جرأت دکھائی)۔

(۴) وِجدانٌ: اِسْتَکْرَمْتُہٗ (میں نے اس کو کریم پایا)۔

(۵) حِسبانٌ۔ فاعل کا مفعول کو ماخذ کے ساتھ موصوف خیال کرنا۔ جیسے اِسْتَحْسَنْتُہٗ (میں نے اس کو نیک گمان کیا)۔ ماخذ حُسْنٌ۔

(۶) تحول صوری: جیسے اِسْتَحْجَرَ الطِّیْنَ (مٹی پتھر کی مانند ہوگئی)۔ ماخذ حَجَرٌ۔

(۷) تحول معنوی: اِسْتَنْوَقَ الْجَمَلُ (اونٹ (صفت ضعف میں) اونٹنی ہوگیا۔ ماخذ نَاقَۃ۔

(۸) اتخاذ۔ اِسْتَوْطَنْتُ الْھِنْدَ (میں نے ہندوستان کو وطن بنالیا) ماخذ وطن۔

(۹) قصر: جیسے اِسْتَرْجَعَ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا۔

(۱۰) مطاوعت افعال: اَقَمْتُہٗ فَاسْتَقَامَ (میں نے اس کو قائم کیا پس وہ قائم ہوگیا)۔

Marfat.com

(الف) موافقت مجرد۔ جیسے اِسْتَقَرَّ بمعنی قَرَّ (ٹھہر گیا)۔

(ب) موافقت افعال۔ جیسے اِسْتَجَابَ بمعنی اَجَابَ (قبول کیا)۔

(ج) موافقت تفعّل۔ جیسے اِسْتَکْبَرَ بمعنی تَکَبَّرَ (غرور کیا)۔

(د) موافقت افتعال۔ جیسے اِسْتَعْصَمَ بمعنی اِعْتَصَمَ (گناہ سے باز رہا)۔

) ابتداء۔ اِسْتَعَانَ (موئے زیر ناف صاف کئے۔ ماخذ عانہ۔

انفعال کے معنوی خواص

اس کا ماضی اِنْفَعَلَ اور مضارع یَنْفَعِلُ کے وزن پر آتے ہیں۔ اس کے اہم معنوی خواص یہ ہیں۔

(۱) لزوم۔ جیسے کَسَرَ (توڑنا) اِنْکَسَرَ (ٹوٹنا)۔

(۲) علاج۔ فعل میں جوارح یعنی اعضا کے کام کا اثر پایا جانا جیسے اِنْقَطَعَ (وہ کٹ گیا)۔

مذکورہ دونوں خواص اس باب کے لئے لازمی ہیں۔

(۳) (الف) مطاوعت مجرد۔ جیسے قَطَعْتُہٗ فَانْقَطَعَ (میں نے اسے کاٹا تو وہ کٹ گیا)۔

(ب) مطاوعت افعال۔ جیسے اَغْلَقْتُ الْبَابَ فَانْغَلَقَ (میں نے دروازہ بند کیا تو وہ بند ہو گیا

(ج) مطاوعت تفعیل۔ جیسے کَسَّرْتُہٗ فَانْکَسَرَ (میں نے اس کو توڑا تو وہ ٹوٹ گیا)۔

(۴) موافقت مجرد۔ جیسے اِنْبَلَجَ بمعنی بَلَجَ (کشادہ ابرو ہوا)۔

(۵) موافقت افعال۔ جیسے اِنْحَجَزَ بمعنی اَحْجَزَ (حجاز میں پہنچا)۔

(۶) حینونت۔ جیسے اِنْحَصَدَ الزَّرْعُ بمعنی اَحْصَدَ الزَّرْعُ (کھیتی پکنے کے وقت کو پہنچی)۔

(۷) ابتداء۔ جیسے اِنْطَلَقَ (وہ گیا)۔ مجرد طَلَقَ (جدا ہونا)۔

نوٹ: (۱) باب انفعال ہمیشہ لازم ہوتا ہے متعدی نہیں۔ اور ہمیشہ ایسے معانی کیلئے آتا ہے جن کا تعلق اعضائے ظاہری سے ہو۔

(ب) ثقیل ہونے کی بنا پر اس باب میں فا کلمہ کی جگہ ل، م، ن اور حروف لین نہیں آتے۔ یہ حروف باب انفعال کے بجائے باب افتعال میں آتے ہیں جیسے رَفَعَہٗ فَارْتَفَعَ، نَقَلَہٗ فَانْتَقَلَ۔

Marfat.com

اِفْعِلَّال کے معنوی خواص

اس کا ماضی اِفْعَلَّ اور مضارع یَفْعَلُّ کے وزن پر آتا ہے۔ یہ باب اکثر رنگ و عیب کے لئے آتا ہے اور ہمیشہ لازم ہوتا ہے۔ اس کے چار خواص ہیں۔

(۱) لزومُ۔ (۲) مبالغہ۔ (۳) لون۔ (۴) عیب۔ جیسے اِحْمَرَّ (بہت سرخ ہوا)۔ اِسْوَدَّ اللَّیْلُ (رات بہت تاریک ہوگئی)۔ اِحْوَلَّ (بہت بھینگا ہوا)۔

اِفْعِیْعَال کے معنوی خواص

اس کا ماضی اِفْعَوْعَلَ اور مضارع یَفْعَوْعِلُ کے وزن پر آتا ہے۔

(۱) لزومُ۔ یہ غالب ہوتا ہے اور تعدیہ قلیل۔ جیسے اِحْلَوْلَیْتُہٗ (میں نے اس کو شیریں خیال کیا)

(۲) مبالغہ۔ یہ لازم ہوتا ہے جیسے اِحْدَوْدَبَ (وہ بہت کبڑا ہوگیا)۔ اِعْشَوْشَبَ الْاَرْضُ (زمین بہت گھاس والی ہوگئی)۔ اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہوتا)۔

(۳) موافقت مجرد۔ جیسے اِحْلَوْلٰی۔ بمعنی حَلَا (شیریں ہوا)۔

(۴) مطاوعت مجرد۔ ثَنَیْتُہٗ فَاثْنَوْنٰی (میں اس کو لپٹا تو وہ لپٹ گیا)۔

اِفْعِیْلَال کے معنوی خواص

اس کا ماضی اِفْعَالَّ اور مضارع یَفْعَالُّ کے وزن پر آتا ہے' یہ باب بھی رنگ و عیب کے لئے مخصوص ہے۔ اس کے چار خواص ہیں:۔

(۱) لزومُ۔ (۲) مبالغہ۔ (۳) لون۔ (۴) عیب۔ جیسے اِحْمَارَّ (بہت سرخ ہوا) اِشْہَابَّ (بہت سفید ہوا) اِحْوَالَّ (بہت بھینگا ہوا)۔

اِفْعِوَّال کے معنوی خواص

اس کا ماضی اِفْعَوَّلَ اور مضارع یَفْعَوِّلُ کے وزن پر آتا ہے۔ یہ باب اکثر لازم آتا ہے اور معنی میں مبالغہ ہوتا ہے۔ اس کا مجرد نہیں آتا۔

رباعی کے ابواب

اس میں ایک باب مجرد ہے اور تین مزید۔ مجرد فَعْلَلَۃٌ کے وزن پر اور مزید تَفَعْلُلٌ، اِفْعِنْلَال اور اِفْعِلَّال کے اوزان پر آتے ہیں۔

Marfat.com

فَعْلَلَۃٌ (رباعی مجرد) کے خواص

(۱) قصر۔ جیسے حَمْدَلَ زَیْدٌ (زید نے الحمد للہ کہا)، بَسْمَلَ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا)۔

(۲) الباس۔ جیسے بَرْقَعْتُ الْمَرْءَۃَ (میں نے عورت کو برقعہ پہنایا)۔

(۳) اتخاذ۔ جیسے قَنْطَرْتُ (میں نے پل بنایا)۔ ماخذ قَنْطَرَۃٌ۔

(۴) مطاوعت خود۔ جیسے غَطْرَشَ اللَّیْلُ بَصَرَہٗ فَغَطْرَشَ (رات نے اس کی بصر کو پوشیدہ کیا پس وہ پوشیدہ ہوگئی)۔

نوٹ: (الف) یہ باب ہمیشہ صحیح اور مضاعف آتا ہے۔ مہموز بہت کم آتا ہے جیسے زَلْزَلَ۔ وَسْوَسَ۔

(ب) رباعی مجرد کا مصدر قیاساً فَعْلَلَۃٌ اور سماعاً فِعْلَالٌ آتا ہے جیسے دَحْرَجَۃٌ سے دِحْرَاجٌ۔ اگر مضاعف ہو تو فِعْلَالٌ کا وزن بھی قیاسی ہے جیسے زَلْزَلَۃٌ سے زِلْزَالٌ۔

تَفَعْلُلٌ کے معنوی خواص

اس کا ماضی تَفَعْلَلَ اور مضارع یَتَفَعْلَلُ کے وزن پر آتا ہے۔ اس کے مشہور معنوی خواص یہ ہیں:

(۱) مطاوعت مجرد (فَعْلَلَۃٌ) جیسے دَحْرَجْتُہٗ فَتَدَحْرَجَ (میں نے اسے لڑھکایا تو وہ لڑھک گیا)۔

(۲) الباس۔ جیسے تَبَرْقَعَتْ زَیْنَبُ (زینب نے برقعہ پہنا)۔

(۳) اقتضاب: کسی فعل کی ابتدا اسی باب سے ہونا اور ثلاثی مجرد مطلقاً کسی باب سے نہ آنا جیسے تَبَخْتَرَ (ناز سے چلا)۔

(۴) تحوّل۔ جیسے تَزَنْدَقَ (زندیق ہو جانا) یعنی بے دین ہونا۔ ماخذ زِنْدِیْقٌ۔

اِفْعِنْلَالٌ کے معنوی خواص

اس کا ماضی اِفْعَنْلَلَ اور مضارع یَفْعَنْلِلُ کے وزن پر آتا ہے۔ اس کے کثیر الاستعمال معنوی خواص یہ ہیں۔

(۱) مطاوعت مجرد۔ جیسے ثَعْجَرْتُہٗ فَاثْعَنْجَرَ (میں نے اس کی خونریزی کی تو وہ خون ریختہ ہوگیا)۔

(۲) مبالغہ: جیسے اِسْحَنْفَرَ (بہت جلدی کی)۔ اِحْرَنْجَمَ (بہت جمع کیا)۔

(۳) ابتدا: جیسے اِعْرَنْقَطَ الرَّجُلُ (مرد منقبض ہوگیا)۔

Marfat.com

اِفْعِلَّال کے معنوی خواص

اس کا ماضی اِفْعَلَلَّ اور مضارع یَفْعَلِلُّ کے وزن پر آتا ہے۔ اس کے مشہور معنوی خواص یہ ہیں۔

(۱) مبالغہ، جیسے اِشْرَأَبَّ (نہایت چوکنا ہوا)۔

(۲) مطاوعت مجرد۔ جیسے طَمَأْنَتُهٗ، فَاطْمَأَنَّ (میں نے اس کو اطمینان دلایا تو وہ مطمئن ہوگیا)۔

(۳) اقتضاب۔ اَلْفَهَرَّ النَّجْمُ (ستارہ روشن ہوگیا)۔

نوٹ: مزید فیہ کے اکثر مصادر سماعی ہیں۔ لہٰذا ہر مجرد سے مزید فیہ یا ہر مزید فیہ کے مجرد کا موجود ہونا ضروری نہیں۔ اسی طرح اگر ایک مادہ سے ایک مزید فیہ آتا ہے تو اسی مادہ سے دوسرے مزید فیہ کا آنا ضروری نہیں مثلاً اگر ایک مادہ سے باب افعال آتا ہے تو ضروری نہیں کہ باب تفعیل یا باب افتعال وغیرہ بھی اسی مادہ سے آتے ہوں۔

Marfat.com

چند احادیث شریفہ

حِیْنٌ (زمانہ، وقت، موت) — سَخَطٌ (غصہ کرنا، ناخوش ہونا) — ضَلَالَۃٌ (گمراہی) — شَذَّ (اکیلا کرنا، الگ ہونا) — دَالٌّ (رہنمائی کرنے والا) — تَبَاغُضٌ (باہم دشمنی کرنا) — تَدَابُرٌ (کسی سے پیٹھ موڑنا، غیبت کرنا) — تَنَافُسٌ (کسی چیز کی رغبت کرنے اور حاصل کرنے میں مقابلہ کرنا) — زَادٌ (توشہ، ہوی، چاہت) — خُذِلَ (ناامید کرنا، چھوڑنا) — مُضْغَۃٌ (گوشت کا لوتھڑا یا ٹکڑا) — حَرِیْقٌ (آگ، آگ کا جلا ہوا) — یُفَقِّهُهُ (وہ اس کو سمجھ عطا کرتا ہے) — بُنْیَانٌ (دیوار) — مَرْصُوْصٌ (مضبوط، سیسہ پلائی ہوئی) — رَاعٍ (نگراں، چرواہا) — یُوَقِّرُ (وہ عزت کرتا ہے، وہ تعظیم کرتا ہے) — نَوٰی (سمت، طرف، دوری، جدائی) ۔

(۱) اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِیٍٔ مَّا نَوٰی۔

(۲) خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ۔

(۳) طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ۔

(۴) اَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ اَنْ یَّتَعَلَّمَ الْمَرْءُ عِلْمًا ثُمَّ یُعَلِّمَہٗ اَخَاہُ الْمُسْلِمُ۔

(۵) رِضَاءُ الرَّبِّ فِیْ رِضَاءِ الْوَالِدَیْنِ وَسَخَطُہٗ فِیْ سَخَطِہِمَا۔

(۶) اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ خَیْرًا اِسْتَعْمَلَہٗ عَلٰی قَضَاءِ حَوَائِجِ النَّاسِ۔

(۷) اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ عَلٰی ضَلَالَۃٍ وَیَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ، وَمَنْ شَذَّ شُذَّ اِلَی النَّارِ۔

(۸) اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ، وَالدَّالُ عَلَی الشَّرِّ کَفَاعِلِہٖ،

(۹) لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَنَافَسُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا۔

(۱۰) اٰیَۃُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ: اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ، وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ، وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔

(۱۱) اِذَا غَضِبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْکُتْ۔

(۱۲) مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ، فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ، فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ، وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ۔

Marfat.com

(۱۳) إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَنْظُرُ إِلٰى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ۔

(۱۴) اَلْجَارُ قَبْلَ الدَّارِ، وَالرَّفِيْقُ قَبْلَ الطَّرِيْقِ، وَالزَّادُ قَبْلَ الرَّحِيْلِ۔

(۱۵) لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَّا أَمَانَةَ لَهٗ، وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ۔

(۱۶) أَفْضَلُ الْجِهَادِ أَنْ يُّجَاهِدَ الرَّجُلُ نَفْسَهٗ وَهَوَاهُ۔

(۱۷) لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِيْ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُوَ عَلٰى ذٰلِكَ۔

(۱۸) أَفْضَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا۔

(۱۹) رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ۔

(۲۰) إِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهٗ يَرٰى بِنُوْرِ اللّٰهِ۔

(۲۱) كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ۔

(۲۲) إِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ۔

(۲۳) إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهٗ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهٗ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَّكُلُّ سَيِّئَةٍ يَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهٗ بِمِثْلِهَا۔

(۲۴) أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ۔ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔

(۲۵) مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ رَبَّهٗ كَمَثَلِ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ۔

(۲۶) أَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ۔

(۲۷) اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ وَّمَلْعُوْنٌ مَّا فِيْهَا إِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمًا وَّمُتَعَلِّمًا۔

(۲۸) لَيْسَ يَتَحَسَّرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ عَلٰى شَيْءٍ إِلَّا عَلٰى سَاعَةٍ مَّرَّتْ بِهِمْ لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهَا۔

(۲۹) كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ، حَبِيْبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

Marfat.com

(۳۰) ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ۔

(۳۱) اِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَسْمَائِكُمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِكُمْ فَاَحْسِنُوْا اَسْمَاءَكُمْ۔

(۳۲) اِذَا رَاَيْتُمُ الْحَرِيْقَ فَكَبِّرُوْا فَاِنَّ التَّكْبِيْرَ يُطْفِئُهُ۔

(۳۳) مَنْ رَاٰ شَيْئًا فَاَعْجَبَهُ فَلْيَقُلْ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

(۳۴) اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ۔

(۳۵) لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔

(۳۶) مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ۔

(۳۷) اَلْمُسْلِمُ لِلْمُسْلِمِ كَالْبُنْيَانِ الْمَرْصُوْصِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا۔

(۳۸) لَيْسَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَمِيٍّ فَضْلٌ اِلَّا بِالتَّقْوٰى۔

(۳۹) كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ۔

(۴۰) مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔

(۴۱) اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةٌ وَفِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ۔

(۴۲) مَنْ سَكَتَ سَلِمَ وَمَنْ سَلِمَ نَجَا۔

(۴۳) اَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا۔

(۴۴) اَلدُّعَاءُ يَرُدُّ الْبَلَاءَ۔

(۴۵) اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ۔

(۴۶) اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ۔

(۴۷) كَثْرَةُ الضِّحْكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ۔

(۴۸) عِشْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مَيِّتٌ۔

(۴۹) اٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى۔

Marfat.com

ضرب الامثال

آبَانَ (ظاہر کیا) — اَبْطَأْتَ (تونے دیر کی) — آدَارُ (چرانا، پھرانا) — اَزِقَّۃٌ (گلیاں) — اِرْتَجَفَ
(وہ کانپا) — اِسَاءَۃٌ (برائی) — اَطْرَقَ (اس نے جھکایا) — اَطْفِئُ (بجھانا) — اَعْیَتْ (تھکا دیا، تھکا دیا)
— اَغْمَدَ (اس نے تلوار میان میں رکھی) — اِقْتِحَامٌ (گھسنا) — اِنْتَبَهْنَا (ہم بیدار ہوئے) —
اِنْدَهَشَ (وہ حیران ہوا) — اَمْعَاءُ (آنتیں) — بَرٌّ (جنگل) — بَطِیْئَۃٌ (دیر کرنے والی) —
تُخْمَۃٌ (بدہضمی) — تَغَمَّسْ (تو ڈال۔ تو داخل کر) — تَقَوَّتَ (اس نے غذا کھائی) —
تَمَدَّی (لیٹنا، پھیلنا) — تَمَشِّیْ (ٹہلنا) — جَرَّدَ (اس نے ننگا کیا) — جِذْعٌ (درخت کا تنہ) —
جَنْبٌ (پہلو) — جَوَادٌ (اصیل گھوڑا) — حَاجِبٌ (ابرو) حَازَ (جمع کیا۔ گھیر لیا) —
حُمُوْضَۃٌ (ترشی) — حِمْیَۃٌ (پرہیز) — دُرْتُ (میں پھرا) — رَمَقٌ (تھوڑی سی جان) —
سَحَبَ (وہ کانپا) — سَجِیُّ (عادت) — سَدَّدَ (خطا سے محفوظ رکھا) — سَلْخٌ (کھال کھینچنا)
— سَلَّ (اس نے تلوار نکالی، اس نے کھینچی) — سَنِیْئَۃٌ (قیمتی، چمکدار) — سَوِیْقٌ (ستو)
شَارِبٌ (مونچھ) — شَبْعَانُ (شکم سیر) — صَبْرٌ (ایلوا) — ضَرِیْرًا (اندھا) —
طَرَفٌ (نوک) — عُجْبٌ (خود پسندی) — عَقَارِبٌ (بچھو) — غِبًّا (باری باری سے آنا)۔
غَرَزَ (چبھونا) — غَشَّ (دھوکا دیا) — غَطّٰی (ڈھکنا) — فِرَاشٌ (بستر) — قُدَّامُ (سامنے)
— قَرَصَ (کاٹنا، مچھر، کھٹمل وغیرہ کا کاٹنا) — قَصَّارٌ (دھوبی) — قَمْلٌ (جوں۔ چچڑی)
قَوَّمَ (درست کیا) — کَآبَۃٌ (رنج) — کَدٌّ (کوشش، محنت) — لَاحَ (وہ ظاہر ہوا) —
لَانَ (نرم ہوا) — لُبٌّ (عقل) — لَغْطٌ (بیہودگی) — مُبَذِّرِیْنَ (فضول خرچ کرنے والے)
— مُتَکَتِّفًا (ہاتھ باندھے ہوئے) — مِحَکٌّ (کسوٹی) — مَحْمُوْمٌ (تپ زدہ۔ حرارت زدہ) —
مَخَالِبٌ (پنجے) — مَخْبُوْءٌ (چھپا ہوا) — مُخَضَّبٌ (رنگا ہوا) — مِرْقَاۃٌ (سیڑھی) —
مُشَتِّتٌ (ٹکڑے کرنے والا) — مَضْجَعٌ (خوابگاہ) مَطِیَّۃٌ (سواری) — مَعَالِیْ (بلند مرتبہ) —

Marfat.com

مَفْرَقُ الطَّرِيْقِ (چوراہا) ــــ مَقْذُوْفٌ (پھینکا ہوا) ــــ مَلْآنُ (بھرا ہوا) ــــ مَنَاخِرُ (نتھنے) ــــ مِيْزَابُ (پرنالہ) ــــ نَسِيْئَةٌ (ادھار) ــــ نَشِّفْهُ (تو اس کو صاف کر) ــــ نَمْلٌ (چیونٹی) ــــ نَهَضَ (وہ اٹھا) ــــ نَوَائِبُ (مصیبتیں) ــــ وَجَعٌ (درد) ــــ وَسَخٌ (میلے ہونا) ــــ وِعَاءٌ (برتن) ــــ وَقْرٌ (کان کا بھاری پن، ڈاٹ) ــــ هَرَشَ (اس نے کھینچا یا کھجایا) هَمَّ (اس نے ارادہ کیا) ــــ هَيِّئْ (تو تیار کر) ــــ يَرْفُسُ (وہ لات مارتا ہے) ــــ يَرْكُضُ (وہ ایڑ لگاتا ہے) يَعِزُّ (وہ دشوار ہوتی ہے) ــــ يَقْرَعُ (وہ کھٹکھٹاتا ہے) ــــ يُغْلِقُ (وہ بند کرتا ہے) يَنْجَعُ (وہ شفا دیتا ہے) يَنْضَحُ (وہ ٹپکتا ہے) ــــ أَمَارَةٌ (علامت) ــــ أَمْسِكْهُ (تو اس کو تھام) ــــ أَنْهَشَمَتْ (وہ چور چور ہوگئیں) ــــ حِضْنٌ (گود) ــــ سِمَاطٌ (دسترخوان) ــــ عِظَامٌ (ہڈیاں) ــــ لِحْيَةٌ (ڈاڑھی) ــــ مَائِدَةٌ (دسترخوان) ــــ مُجَازَاةٌ (بدلہ دینا) ــ حَيَّةٌ (سانپ) ــــ بَطَالَةٌ (دلیری ـ بیکاری ـ بیہودگی) ــــ فَصِيْلَةٌ (گروہ ـ آدمی کے رشتہ دار) ـ ذَيْلٌ (دامن) هَوْنٌ (آہستہ)

(اردو میں ترجمہ کرو)

(۱) لِكُلِّ فِرْعَوْنٍ مُوْسٰى ۔

(۲) كَلَامُ الْمُلُوْكِ مُلُوْكُ الْكَلَامِ ۔

(۳) أَوَّلُ النَّاسِ أَوَّلُ نَاسٍ ۔

(۴) أُمُّ الْعُيُوْبِ الْبَطَالَةُ ۔

(۵) اَلْبَطَالَةُ أُمُّ الْاِخْتِرَاعِ ۔

(۶) اَلْجَهْلُ مَوْتُ الْأَحْيَاءِ ۔

(۷) اَلْعَاقِلُ تَكْفِيْهِ الْإِشَارَةُ ۔

(۸) قُرْبُ الْحَيَّةِ نَمْ وَقُرْبُ الْعَقْرَبِ لَا تَجْلِسْ ۔

(۹) عِشْ عَزِيْزًا أَوْ مُتْ كَرِيْمًا ۔

(۱۰) اَلْبَخِيْلُ ابْنُ الْغَرَضِ ۔

(۱۱) إِذَا تَمَّ الْعَقْلُ نَقَصَ الْكَلَامُ ۔

(۱۲) اَلْحِرْصُ مِفْتَاحُ الذُّلِّ ۔

(۱۳) اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ ۔

(۱۴) لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ ۔

(۱۵) لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ۔

(۱۶) اَلْجَاهِلُ يَرْضٰى عَنْ نَّفْسِهٖ ۔

(۱۷) اَلنَّاسُ بِاللِّبَاسِ ۔

(۱۸) اَلْقَرْضُ مِقْرَاضُ الْمَحَبَّةِ ۔

(۱۹) اَلْمَرْءُ يَقِيْسُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۔

(۲۰) اَلْعُمْرُ ضَيْفٌ رَاحِلٌ ۔

(۲۱) اَلْمَالُ ظِلٌّ زَائِلٌ ۔

(۲۲) اَلْكَرِيْمُ إِذَا وَعَدَ وَفٰى ۔

(۲۳) اَلْحِلْمُ سَجِيَّةٌ فَاضِلَةٌ ۔

(۲۴) عَدُوٌّ عَاقِلٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدِيْقٍ جَاهِلٍ ۔

Marfat.com

(٢٥) اَلدُّنْيَا بِالْوَسَائِلِ لَا بِالْفَضَائِلِ۔
(٢٦) اَلْاِنْسَانُ حَرِيْصٌ فِيْمَا مُنِعَ۔
(٢٧) اَظْلَمُ النَّاسِ اَبْخَلُ النَّاسِ۔
(٢٨) اَفْضَلُ الزُّهْدِ اِخْفَاءُ الزُّهْدِ۔
(٢٩) كَلْبٌ حَيٌّ خَيْرٌ مِنْ اَسَدٍ مَيِّتٍ۔
(٣٠) اَلصِّدْقُ يُنْجِيْ وَالْكِذْبُ يُهْلِكُ۔
(٣١) اَلْفَرَاغُ مِنْ شَانِ الْاَمْوَاتِ۔
(٣٢) اٰفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ۔
(٣٣) اَلْحِيْلَةُ اَنْفَعُ مِنَ الْوَسِيْلَةِ۔
(٣٤) اَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ۔
(٣٥) اَلْحَرِيْصُ مَحْرُوْمٌ۔
(٣٦) اَلنَّاسُ اَعْدَاءٌ لِمَا جَهِلُوْا۔
(٣٧) اَلْعُجْبُ اٰفَةُ اللُّبِّ۔
(٣٨) صَاحِبُ الْغَرَضِ مَجْنُوْنٌ۔
(٣٩) اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ۔
(٤٠) اَلْاَدَبُ جُنَّةٌ لِلنَّاسِ۔
(٤١) اَلْعِلْمُ فِي الصِّغَرِ كَالنَّقْشِ فِي الْحَجَرِ۔
(٤٢) بَلَاءُ الْاِنْسَانِ مِنَ اللِّسَانِ۔
(٤٣) اَلْقَنَاعَةُ مِفْتَاحُ الرَّاحَةِ۔
(٤٤) اَلنَّقْدُ خَيْرٌ مِنَ النَّسِيْئَةِ۔
(٤٥) بَرَكَةُ الْمَالِ فِيْ اَدَاءِ الزَّكٰوةِ۔
(٤٦) اَلنَّاسُ عَلٰى دِيْنِ مُلُوْكِهِمْ۔
(٤٧) اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ۔

(٤٨) اَلْاَمَانِيْ تُعْمِيْ عُيُوْنَ الْبَصَائِرِ۔
(٤٩) اَلْحِمْيَةُ رَاسُ كُلِّ دَوَاءٍ۔
(٥٠) اِمْرَأَةٌ بِلَا حَيَاءٍ كَطَعَامٍ بِلَا مِلْحٍ۔
(٥١) ثَبَاتُ الْمُلْكِ بِالْعَدْلِ۔
(٥٢) كُلُّ شَيْءٍ يَرْجِعُ اِلٰى اَصْلِهٖ۔
(٥٣) اَلْجِنْسُ يَمِيْلُ اِلَى الْجِنْسِ۔
(٥٤) اَلْحِكْمَةُ تَزِيْدُ الشَّرِيْفَ شَرَفًا۔
(٥٥) حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِيْمَانِ۔
(٥٦) لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ۔
(٥٧) اَلْاِنْسَانُ عَبْدُ الْاِحْسَانِ۔
(٥٨) اَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ۔
(٥٩) كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ۔
(٦٠) اَلْجِدُّ حُلْوَةٌ وَّلٰكِنَّ ثَمَرَتَهَا مُرَّةٌ۔
(٦١) اَلنَّصِيْحَةُ مُرَّةٌ وَّلٰكِنَّ ثَمَرَتَهَا حُلْوَةٌ۔
(٦٢) اَلصَّبْرُ صَعْبٌ وَّلٰكِنَّ ثَمَرَتَهٗ حُلْوَةٌ۔
(٦٣) مَنْ ضَحِكَ ضُحِكَ۔
(٦٤) ثَمَرَةُ الْعَجَلَةِ النَّدَامَةُ۔
(٦٥) خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا۔
(٦٦) لَا كَنْزَ اَنْفَعُ مِنَ الْعِلْمِ۔
(٦٧) لَا مَالَ اَوْفَرُ مِنَ الْعَقْلِ۔
(٦٨) لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ۔
(٦٩) حُبُّ الدُّنْيَا رَاْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ۔
(٧٠) كُلُّ اِنَاءٍ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيْهِ۔

Marfat.com

(۷۱) لَا فَقْرَ اَعْظَمُ مِنَ الْجَهْلِ۔
(۷۲) لَا حِمْلَ اَثْقَلُ مِنَ الدَّيْنِ۔
(۷۳) مَنْ حَفِظَ لِسَانَهٗ قَلَّتْ نَدَامَتُهٗ
(۷۴) مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ۔
(۷۵) مَنْ طَمِعَ فِي الْكُلِّ فَاتَهُ الْكُلُّ۔
(۷۶) لَا شَرَّ اَشَرُّ مِنَ الْكِذْبِ۔
(۷۷) لَا مِيْرَاثَ كَالْاَدَبِ۔
(۷۸) لَا كَرَامَةَ لِكَاذِبٍ۔
(۷۹) لَنْ تَبْلُغَ الْمَجْدَ حَتّٰى تَلْعَقَ الصَّبْرَ۔
(۸۰) اِنْ تَكْسَلْ تَنْدَمْ۔
(۸۱) مَنْ صَبَرَ ظَفِرَ۔
(۸۲) مَنْ جَدَّ وَجَدَ۔
(۸۳) اَقْبَحُ النَّاسِ الرَّجُلُ الْجَهُوْلُ الْكَسُوْلُ۔
(۸۴) اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا۔
(۸۵) اَلْمُكَاتَبَةُ نِصْفُ الْمُشَاهَدَةِ۔
(۸۶) اِحْتَرِمْ اَبَاكَ وَاَحِبَّ اَخَاكَ۔
(۸۷) سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ۔
(۸۸) كُلُّ جَدِيْدٍ لَذِيْذٌ۔
(۸۹) مَنْ جَالَ نَالَ۔
(۹۰) زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا۔
(۹۱) قَصَصُ الْاَوَّلِيْنَ مَوَاعِظُ الْاٰخِرِيْنَ۔
(۹۲) مَنْ لَمْ يَقْنَعْ لَمْ يَشْبَعْ۔
(۹۳) اَلنَّاسُ لَيْسُوْا سَوَاءً۔

(۹۴) لَا تَجْلِسْ مَا لَمْ يَجْلِسْ اَبُوْكَ۔
(۹۵) مَنْ زَرَعَ الشَّرَّ حَصَدَ النَّدَامَةَ۔
(۹۶) اَلصَّادِقُ لَا يَزِلُّ وَالْكَاذِبُ لَا يَعِزُّ۔
(۹۷) مَنْ قَلَّ صِدْقُهٗ قَلَّ صَدِيْقُهٗ۔
(۹۸) مَنْ كَتَمَ سِرَّهٗ بَلَغَ مُرَادَهٗ۔
(۹۹) مَنْ تَوَاضَعَ وُقِّرَ وَمَنْ تَعَاظَمَ حُقِّرَ۔
(۱۰۰) مَنْ سَكَتَ سَلِمَ وَمَنْ سَلِمَ نَجَا۔
(۱۰۱) لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْاِسْلَامِ۔
(۱۰۲) اَلْاِنْتِظَارُ اَشَدُّ مِنَ الْمَوْتِ۔
(۱۰۳) سَلْ عَنْ حَسَبِ الرَّجُلِ وَلَا تَسْئَلْ عَنْ نَسَبِهٖ
(۱۰۴) اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ۔
(۱۰۵) اَلتَّقْدِيْرُ يُضْحِكُ عَلَى التَّدْبِيْرِ۔
(۱۰۶) بَعْضُ الْاَقَارِبِ كَالْعَقَارِبِ۔
(۱۰۷) لَا رَاحَةَ مَعَ الْحَسَدِ۔
(۱۰۸) خُذُوا الْحِكْمَةَ اَيْنَمَا وَجَدْتَ۔
(۱۰۹) لَوْلَا الْعُلَمَاءُ لَهَلَكَ الْاُمَرَاءُ۔
(۱۱۰) مَنْ قَنَعَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ طَمِعَ صَغُرَ وَذَلَّ۔
(۱۱۱) حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّاٰتُ الْمُقَرَّبِيْنَ۔
(۱۱۲) اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنْ يَدِ السُّفْلٰى۔
(۱۱۳) اَلْاِحْسَانُ يَقْطَعُ اللِّسَانَ۔
(۱۱۴) اَلدُّنْيَا دَارُ الْغُرُوْرِ وَالْاٰخِرَةُ دَارُ السُّرُوْرِ۔
(۱۱۵) لَا تَنْظُرْ اِلٰى مَنْ قَالَ وَانْظُرْ اِلٰى مَا قَالَ۔
(۱۱۶) مَنْ عَذُبَ لِسَانُهٗ كَثُرَ اِخْوَانُهٗ۔

Marfat.com

(۱۱۷) رُبَّ كَلِمَةٍ سَلَبَتْ نِعْمَةً۔

(۱۱۸) أَدَاءُ الدَّيْنِ مِنَ الدِّيْنِ۔

(۱۱۹) اَلْحَسَنَاتُ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ۔

(۱۲۰) اَلسَّفَرُ وَسِيْلَةُ الظَّفَرِ۔

(۱۲۱) شَرَفُ الْمَكَانِ بِالْمَكِيْنِ۔

(۱۲۲) يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ۔

(۱۲۳) اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْآخِرَةِ۔

(۱۲۴) مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ۔

(۱۲۵) مَنْ طَلَبَ شَيْئًا وَجَدَّ وَجَدَ۔

(۱۲۶) لَمْ أَجِدْ شَيْئًا أَنْفَعَ مِنَ الْعِلْمِ۔

(۱۲۷) مَنْ جَادَ سَادَ۔

(۱۲۸) إِذَا حَلَّتِ التَّقَادِيْرُ ضَلَّتِ التَّدَابِيْرُ۔

(۱۲۹) اَلْإِنْصَافُ أَحْسَنُ الْأَوْصَافِ۔

(۱۳۰) اَلْعُلَمَاءُ فِي الْأَرْضِ كَالنُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ۔

(۱۳۱) اَلدِّيْكُ الْفَصِيْحُ مِنَ الْبَيْضَةِ يَصِيْحُ۔

(۱۳۲) اَلْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْأُمَّهَاتِ۔

(۱۳۳) اَلزُّهْدُ أَقْرَبُ إِلَى التَّقْوٰى۔

(۱۳۴) اِعْمَلْ لِدُنْيَاكَ كَأَنَّكَ تَعِيْشُ أَبَدًا۔

(۱۳۵) وَاعْمَلْ لِآخِرَتِكَ كَأَنَّكَ تَمُوْتُ غَدًا۔

(۱۳۶) لَا تَلِدُ الذِّئْبَةُ إِلَّا ذِئْبًا۔

(۱۳۷) مَنْ مَنَّ بِمَعْرُوْفِهٖ أَفْسَدَهٗ۔

(۱۳۸) اَلشَّبَابُ جُنُوْنٌ يُزِيْلُهُ الْكِبَرُ۔

(۱۳۹) لَا تَكُنْ رَطْبًا فَتُعْصَرَ۔

(۱۴۰) اَلصَّبْرُ خَيْرُ لِبَاسٍ عِنْدَ الْيَأْسِ۔

(۱۴۱) اَلْفَضْلُ بِالْعَقْلِ وَالْأَدَبِ لَا بِالْمَالِ وَالْحَسَبِ

(۱۴۲) اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ۔

(۱۴۳) مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ

(۱۴۴) اَلْغَضَبُ مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ۔

(۱۴۵) اَلْعِلْمُ حَيٰوةُ الْقَلْبِ وَمِصْبَاحُ الْأَنْوَارِ۔

(۱۴۶) لَيْسَ مِنْ عَادَةِ الْكِرَامِ السُّرْعَةُ فِي الْاِنْتِقَامِ۔

(۱۴۷) خَيْرٌ لَكَ أَنْ تَكُوْنَ فَقِيْرًا أَمِيْنًا وَلَا تَكُنْ غَنِيًّا خَائِنًا۔

(۱۴۸) إِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا إِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ

(۱۴۹) جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔

(۱۵۰) حَلَاوَةُ الدُّنْيَا لِلْجُهَلَاءِ وَمَرَارَتُهَا لِلْعُقَلَاءِ

(۱۵۱) خَيْرُ الرَّفِيْقِ فِي الطَّرِيْقِ خُبْزُ الدَّقِيْقِ أَوِ السَّوِيْقِ۔

(۱۵۲) رُؤْيَةُ الْحَبِيْبِ جِلَاءُ الْعَيْنِ۔

(۱۵۳) اَلصَّبْرُ يُخْرِجُ الْعَبْدَ مِنَ الْبِئْرِ وَيُجْلِسُهٗ عَلَى السَّرِيْرِ۔

(۱۵۴) اَلْعَدَاوَةُ فِي الْأَقَارِبِ كَالسَّمِّ فِي الْعَقَارِبِ۔

(۱۵۵) اَلْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ۔

(۱۵۶) لَا يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

(۱۵۷) فِعْلُ الْحَكِيْمِ لَا يَخْلُوْا عَنِ الْحِكْمَةِ۔

(۱۵۸) اَلْقَانِعُ غَنِيٌّ وَإِنْ كَانَ جَائِعًا۔

Marfat.com

(۱۵۹) اَلْكَرَمُ عَلَى اللِّئَامِ ظُلْمٌ عَلَى الْكِرَامِ۔

(۱۶۰) لَا يُعْرَفُ الشُّجَاعُ اِلَّا عِنْدَ الْحَرْبِ، وَلَا يُعْرَفُ الْحَكِيْمُ اِلَّا عِنْدَ الْغَضَبِ

(۱۶۱) اَلْقَلِيْلُ مَعَ التَّدْبِيْرِ خَيْرٌ مِّنَ الْكَثِيْرِ مَعَ التَّبْذِيْرِ۔

(۱۶۲) تَعَاشَرُوْا كَالْاَقَارِبِ وَتَعَامَلُوْا كَالْاَجَانِبِ۔

(۱۶۳) سُلْطَانٌ بِلَا عَدْلٍ كَنَهْرٍ بِلَا مَاءٍ۔

(۱۶۴) صَبْرُكَ عَلَى الْاِكْتِسَابِ خَيْرٌ مِّنْ حَاجَتِكَ اِلَى الْاَصْحَابِ۔

(۱۶۵) لَا تَثِقْ بِالدَّوْلَةِ فَاِنَّهَا ظِلٌّ زَائِلٌ وَلَا تَعْتَمِدْ عَلَى النِّعْمَةِ فَاِنَّهَا ضَيْفٌ رَاحِلٌ۔

(۱۶۶) لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ۔

(۱۶۷) لَا وَرَعَ كَالْكَفِّ عَنِ الْحَرَامِ۔

(۱۶۸) لَا حُسْنَ كَحُسْنِ الْخُلْقِ۔

(۱۶۹) مَنْ قَوَّمَ لِسَانَهٗ زَانَ عَقْلَهٗ۔

(۱۷۰) مَنْ سَدَّدَ كَلَامَهٗ اَبَانَ فَضْلَهٗ۔

(۱۷۱) مَنْ صَدَقَ فِيْ مَقَالِهٖ زَادَ فِيْ جَمَالِهٖ۔

(۱۷۲) اَلْاِحْسَانُ قَبْلَ الْاِحْسَانِ فَضْلٌ وَّبَعْدَ الْاِحْسَانِ مُكَافَاةٌ وَّبَعْدَ الْاِسَاءَةِ جُوْدٌ۔

(۱۷۳) اَلْاِسَاءَةُ قَبْلَ الْاِسَاءَةِ ظُلْمٌ وَّبَعْدَ الْاِسَاءَةِ مُجَازَاةٌ وَّبَعْدَ الْاِحْسَانِ لُؤْمٌ۔

(۱۷۴) لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا۔

(۱۷۵) لَا تَقُلْ لِاَخِيْكَ اِلَّا خَيْرًا۔

(۱۷۶) زَيِّنُوْا اَعْمَالَكُمْ بِالْاِخْلَاصِ۔

(۱۷۷) شِفَاءُ الْقُلُوْبِ لِقَاءُ الْمَحْبُوْبِ۔

(۱۷۸) مَنْ جَفَاهُ حَبِيْبُهٗ فَاللّٰهُ طَبِيْبُهٗ۔

(۱۷۹) اِنَّ صُدُوْرَ الْاَحْرَارِ قُبُوْرُ الْاَسْرَارِ۔

(۱۸۰) عِلْمٌ لَا يَنْفَعُ كَدَوَاءٍ لَا يَنْجَعُ بُرُكُوْبِ الْاَهْوَالِ۔

(۱۸۱) صَلَاحُ الْاِنْسَانِ فِيْ حِفْظِ اللِّسَانِ۔

(۱۸۲) مَنْ لَزِمَ الرُّقَادَ عَدِمَ الْمُرَادَ۔

(۱۸۳) اِذَا ذَهَبَ الْحَيَاءُ حَلَّ الْبَلَاءُ۔

(۱۸۴) مَنْ نَظَرَ فِي الْعَوَاقِبِ سَلِمَ مِنَ النَّوَائِبِ۔

(۱۸۵) مَنْ حَفَرَ الْبِيْرَ لِاَخِيْهِ فَقَدْ وَقَعَ فِيْهِ۔

(۱۸۶) رَاحَةُ الْجِسْمِ فِيْ قِلَّةِ الطَّعَامِ۔

(۱۸۷) وَرَاحَةُ الْقَلْبِ فِيْ قِلَّةِ الْاِهْتِمَامِ۔

(۱۸۸) وَرَاحَةُ اللِّسَانِ فِيْ قِلَّةِ الْكَلَامِ۔

(۱۸۹) كُلُّ جِيْلٍ مَّعَ جِيْلِهٖ يَلْعَبُ۔

(۱۹۰) عَلٰى قَدْرِ بِسَاطِكَ مُدَّ رِجْلَيْكَ۔

(۱۹۱) اَلْقِرْدُ فِيْ عَيْنِ اُمِّهٖ غَزَالٌ۔

(۱۹۲) كَثْرَةُ الْاَيَادِيْ تُحْرِقُ الطَّعَامَ۔

(۱۹۳) مَنْ لَدَغَ الثُّعْبَانُ يَخَافُ مِنَ الْحَبْلِ۔

(۱۹۴) اِنَّ الْحَدِيْدَ بِالْحَدِيْدِ يُقْطَعُ۔

(۱۹۵) اَلْمَرْءُ بِفَضِيْلَتِهٖ لَا بِفَصِيْلَتِهٖ وَبِكَمَالِهٖ لَا بِجَمَالِهٖ وَبِاٰدَابِهٖ لَا بِثِيَابِهٖ۔

Marfat.com

کتابیات

(۱) روضۃ الادب فی تسہیل کلام العرب - مولانا مشتاق احمد چرتھاولی

(۲) الطریقۃ العصریہ فی تعلیم اللغۃ العربیہ - تالیف، عبدالرزاق اسکندر
ناشر: دار التصنیف، المدرستہ العربیہ الاسلامیہ - کراچی

(۳) عربی بول چال :- مولفہ محمد بشیر صدیقی علی پوری - ۱۹۳۱ء
ناشر: ملک غلام محمد اینڈ سنز تاجران کتب - کشمیری بازار - لاہور

(۴) عربی بول چال :- مولفہ: حافظ عبدالرحمٰن امرتسری
ناشر: محمد شفیع اینڈ سنز - کریاں آباد - اچھرہ - لاہور

(۵) عربی کا معلم جدید: حصہ اول، دوم، سوم، چہارم - مولفہ: مولوی عبدالستار خاں
ناشر: نور محمد کارخانہ تجارت کتب - آرام باغ - کراچی

(۶) علم الصرف :- مولفہ: محمد عبدالہادی خاں شاہجہانپوری
ناشر: حکیم ذکی احمد خاں - جید پریس - بلیماران دہلی

(۷) علم الصرف :- مولفہ: مولانا مشتاق احمد چرتھاولی حصہ اول، دوم، سوم، چہارم
ناشر: ملک سراج الدین اینڈ سنز - کشمیری بازار لاہور -

(۸) قرآنی عربی :- مولفہ: حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب صدر شعبہ اردو اولڈ سندھ یونیورسٹی کیمپس - حیدرآباد

(۹) مرقات العربیہ :- حصہ اول، دوم - مولفہ مولوی محمد عبدالحادی خاں شاہجہانپوری
ناشر: مولوی عبدالحادی خاں - بہادر گنج - شاہجہانپور (یوپی)

Marfat.com

ادارۂ مجددیہ کی جملہ مطبوعات

- اثبات النبوۃ
- انوارِ معصومیہ
- تہلیلیہ
- حضرت مجدد الف ثانیؒ
- حیاتِ سعیدیہ
- ریڈیو تقاریر
- زبدۃ الفقہ حصہ اول
- زبدۃ الفقہ حصہ دوم
- زبدۃ الفقہ حصہ سوم
- طریقہ حج اور دعائیں
- عمدۃ السلوک
- عمدۃ الفقہ حصہ اول
- عمدۃ الفقہ حصہ دوم
- عمدۃ الفقہ حصہ سوم
- عمدۃ الفقہ حصہ چہارم
- گلدستۂ عربی
- مبداء و معاد
- معارفِ لدنیہ
- معجم القرآن
- مقاماتِ زواریہ
- مکتوباتِ معصومیہ دفتر اول
- مکتوباتِ معصومیہ دفتر دوم
- مکتوباتِ معصومیہ دفتر سوم
- ہدایت الطالبین

ادارۂ مجددیہ، ۲/۵، ایچ، ناظم آباد ۳، کراچی

Marfat.com